کتاب الفاخر فی الطب

جلد اول

[حصہ اول]

مصنف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

اردو ترجمہ

CCRUM

سنٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن

محکمہ آیوروید، یوگا و نیچروپیتھی، یونانی، سدھا و ہومیوپیتھی (آیوش)

وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند، نئی دہلی

کتاب الفاخر فی الطب

جلد اول

[حصّہ اوّل]

مصنف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

اُردو ترجمہ

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن
محکمہ آیورویدا، یوگا ونیچروپیتھی، یونانی، سدّھا وہومیوپیتھی [آیوش]
وزارت صحت وخاندانی بہبود، حکومت ہند
نئی دہلی

ناشر:

سنٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن

محکمہ آیورویدا، یوگا و نیچرو پیتھی، یونانی، سدّھا و ہومیو پیتھی [آیُش]

وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند، نئی دہلی

۶۵-۶۱، انسٹی ٹیوشنل ایریا، بمقابل ڈی بلاک، جنک پوری

نئی دہلی-۱۱۰۰۵۸

نام کتاب : کتاب الفاخر فی الطب

سال اشاعت : ۲۰۰۸ء

قیمت :

طابع : مہر گرافکس، نئی دہلی

فہرست مضامین

●●●●

پیش لفظ

ابوبکر محمد بن زکریا رازی (۹۲۵ء) اپنے دور کے ایک معروف، عظیم طبیب، معالج دانشور اور طبی مصنف تھے۔ وہ ہمیشہ ایک بین الاقوامی حیثیت کے عالم، طبیب رہے ہیں، دوسو سے زیادہ طبی کتابوں کے مصنف ہونے کے علاوہ بیمارستان بغداد کے سربراہ طبیب تھے اور معالجہ کے فن پر عبور کے ساتھ نہ صرف عملی تجربات کرتے تھے بلکہ مریضوں کی کیس ہسٹری بھی نوٹ کرتے تھے ان کی اکثر طبی کتابوں کا مغربی زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے۔ ان کی مشہور و معروف طبی کتابوں میں یوں تو کتاب الحاوی، کتاب المنصوری، کتاب الجدری والحصبہ وغیرہ ہیں لیکن کتاب الحاوی (جسے دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد نے ایڈٹ کر کے ۲۳ جلدوں میں چھاپا تھا) سب سے ضخیم کتاب ہے جو معالجات کے موضوع پر ہے۔ سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن نے تقریباً ان تمام جلدوں کا اردو ترجمہ کر کے شائع کیا ہے۔ کتاب المنصوری کے اردو ترجمہ اور پھر اس کی اشاعت کا سہرا بھی کونسل کے سر ہے اور کتاب الابدال (جو بدل ادویہ کے موضوع پر زکریا رازی کا ایک مختصر رسالہ ہے) کے اردو، انگریزی تراجم کونسل شائع کر چکی ہے۔

زکریا رازی کی ایک اور کتاب، کتاب الفاخر فی الطب، ہے جس کے بارے میں بعض حضرات کو زکریا رازی کی تصنیف ہونے میں شک ہے۔ مگر بہت سے مورخین اور شواہد اسے زکریا رازی کی ہی تصنیف ثابت کرتے ہیں۔ کتاب الفاخر بھی معالجات کے موضوع پر ہے اور اس کا انداز بھی کتاب الحاوی جیسا ہے مگر یہ اس سے مختصر اور جامع ہے۔ یہ کتاب ابھی تک شائع نہیں ہوئی تھی مگر اس کے مخطوطے دنیا کے بہت سے کتب خانوں مثلاً کتاب خانہ ولی الدین آفندی، احمد الثالث،

حیدرآباد، رضا لائبریری رام پور وغیرہ میں موجود تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے اسے عربی میں ایڈٹ کرنے کا مسئلہ تھا، جس پر کونسل کے علمی تحقیقی پروگرام کے تحت، کونسل کے لٹریری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن (جامعہ ہمدرد کیمپس) نئی دہلی میں کام شروع کیا گیا اور وہاں کے تحقیق کاروں نے بہت محنت، دیدہ ریزی اور دلجمعی سے یہ کام کیا۔ اس کے لیے کتب خانہ ولی الدین آفندی کے نسخے کو بنیاد بنایا گیا جو سب سے قدیم اور اہم، خط نسخ میں لکھا ہوا ہے اور مصنف کی وفات کے محض تین سو سال بعد یعنی ٦٣٠ ہجری کا مخطوطہ ہے، براؤن، رام پور اور حیدرآباد کے نسخوں سے اس کا تقابل کیا گیا۔ پوری کتاب دو جلدوں میں چھبیس ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد میں بارہ ابواب ہیں جب کہ باقی ابواب دوسری جلد میں ہیں۔ کتاب کا ترتیبی متن تیار ہو گیا تو اس کی پہلی جلد کو دو حصوں میں شائع کر دیا گیا۔ موجودہ کتاب، کتاب الفاخر کی پہلی جلد کے دو حصوں میں سے پہلے حصہ کا اردو ترجمہ ہے جو پانچ ابواب کے ترجے پر مشتمل ہے اور جسے اردو داں اطباء، اساتذہ اور طلبا و معالجین کے استفادے کے لیے شائع کیا گیا ہے۔

حکیم عبدالحمید مرحوم کی بڑی خواہش تھی کہ کتاب الفاخر پر کام کیا جائے اور اسے منظر عام پر لایا جائے۔ افسوس ان کی زندگی میں یہ قابل قدر کام منظر عام پر نہیں آ سکا بہر حال ہمیں امید ہے کہ اس کی اشاعت کے بعد حکیم صاحب کی روح مسرور ہوئی ہوگی۔ اس کام کی طرف توجہ دلانے اور ہماری حوصلہ افزائی کرنے کے لیے ہم حکیم صاحب کی روح کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

امید ہے کہ کونسل کے دیگر علمی تحقیقی کاموں کی طرح اس کی بھی پذیرائی کی جائے گی اور اسے پسند کیا جائے گا۔

[حکیم محمد خالد صدیقی]

ڈائرکٹر

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن، نئی دہلی

بسم اللہ الرحمان الرحیم

الحمد للّٰہ رب العلمین و صلی اللہ علیٰ سیدنا محمدٍ و اٰلِہ الطیبین الطاہرین

امابعد!

اے اللہ! ہمیں لغزشوں و خطاؤں سے محفوظ رکھ اور اچھے قول و عمل کی توفیق عطا فرما کیونکہ تیری مرضی و مدد کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں۔

اس کتاب کے جامع و مولف محمد بن زکریا رازی کہتے ہیں کہ اللہ کی اپنے بندوں پر سب سے بڑی نعمت و بخشش وہ صحت و عافیت ہے جن سے اللہ نے انہیں نواز رکھا ہے تا کہ ان سے اپنی دنیا و آخرت سنواریں، بری شہوات سے اجتناب کریں اور سلامتی و صحت کے لیے معالجات کا استعمال کریں۔ چونکہ انسانی بنیاد کمزور اور فطرت رذیل ہے اور امراض کے دفعیہ کے لیے دوا کا استعمال ناگزیر ہے لہٰذا ایسی صورت میں انسانی راحت اور تکلیف و ایذا کے دفعیہ کے لیے اس جانب توجہ دینا ضروری معلوم ہوا اور میں نے دیکھا کہ قدیم فلاسفہ نے ایسی بہت سی نفع بخش و ضرر رساں دواؤں کے بارے میں خوب جستجو کی ہے جن کے استعمال کے بغیر لوگوں کو چارہ نہیں چنانچہ میں نے اس کتاب میں ان کے خیالات جمع کر دیئے ہیں نیز جدید فلاسفہ و حکماء کی آراء کا اضافہ بھی کر دیا ہے۔ اس کتاب میں میں نے سر سے قدم تک کے امراض کے بارے میں حکماء کی کتابوں سے ان کے خیالات تحریر کیے ہیں تا کہ یہ کتاب ایک دستور اور مرجع بن جائے کیونکہ انسان ہر وقت کوئی ضروری علاج یاد نہیں رکھ سکتا۔ یہ کتاب چند ابواب میں تقسیم کی گئی ہے اور ہر مقالے کا نام مرض کے نام پر ہے۔ اب میں سر کے امراض سے ابتداء کرتا ہوں۔

پہلا باب

بالوں کے امراض

داءالثعلب وداءالحیہ [تمرط الشعر- بال جھڑنا]

محمد بن زکریا کا قول ہے کہ یہ مرض بلغم محترق کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔اس کی علامت یہ ہے کہ مریض کا رنگ سفید، بدن ڈھیلا، جلد پر بال کم اور وہ نرم ہوتی ہے یہ مرض عام طور سے ان لوگوں کو لاحق ہوتا ہے جو بکثرت سرد وتر اور نمکین غذائیں استعمال کرتے ہیں۔ بال اڑنے کے ساتھ جلد کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ ایارج روفس سے اسہال لایا جائے جس کی مقدار خوراک ۱۰ گرام ہے۔ یا شحم حنظل ایک گرام، ایلوا ۳،۵ گرام، تربد ۳،۵ گرام، مقل ۵۰۰ ملی گرام اور مصطگی ۵۰۰ ملی گرام کے ذریعہ کئی بار اسہال کرائیں نیز غذا میں مولی، رائی، چقندر اور نمکین مچھلی شکم سیر ہوکر کھانے کے بعد سکنجبین اور گرم پانی یا مولی کے نچوڑے ہوئے گرم پانی سے قے کرائیں یا ایک مٹھی سویا کے بیج لے کر ۱۲۰۰ ملی لیٹر پانی میں اس قدر جوش دیں کہ وہ گل کر پھٹ جائیں اور پانی سرخ ہو جائے اب اسے چھان لیں پھر ہر ۴۰۰ ملی لیٹر پانی میں ۳۵ گرام شہد ملا کر ۲۰۰ ملی لیٹر کی مقدار میں گرم گرم پلائیں۔ اگر اس سے قے نہ آئے تو دوبارہ ۲۰۰ ملی لیٹر پلائیں اور اگر اس کے بعد بھی قے میں تحریک نہ ہوتو حرشف کا گوند ۳،۵ گرام اور بورہ ۱۰ گرام لے کر ۲۰۰ ملی لیٹر پانی میں گرم کر کے ۳،۵ گرام نمک سیاہ شامل کر کے پلائیں۔ (زکریا رازی)

کبھی اس کا سبب خون میں صفراء کی زیادتی ہوتی ہے اس کی علامت رنگ کی زردی اور بدن کی لاغری نیز مریض کے گرم غذاؤں کا عادی ہونا ہے۔

اس کا علاج سرد غذاؤں کا استعمال اور حمام میں زیادہ دیر تک رکے بغیر شیریں و نیم گرم پانی سے غسل کرنا ہے۔ ماء الجبن کا استعمال اور ایک کٹورے میں دہی کے پانی میں سقمونیا ایک گرام حل کر کے پلانا بھی مفید ہوتا ہے۔

کبھی اس کا سبب مرہ سودا ہوتا ہے جس کی علامت بدن کی سیاہی، لاغری اور خشکی ہے نیز مریض سودا پیدا کرنے والی غذائیں مثلاً مسور، کرم کلہ، سوکھا و نمکین گوشت کھانے اور سخت محنت کا عادی ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بار بار افتیمون کا جوشاندہ پلائیں یا مندرجۂ ذیل حب کا استعمال کرائیں۔

نسخہ:

افتیمون ۳۵ گرام، بسفائج ۳۵ گرام، غاریقون ۱۷ گرام شحم حنظل ۵ گرام، نمک نبطی ۵، ۳ گرام ولونگ ۵، ۳ گرام کوٹ چھان کر گولیاں بنالیں اور ۹ گرام کی مقدار میں استعمال کرائیں۔ بعد کی دونوں انواع میں رنگ سے استدلال کرنا ضعیف ہے۔ خاص طور سے صفراوی میں کیونکہ اس سے پہلے یرقان لاحق ہو چکا ہوتا ہے۔

داء الثعلب کی تمام اقسام میں استفراغ اور مرض پیدا کرنے والی خلط کے مخالف مزاج والی غذا کے ذریعہ تعدیل و اصلاح کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مقامی علاج بھی کیا جاتا ہے جس کی دو قسمیں ہیں۔ چنانچہ نازک اندام افراد مثلاً بچے اور ہجڑے اور جن کی جلد کی رنگت سفید ہو اور بال کم ہوں ان میں مقام مرض کی کھردرے کپڑے سے مالش کر کے اسے سرخ کر دیں اس کے بعد پیاز خوردنی یا نرگسی پیاز سے مالش کریں اور ریٹھے کے چھلکے کی راکھ اور بادام تلخ کو گرم توے پر سے جلا کر دونوں کو پیس کر روغن زیتون میں شامل کر کے طلاء کریں۔

سوداوی سخت جلد اور مضبوط بالوں والے افراد میں اس نسخہ میں ایک چوتھائی گندھک اور ایک تہائی ثافسیا ملا کر لگائیں مرض کی دونوں اقسام میں جب جلد متقرح ہو جائے یا اس کا اندیشہ ہو تو مرہم سفید لگائیں تاکہ تکلیف میں سکون میسر ہو پھر وہی عمل دہرائیں۔

انتثار شعر (بال گرنا)

اس کا سبب غذا کی کمی ہوتی ہے جس کی مثال لمبی بیماری کے بعد بال گرنا ہے یا مسامات کی

کشادگی اس کا سبب ہوتی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ مریض کا بدن خشک و لاغر ہوتا ہے۔ اس کا علاج غذا میں زیادتی نیند و حمام میں اضافہ اور سرخ و غلیظ شراب کا استعمال ہے۔

کبھی اس کا سبب جلد کی کثافت ہوتی ہے۔ جس کی علامت یہ ہے کہ بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں اور کھینچنے پر فوراً بال نہیں نکلتے۔ بال موٹے، شدید سیاہ اور گھنگسر یالے ہوتے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ مستقل حمام کیا جائے، روغن بابونہ کی مالش کی جائے اور داء الثعلب کی دوائیں مثلاً بادام تلخ و درمنہ، سمندر جھاگ کے ساتھ جلا کر روغن زیتون میں شامل کر کے سر پر طلاء کی جائیں۔

کبھی اس کا سبب سر کی جلد کی گانٹھیں ہوتی ہیں۔ جس کی علامت بالوں کا باریک ہونا اور تیزی سے جھڑنا ہے اور اس کا علاج روغن آس کی مالش ہے۔

خشک حب الآس کو نیم کوب کرنے کے بعد اسقدر شراب میں کہ وہ ڈوب سکیں، چند ایام بھگو دیں پھر ان کو پکا کر گلا لیں بعد ازاں اس میں ایک تہائی مقدار میں روغن سرکہ شامل کر کے دوبارہ اس قدر جوش دیں کہ شراب اڑ جائے اور روغن باقی رہ جائے اس سے قوی یہ نسخہ ہے۔ دس گرام اقاقیا اور دس گرام لاذن کو ۱۸ گرام شراب قابض میں گرم کیا جائے پھر اس میں ۱۸ گرام روغن آس مخلوط کر کے نیم گرم سر پر لیپ کریں۔ روغن آس و لاذن غذا کی کمی کے سبب سے بال گرنے میں بھی نفع بخش ثابت ہوتے ہیں۔ (ثابت بن قرۃ)

انتثار شعر اور صلع (بال گرنا اور چندیا صاف ہونا) میں ہلیلہ سیاہ، آب ترمس آب چقندر چنے کا بیسن، بورہ، آب اندرائن اور گائے کے پتے سے تیار کردہ غسول کا استعمال بھی مفید ثابت ہوتا ہے نیز اس سے بال زیادہ اور مضبوط ہوتے ہیں۔ یا ایلوا پیس کر آبِ آس میں بھگو دیں اس کے بعد اسے حل کر کے حمام میں سر پر لگا کر کچھ دیر بعد سر دھولیں۔ (ثابت بن قرہ)

تشقق شعر (بال پھٹ جانا)

اس میں برابر سر میں تیل ڈالنا، بکثرت سر پر پانی ڈالنا، تیل اور پانی ملا کر مالش کرنا اور بکثرت حمام کرنا مفید ہے۔

لعاب اسپغول و خطمی سے سر دھوئیں۔ اگر اس سے ٹھیک نہ ہو تو مریض کے بدن کے مطابق

علاج کریں مثلاً مریض کو آسائش پہونچائیں، خوشبودار شراب پلائیں اور بکثرت حمام کرائیں نیز بالوں کو بڑھانے، مضبوط ہ سیاہ کرنے کے لیے ہر وہ تدبیر اپنائیں جس کا ذکر کتاب المیامیر میں کیا گیا ہے۔ انتثار شعر کے لیے بدھ کی چھال کو سفیدہ اور روغن زیتون میں سحق کر کے بطور روغن استعمال کرائیں۔ (ثابت)

بالوں کو سفید کرنا

ابابیل کی بیٹ، خشک راسن، ماش، تخم مولی، تخم نسرین خشک، گندھک اور شگوفہ کبر خشک کو گائے کے پتے اور شراب کے سرکے میں پیس کر گندھک کی دھونی دینے کے بعد بالوں پر لیپ کر دیں اور اسے فوراً نہ دھوئیں بلکہ پڑا رہنے دیں اور بار بار گندھک کی دھونی دیتے رہیں اور جب بال سفید ہو جائیں تو بالوں پر پابندی سے چمبیلی کا تیل لگائیں۔

بالوں کو باریک کرنا

چونے میں انگور کی شاخ کی راکھ یا بورہ ملا کر بالوں پر لگائیں اور کچھ دیر بعد سر دھونے کے بعد، آرد جو، آرد باقلا اور تخم خربزہ کی مالش کریں۔

تخم اٹنگن پیسنے کے بعد روغن میں گوندھ کر جہاں کے بال اڑانا ہوں وہاں لگانے سے تیزی کے ساتھ بال گرتے ہیں۔ (ثابت)

بالوں کو سرخ کرنا

ترمس مسحوق (پسا ہوا) ۳۵ گرام، مرکی ۱۸ گرام، شورج (چمڑہ رنگنے کا نمک) خشک اور بھونی ہوئی سرکے کی تلچھٹ سے ہر ایک ۱۰ گرام لیں نیز انگور کی شاخ کی راکھ میں پانی ڈال کر ایک دن کے لیے چھوڑ دیں اس کے بعد اسے چھان کر اس پانی میں مذکورہ ادویہ شامل کر کے سر پر لیپ کریں۔

ایک دن اور ایک رات کے بعد اسے دھو دیں۔ بار بار یہ عمل دوہرانے سے بال سرخ ہو جاتے ہیں۔

بال اگانا

اگر داڑھی یا بھو، کے بال اگانا ہوں تو سمندر جھاگ اور قیصوم کی راکھ کو پرانے روغن زیتون میں گوندھ کر اس سے مقامِ مرض کی مالش کریں۔ مریض کو خالص شراب استعمال کرائیں اور بدن میں اعتدال کے ساتھ سخونت پیدا کرنے والی تدابیر اختیار کریں۔

کلونجی پیس کر بدن کے کسی حصے بطور خاص بھوؤں پر لگانے سے بال اُگ آتے ہیں۔

(ثابت بن قرہ)

بالوں کو سیاہ کرنا

اس کے لیے خضابات اور سیاہی پیدا کرنے والے روغن استعمال کیے جاتے ہیں جنہیں ہم آگے بیان کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مناسب یہ ہے کہ عمدہ تدابیر اختیار کی جائیں اور مندرجۂ ذیل اشیاء مثلاً عرقِ گلاب سے بکثرت سر دھونا، شیریں پانی سے بکثرت غسل کرنا، کافور، روغن نسترن و چمبیلی گندھک، ہڑتال وغیرہ کے استعمال اور بہت زیادہ سرد و تر ممالک وشہروں میں رہنے سے بچا جائے کیونکہ مذکورہ چیزیں بالوں کی سفیدی میں معاون کا کردار ادا کرتی ہیں۔

بالوں کو سیاہ اور مضبوط بنانے کا نسخہ:

آس کی ایسی ٹہنیاں جن پر پانی نہ لگا ہو لے کر اس کا تھوڑا سا پانی نچوڑ لیں۔ پھر ان ٹہنیوں کو شراب میں دو دن اور ایک رات کے لیے ڈبو دیں۔ پھر آس کا پہلا نچوڑا ہوا پانی ایک حصہ اور شراب میں بھگو کر نچوڑا ہوا پانی دو حصہ اور روغنِ خیری ایک حصہ لے کر اسقدر جوش دیں کہ پانی جل جائے اور روغن باقی رہ جائے۔ اسے جوش دیتے وقت اس میں ۵۔۱ گرام مرزنجوش و تلسی ڈال دیں اس کے بعد چھان کر اس میں لاذن ۳۰۵ گرام اور عنبر ۲۵۰ ملی گرام شامل کر کے اچھی طرح ملا کر استعمال کریں۔

بال سیاہ کرنے والا خضاب:

۱۴۰ گرام مازو روغن زیتون میں چرب کر کے ہانڈی میں اتنا جوش دیں کہ وہ پھٹ جائے۔ پھر جلا ہوا تانبہ، پھٹکری اور کتیرا ہر ایک ۱۸ گرام اور اندرانی نمک ۷ گرام سرمہ کی طرح باریک پیس کر گرم

پانی میں گوندھ لیں اور اسے چار گھنٹوں تک سرخ ہونے دیں اس کے بعد سرو داڑھی دھونے کے بعد خشک کر لیں پھر یہ خضاب لگا کر چھ گھنٹوں کے لیے چھوڑ دیں گا ہے اس میں بورہ بھی شامل کر دیا جاتا ہے تا کہ یہ خشک نہ ہو۔ اس کے بعد نیم گرم پانی سے دھوڈالیں۔

سر کی بھوسی

اگر یہ مرض شدید اور پرانا ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ ایسی گولیوں سے اسہال کرائیں جو ایلوا اور شحم حنظل سے مرکب ہوں اس کے بعد سر منڈوا دیں۔ تیل ڈلوائیں۔ حمام کرائیں اور قوی جالی دواؤں سے بار بار سر دھلوائیں یا چنے کا بیسن ۳۵۰ گرام، میتھی کا آٹا، روٹی کا بورہ، پسا ہوا شیشہ اور رائی ہر ایک ۵۲،۵ گرام لے کر تھوڑے سے سرکۂ شراب و پانی میں اچھی طرح ملالیں پھر اس سے سر دھوئیں۔ اس کے بعد سر پر شراب کا سرکہ و روغن گل ملا کر لگائیں اور ایسی غذائیں جن کے بخارات سر کی جانب صعود کرتے ہیں مثلاً پیاز و گندنا اور ان کے مانند اغذیہ جن کا ذکر امراض راس کے ضمن میں آئے گا سے پرہیز کریں شراب میں خوب آمیزش کریں۔ مرض اگر مزمن ہو تو انگور کا شیرہ پلانے کے بعد روغن بادام پلائیں۔

اگر مرض پرانا اور بڑھا ہوا نہ ہو تو یہی کافی ہے کہ برابر سر منڈوائیں اور روزانہ رات میں نیم گرم تیل سر پر ڈالیں اور صبح گرم پانی سے دھوڈالیں حمام میں کتیرا، لعاب اسپغول لعاب بہی و لعاب خطمی سفید کی مالش کریں۔ (رازی)

ظاہر جلد میں ردی مواد کے اجتماع سے سر میں بھوسی پیدا ہوتی ہے۔ جو کبھی یہ گنج کا سبب بن جاتی ہے۔ اس وقت اس کا علاج یہ ہے کہ اگر بدن مواد سے پُر ہو تو بذریعۂ فصد اس کا استفراغ کریں۔ اس کے بعد مسہلات دیں اس کے بعد خبازی کے جوشاندے اور چقندر کے عرق سے سر دھوئیں۔ یا چنے کے بیسن و خطمی کے ساتھ شامل کر کے اور ترمس و باقلا کے آٹے اور بیخ سوسن، جنگلی پیاز و نیلوفر کے جوشاندہ سے سر دھوئیں۔ (ثابت بن قرہ)

حزاز لطیف اجسام کے چھلکے ہوتے ہیں جو کنگھا کرنے پر بھوسی کی مانند سر کی جلد سے زخم کے بغیر جھڑتے ہیں اسی لیے سریانی زبان میں اس کو نخالہ یعنی بھوسی کہا جاتا ہے اور ان کی پیدائش

ردی مواد سے ہوتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ ایسی محلل ادویہ سے ان مواد کا استفراغ کریں جن میں جلاء کی خصوصیت ہو اگر بدن ردی مواد سے پُر ہو تو پورے بدن کی اصلاح کریں۔ میرے خیال سے اس مقصد کے لیے پورے بدن کا تنقیہ کریں۔ اس مرض میں سب سے پہلے حجامت پھر غرغرہ کے ذریعہ سر کا تنقیہ کریں اور اگر عمر و موسم اجازت دیں تو قیفال کی فصد کھولیں۔ خارجی طور پر خبازی کے جوشاندے یا چقندر کے عرق میں نمک و سرکہ شامل کر کے اس سے سر دھوئیں یا اس میں چنے کا بیسن، خطمی، ترمس اور باقلے کا آٹا شامل کر دیں یا ماء الشعیر میں خطمی اور تھوڑا سا نمک شامل کر دیں۔ یا میتھی کے جوشاندے، بیخ سوسن کے جوشاندے، لعاب اسپغول مع خطمی، آب تربوز، جوشاندۂ بنفشہ یا جوشاندۂ پرسیاوشاں سے سر دھلوائیں یا اندرائن کے جوشاندے میں بورہ و نمک اندرانی اور تخم بکائن شامل کر کے اس سے سر دھوئیں۔ کبھی ان جوشاندوں کے ساتھ قابض ادویہ بھی شامل کر دی جاتی ہیں جن سے مریض عضو کی تقویت مقصود ہوتی ہے تاکہ فضلات وہاں نہ آ سکیں۔ (سرافیون)

ارکاغانیس نے اس مرض کا ایک علاج تجویز کیا ہے اور اس کے بڑے فوائد لکھے ہیں۔ کھریا مٹی تیز سرکے اور بیل کے پتّے میں ملالیں اور پہلے سر کو میتھی کے جوشاندہ یا چقندر کے پتوں کے عصارے سے دھونے کے بعد اسے سر پر لگا کر ایک گھنٹے کے لیے چھوڑ دیں پھر یہ طلا لگائیں۔ بورہ کا جھاگ یعنی بھر بھرا بورہ اور تانبے کا میل باہم پیس کر سرکہ میں ملا کر سر پر لگائیں۔ ارکاغانیس کا کہنا ہے کہ جس نے یہ دوا استعمال کریں۔ انشاء اللہ کے حکم سے اس کو دوبارہ بھوسی جھڑنے کا مرض لاحق نہیں ہوا۔

جوں، جمجوں اور لیکھیں

یہ مرض تیز و غلیظ رطوبات سے اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ رطوبات پسینے سے کچھ غلیظ ہو جاتی ہیں اور مسامات میں نفوذ نہیں کر پاتیں اس کی پیدائش جلد کی گہرائی میں ہوتی ہے۔ کیونکہ اسی مقام پر جوں، جمجوں اور لیکھوں جیسے جانداروں کی پیدائش ہو سکتی ہے سر کی بھوسی کی مانند سطح جلد پر نہیں۔ اس کے علاج کی ابتداء تنقیۂ بدن سے کریں اور اگر صرف سر میں ہوں تو سر کا تنقیہ کریں اور

اگر تمام بدن میں ہوں تو حمام میں ایلوا، مرکی و بورہ لگا کر تھوڑی دیر کے بعد گلاب، آس اور صنوبر کے پتوں کے جوشاندہ سے بدن دھولیں۔ نیز اس میں اور خارش میں شیاف مامیثا ایک حصہ، بورۂ ارمنی نصف حصہ، قسط چوتھائی حصہ اور نشاستہ تمام دواؤں کے ہموزن لے کر مخلوط سرکے میں گوندھ کر حمام میں اسے لگانا بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد اسے دھو کر کتاں کے کپڑے پہن لیں نیز صالح و عمدہ خون پیدا کرنے کی تدابیر اختیار کریں۔

اگر جوں صرف سر میں ہوں تو بورۂ ارمنی اور کنگی سفید ہر ایک ایک حصہ مویزج تہائی حصہ باریک کر کے نیم گرم روغن گل میں ملا کر حمام میں لگائیں۔ یا چوکا کی جڑ باریک کر کے شراب کے سرکے میں ملا کر حمام میں سر میں لگائیں۔ (ثابت بن قرہ)

سر کی جوں حار و گرم رطوبات سے پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن وہ حرارت بہت شدید نہیں ہوتی نیز یہ معلوم ہے کہ اس طرح کے جاندار کی پیدائش جلد کی گہرائی میں ممکن ہے لہذا اس میں ایسی مجفف دواؤں کی ضرورت پیش آتی ہے جن میں قوتِ جذب حزاز [سر کی بھوسی] کی دواؤں سے زیادہ ہو تا کہ وہ انہیں جلد کی گہرائی سے کھینچ کر باہر نکال سکیں۔ اس کا علاج جو میرے تجربہ سے ثابت ہے یہ ہے کہ پہلے سر کا تنقیہ کریں۔ اس کے لیے منقیٔ سر گولیاں دیں اس کے بعد غرغرہ سے تنقیہ کریں اور خارجی طور پر یہ نسخہ استعمال کریں۔ مویزج یا زبیب جبلی دو حصے، ہڑتال سرخ و بورۂ ارمنی ہر ایک ایک حصہ لے کر سحق کرلیں پھر اسے پرانے سرکے، روغن زیتون اور روغن گل میں حل کر کے نیم گرم سر پر لگائیں۔

اگر تمام بدن میں جوں ہوں تو سب سے پہلے فصد، اس کے بعد مسہلات کے ذریعہ بدن کا تنقیہ کریں۔ حمام کی پابندی کرائیں۔ نمکین پانی میں بورۂ ارمنی شامل کر کے نہانے سے جلد کی لیسدار رطوبات دور ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد شیریں پانی سے نہائیں تا کہ بدن و جلد کو تراوٹ پہونچے اور وقتاً فوقتاً حمام میں یہ طلاء استعمال کریں۔

پورے بدن کی جوں کے واسطے مفید طلاء:

ایلوا، مامیثا یا اس کا شیاف، مرکی، ہڑتال اور بورہ سرخ ہموزن لے کر باریک کوٹ کر روغن گل

میں ملا کر بدن پر ملیں۔ اس کے بعد آس کے پتوں، گلاب اور درمنہ ترکی کے جوشاندے سے بدن دھولیں۔ غلیظ غذاؤں بطور خاص خشک انجیر سے پرہیز کریں۔ کیونکہ اس سے جوں پیدا ہوتی ہے۔

(سرافیون)

مویز منقیٰ شراب کے سرکے میں پیس کر پورے بدن پر لتھیڑنا عجیب تاثیر رکھتا ہے۔

(اسحق)

ترمس کے جوشاندہ سے سر دھونا مفید ہے۔ (یونس)

جوں کی پیدائش کثرت خون سے ہوتی ہے لہذا سب سے پہلے فصد کے ذریعہ خون خارج کریں اس کے بعد مسہلات دیں اور اخیر میں لگانے کی دوائیں استعمال کرائیں۔ (یہودہ)

طویل مرض میں پیدا شدہ جوں میں مولی کا تیل عمدہ چیز ہے۔ (دیسقوریدوس)

پانی میں پھٹکری گھول کر لگانے سے جوں مر جاتی ہیں۔ (بختیشوع)

خلاصہ یہ کہ مجفف دوائیں اور خارش کی تمام دوائیں اس مرض میں مفید ہیں۔ (رازی)

گنج

اگر گنج نیا ہو تو اس کی دو اقسام ہوتی ہیں رطب اور یابس۔ چنانچہ یابس گنج کا علاج سر کی بھوسی کے مانند ہی ہوتا ہے لیکن اس میں موم، روغن، لعابات اور چربیوں سے خوب اور تیز مالش کرنا اور رگڑنا مناسب اور کافی ہوتا ہے۔ لیکن اگر مرض مزمن ہو تو اس میں اتنا رگڑنے اور مالش کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے کہ کھردراپن وخشونت دور ہو کر خون رسنے لگے۔ اس کے بعد تیل، چربیاں ولعاب لگائیں، گرم پانی سے دھوئیں اور سنکائی کریں تا کہ مقام مرض سرخ ہو جائے۔ اس کے بعد روغنیات، لعابات، موم، بطخ و مرغی کی چربی اور کتیرا لگائیں۔

رطب گنجاپن اگر زیادہ پرانا نہ ہو تو اس میں مرہم سرخ روغن گل اور سرکے کے ساتھ پوست انارو مردار سنگ کا استعمال کافی ہوتا ہے۔ پرانا گنجاپن بھی دو طرح کا یعنی رطب اور یابس ہوتا ہے اس میں قیفال اور سر کی ابھری ہوئی رگوں کے فصد کی ضرورت پیش آتی ہے نیز اس کو اس قدر رگڑا جاتا ہے

کہ خراب گوشت پورا ختم ہو جائے اور اس سے بکثرت خون بہنے لگے۔ یا رگڑنے کے بعد اس پر جونک لگا دی جاتی ہے۔ پھر قوی مجفف دوا استعمال کی جاتی ہے۔ اسی باب میں چونے کا برابر استعمال بھی مفید ہوتا ہے تاکہ مکمل خشکی حاصل ہو جائے اس کے بعد خشک گنجے پن کے ذیل میں مذکور دوائیں استعمال کی جائیں۔

گنج، جوں، سر کی بھوسی اور خارش جیسے امراض تیز و غلیظ رطوبات سے پیدا ہوتے ہیں فرق یہ ہے کہ بعض رطوبات دوسرے سے تیز ہوتی ہیں۔ گنجے پن کی دو اقسام ہیں تر و خشک، رطب و تر قسم کا علاج یہ ہے کہ اگر بدن رطوبات سے پُر معلوم ہو اور مریض طاقتور ہو تو پہلے ورید قیفال کی فصد کھولیں اس کے بعد کانوں کے پیچھے کی رگوں کی فصد کھولیں۔ (ثابت)

عام طور پر کان کے پیچھے جن رگوں کی فصد کھولی جاتی ہے وہ وہی دونوں وریدیں ہیں جو دونوں کانوں اور خششا نامی ہڈی کے درمیان ہوتی ہیں۔ اس کے بعد سر یا پیشانی کی کوئی بھی رگ جو ابھری ہوئی ہو اس کی فصد کھولی جاتی ہے۔ اس کے بعد مزاج و طاقت کے اعتبار سے مسہل دیا جاتا ہے نیز غلیظ غذاؤں مثلاً گائے و مینڈھے کے گوشت، نمکین گوشت و اشیا اور کھجور سے پرہیز کرائیں اور پرندوں کا گوشت، انڈے کی زردی اور سفید و چھوٹی مچھلیاں کھلائیں۔ اس کے بعد اس مرض کی مخصوص دواؤں سے سر کا علاج کریں۔ سر کے ہر زخم پر تل کے سرکے کا تیل لگا کر اسے سوسن سفید کے پتوں سے ڈھک دیں۔ (جالینوس)

تر گنج کے علاج کے لیے جلا ہوا کاغذ سرکے میں حل کر کے اسے سر پر لگائیں یا سوسن آسمانجونی باریک کر کے سر پر چھڑک دیں۔ یا عود بلساں باریک کر کے لگا دیں۔ یا بادام پیس کر سرکے میں حل کر کے یا تخم بکائن سرکے میں پیس کر لگائیں یا مسور کی دال اور گل سرخ سرکہ اور روغن گل میں پیس کر لگائیں یا بادام تلخ و ماز و سبز سرکے میں باہم پیس کر دھوپ میں رکھ دیں پھر کچھ دیر بعد لگائیں بھوسی کے پانی میں اس کی تہائی مقدار میں سرکہ شامل کر کے جوش دے کر اس سے سر دھوئیں اس کے بعد چقندر کے پانی سے سر دھوئیں۔

اگر یہ مرض بچوں کو لاحق ہو تو ان کے کان کی پشت پر پچھنہ لگا کر وہی خون ان کے سر پر لگائیں نیز دودھ پلانے والی عورت کو ہلیلہ، انیسون و شکر کا سفوف کھلائیں اور اگر اخلاط سے پُر ہو تو اس کی فصد

کھولیں اسہال کے لیے حب ایارج دیں اور اسے جماع سے پرہیز کرائیں۔

خشک گنج کے لیے سعوط:

سرطان کی رطوبت اور روغنِ نیلوفر ناک سے کھینچیں۔ تر گنج کے لیے بھی سرطان یا کیکڑے کو تھوڑے سے مرزنجوش کے ساتھ کوٹ کر نچوڑ کر نسوار دلائیں۔

سر کے جلدی امراض میں سے ایک مرض گنج بھی ہے۔ یہ غیر طبعی اورام کی جنس سے ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ سر کی جلد میں چھوٹے چھوٹے باریک سوراخ بن جاتے ہیں جن سے رقیق رطوبت رستی رہتی ہے اس مرض کی شکل، سر کی جلد کے ایک دیگر مرض عسلیہ سے ملتی جلتی ہے عسلیہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس میں سوراخوں کی تعداد گنج سے زیادہ ہوتی ہے نیز ان سوراخوں سے شہد کی مانند ایک رطوبت رستی رہتی ہے دونوں امراض میں سوراخوں کی پیدائش پیپ سے مخلوط لطیف و سوزش پیدا کرنے والی رطوبت اور غلیظ اخلاط سے ہوتی ہے جس سے مریض سر کھجانے پر مجبور ہوتا ہے جب یہ مرض طویل ہو جاتا ہے تو مستقل کھجانے سے سوراخ دار ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے علاج کے لیے موجب مرض خلط کا تنقیہ کریں اس کے بعد بطور خاص سر کا تنقیہ کریں۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے داء الثعلب کے علاج میں بتا چکے ہیں۔ چنانچہ اگر خون کی زیادتی سبب ہو تو قیفال یا پیشانی کی رگیں یا کانوں کے پیچھے کی رگوں کی فصد کھولیں یا گردن پر پچھنہ لگائیں۔ اس کے بعد مسہلات سے بدن کا تنقیہ کریں۔

اگر صفراوی خلط مرض کا سبب ہو تو ہلیلہ کا جوشاندہ دیں۔ یا سقمونیا اور افسنتین سے تیار شدہ گولیاں دیں اور اگر بلغم سبب ہو تو حب صبر، حب مصطگی یا حب قوقایا دیں اور اگر مرض خطرناک نہ ہو نہ ہی بدن اخلاط سے پُر ہو تو تنقیۂ بدن کے بغیر صرف مقامی علاج کافی ہوتا ہے اس مرض کا سبب غلیظ خلط ہوتا ہے جس کی تحلیل و تقطیع کی ضرورت ہوتی ہے نیز اس کے ساتھ سوزش پیدا کرنے والی پیپ بھی مخلوط ہوتی ہے۔ دوا کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ بہت زیادہ گرم نہ ہو کیونکہ اس سے خلط کی حدت و تیزی اور سوزش پیدا کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ سرکہ کے اندر ایک خصوصیت پائی جاتی ہے وہ یہ کہ وہ اخلاط کو قطع کرتا اور تحلیل کرتا ہے۔ اس ے ساتھ ساتھ یہ عضو میں فضلات کی آمد کو روکتا اور

ان کو دفع کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر چہ بنیادی طور پر اس کا مزاج سرد و لطیف ہوتا ہے لیکن اس میں یک گونہ حرارت بھی پائی جاتی ہے۔ اس مرض میں استعمال کے لیے ایسا کھٹا سرکہ لیں جس میں شراب کا مزہ قطعاً نہ ہو اور اس میں کچھ محرق [جلانے والی] دوائیں شامل کر کے سر پر لگائیں شروع میں ہلکی دوائیں استعمال کریں بطور خاص اس وقت جب کہ درد شدید ہو مثلاً کھریا مٹی، گل افریطی، توتیا، مردار سنگ اور اقلیمیا وغیرہ۔ اگر یہ دوائیں دستیاب نہ ہوں تو کاغذ جلا کر سرکہ میں مل کر سر مونڈنے کے بعد لگائیں اگر اس کی حدت کچھ کم کرنی مقصود ہو تو اس کے ساتھ تھوڑا سا مردار سنگ شامل کر دیں اور اگر اس کی سوزش کم کرنی ہو تو کاغذ کی راکھ اور مردار سنگ دونوں ہموزن استعمال کریں اور اگر مزید حدت کم کرنی ہو تو مردار سنگ، کاغذ کی راکھ سے زیادہ شامل کر دیں۔ (سرافیون)

گنج کے لیے مجرب دوا:

رال و گلنار ہموزن پیس کر کھٹے سرکہ و روغن گل میں ملا کر لگائیں یا انگور کی شاخ کی راکھ، گلنار زراوند مدحرج، مازو اور رال ہموزن پیس کر کھٹے سرکہ و روغن آس میں ملا کر لگائیں۔

اخروس بھی گنج جیسا ہی ایک مرض ہے۔ یہ ایسا زخم ہوتا ہے جس میں چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں جن سے رطوبت بہتی رہتی ہے۔

چنانچہ اگر رطوبت زرد و رقیق ہو، مقامِ مرض کا لمس گرم اور وہ سرخ ہو اور مریض کے منہ کا مزہ کڑوا ہو تو اس کا سبب صفرا ہوتا ہے اور اگر رطوبت غلیظ و سرخ ہو تو یہ خلط خام ہے اور اگر مریض لاغر ہو اور جلد سخت و کھر دُری ہو تو وہ سوداوی ہوتا ہے۔ اگر منہ کا مزہ نمکین ہو تو بلغمی ہوتا ہے۔ چنانچہ پہلے خلطِ غالب کا استفراغ کریں اس کے بعد گنج کا مقامی علاج کریں۔

دوسرا باب

چہرہ

چہرے کے خراب رنگ کی اصلاح

رنگت میں بگاڑ کا سبب کبھی کوئی مرض ہوتا ہے مثلاً یرقان زرد و سیاہ، لاغری اور فساد مزاج وغیرہ۔ ان حالات میں ان امراض کے علاج سے رنگت درست ہو جاتی ہے۔ اگر کمزوری و لاغری سبب ہو تو غذا میں اضافہ کر دیں اور مقوی غذائیں کھلائیں۔ کبھی اس کا سبب دیر تک دھوپ آندھی اور سرد مقام پر قیام ہوتا ہے۔ اس کا علاج حمام اور گرم پانی کی بھاپ سے بھپارہ لینا ہے۔ اگر یہ کافی نہ ہو تو اس سلسلے میں آگے مذکورہ علاج اختیار کریں۔ بھپارہ اتنی دیر تک لیں کہ چہرہ سرخ ہو جائے۔ مسامات کھل جائیں اور سخت بثور پھٹ جائیں اس مرض میں پنڈلی اور گدی پر پچھنہ لگانا، دونوں ورید قیفال کی فصد کھولنا بھی مفید ہوتا ہے ہر وہ کام جن سے چہرہ میں خون کا ٹھہراؤ دیر تک رہے مثلاً سانس روکنا، طویل سجدے کرنا، قیفال کے بعد پیشانی کی وریدوں کی فصد کھولنا اور ناک کے سرے کی ورید کی فصد کھولنا اور سرین کے مقام پر جونک لگانا وغیرہ مفید ثابت ہوتے ہیں۔ چہرے پر صابن لگا کر تھوڑی دیر چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ جذب ہو جائے اس کے بعد گرم پانی سے دھولیں۔ خون میں اضافہ کرنے والی اشیاء، شراب، گوشت اور بطور خاص شیرینی سے پرہیز کرائیں اور مستقل حمام کرائیں اگر حمام میسر نہ ہو تو چہرے پر گرم پانی کا بھپارہ دیں نیز گنج کا قوی و تیز طلا لگائیں اور حمام کے بعد چہرہ دھلائیں۔ ایک بار گرم پانی اور دوسری بار سرد پانی سے بھپارا دلائیں۔ شدید سردی و آندھی سے بچائیں اور جب ان سے اتفاق پڑ جائے تو فوراً حمام کرائیں۔

کبھی زردئ رخ کا سبب کوئی مرض نہیں ہوتا اس صورت میں روزانہ بھنی ہوئی مرغی کا گوشت کھلائیں۔ شیریں نبیذ پلائیں۔ انجیر، انار شیریں، حلوہ، نیم برشت انڈے کی زردی اور چنا کھلائیں۔ کھانے میں تھوڑی سی ہینگ اور کبھی لہسن شامل کر دیں۔ اس میں معجون خبث الحدید

بھی مفید ہے۔ان کے علاوہ حمام کی پابندی، چہرے کی مالش اور سرخ ابٹن بھی مفید ثابت ہوتے ہیں۔ابٹن کا ایک نسخہ ذیل میں تحریر ہے جو چہرہ کو نہایت سرخ بنا دیتا ہے۔

نسخہ:

سفید رائی، ہڑتال سرخ ہموزن لے کر دودھ میں گوندھ لیں اور اسے ایک ہفتہ چہرے پر لگائیں۔

نسخہ دیگر:

زعفران، مجیٹھ، کندس، مرکی و مصطگی ہموزن لے کر باریک کر کے جنگلی پیاز کے عرق میں گوندھ کر رات میں چہرے پر لگا کر صبح دھولیں۔نمک اور ہینگ کے ساتھ انڈے کھانے سے بھی چہرہ کی سرخی میں اضافہ ہوتا ہے۔

چہرے کی سرخی کے لیے نسخہ:

زوفا خشک ۳۵ گرام، زعفران ۱۰ گرام اور شکر ۶۵ گرام سفوف بنا کر روزانہ ۷ گرام استعمال کریں۔

جلد کا رنگ نکھارنا اور سفید و خوبصورت بنانا

چنے کا بیسن، باقلا کا آٹا، جو کا آٹا، نشاستہ، کتیرا و تخم مولی دودھ میں گوندھ کر چہرے پر رات میں لگائیں اور صبح بھوسی، بابونہ اور بنفشہ خشک کے جوشاندے سے منہ دھولیں۔

عمدہ لیپ:

بادام شیریں مقشر، نشاستہ، کتیرا، آبِ کسم [عصفر] میں گوندھ کر رات میں چہرے پر لگائیں اور صبح بابونہ و بنفشہ کے جوشاندے سے دھوڈالیں۔یا نشاستہ و کتیرا دودھ میں گوندھ کر چہرے پر لیپ کریں اور خشک ہونے کے بعد دوبارہ ایک ہفتے تک اس پر لگاتے رہیں۔اس کے بعد گرم پانی سے دھوڈالیں۔

چہرہ کو زرد بنانے والی اشیاء

گرم مقامات میں رہنا، رکا ہوا پانی پینا، پابندی سے سرکہ کھانا، چہرے پر زیرہ کا طلا لگانا، مٹی کھانا، بے خوابی، غم وفکر وغیرہ۔

نیز کھانے میں زیرے کی کثرت و پابندی سے بھی چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔

وہ چیزیں جن سے چہرہ سیاہ ہوتا ہے

دھوپ اور تیز ہوا میں نکلنا، نمکین کھانے کھانا، محنت و مشقت کرنا اور حمام نہ کرنا، دراؤں میں چونا اور مردار سنگ چہرے پر لگانا۔ بہر حال اگر چہرے کی سیاہی دور کرنے کی ضرورت پیش آئے تو سرکے میں سبز اشنان جوش دے کر اس سے چہرہ دھوئیں یا پنیر کے پانی یا بجورا کے نچوڑے ہوئے پانی یا سرکے میں چنے کا بیسن گھول کر بار بار اس سے چہرے کی مالش کریں یہاں تک کہ شکایت دور ہو جائے۔

جھائیں

جھائیں اگر پرانی و سیاہ ہو تو اس میں تیز طلاؤں کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جیسے تخم جرجیر، تراب زنبق (سوسن سفید سے حاصل شدہ مادہ)، سیاہ مرچ، بورہ ارمنی وغیرہ اور اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو ہڑتال سرخ یا تخم مازریون لگائیں۔ جونک لگائیں۔ اگر جھائیں غیر مزمن اور ہلکی سیاہ ہو تو قیفال کی فصد کھولیں اور جوشاندۂ افتیمون پلائیں نیز چہرہ میں خون روکنے والی ساری تدابیر ترک کروا دیں۔ اس کے بعد تخم مولی و مغز بادام شیریں مقشر پیس کر لگائیں۔ اس کے علاوہ باقلے کا آٹا اور تخم خربزہ پیس کر لگائیں۔

یہ مرض فاسد خون اور معدے کے بخارات سے پیدا ہوتا ہے جس کی مثال حاملہ عورت میں اس مرض کی پیدائش ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اگر حمل کو کوئی نقصان نہ ہو اور مریضہ کی طاقت اجازت دے تو حب شبیار سے استفراغ کریں۔ یا یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:

افتیمون ۲۵ گرام کوٹ کر ۷۰ گرام سکنجبین ہموزن پانی میں ملالیں اور اسے مریضہ کو پلادیں معدے کی تقویت کے لیے اطریفل صغیر استعمال کرائیں جس کا نسخہ درج ذیل ہے۔

نسخہ:

ہلیلہ، سیاہ دو حصے، زنجبیل نصف حصہ اور شکر سب کے برابر سفوف بنالیں اور اس میں سے ۱۴ گرام کے بقدر استعمال کرائیں تاکہ معدے میں برے فضلات کا انصباب نہ ہو۔ طلاء جات

میں ریوند چینی سرکے میں ملا کر لگائیں یا مصری کرم کلہ کے تخم پیس کر آب ترمس کے ساتھ شامل کر کے طلاء کریں یا خرگوش کا گرم خون لگائیں۔

برش و نمش (سیاہ نقطے اور داغ، دھبے)

حمام سے نکلنے کے بعد انجیر کے جوشاندے میں رائی پیس کر لگائیں لیکن اس سے پہلے گرم پانی کا بھپارہ دے لیں، یا سوسن آسمانجونی پیس کر اس کا پانی لگائیں یا کنگی سیاہ ترمس کے ساتھ پیس کر لگائیں۔

سیاہ نقطوں، دھبوں اور تل پر درج ذیل طلاء لگائیں۔

نسخہ:

بورۂ ارمنی ایک حصہ، بادام تلخ ایک حصہ کوٹ کر گوندھ لیں اور استعمال میں لائیں۔ اگر یہ کافی نہ ہو تو ہڑتال سرخ دو حصے اور کندش ایک حصہ دہی کے پانی میں گوندھ کر حمام سے نکلنے کے بعد استعمال کریں۔

عدسیات (مسور کی طرح کے دانے)

چہرے کی عدسیات کا علاج سلع اور صلابات کی مانند پہلے ملین پھر محلل دواؤں سے کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے یہ نسخہ ہے۔

نسخہ:

گوند ببول، بورۂ ارمنی، کندش، گندھک زرد و کندر ہموزن لے کر کوٹ چھان کر سرکے میں ملا کر لگائیں۔ اگر اس سے شدید خارش ہونے لگے تو عصارۂ خشخاش لگائیں اور اس کے ساتھ ورم بھی پیدا ہو جائے تو اسے جوش دے کر پیس کر لگائیں۔

جھائیں کا سبب وہ خون ہوتا ہے جو فسخ یا مرض امتلاء (کچل جانا) کے سبب چھوٹی رگوں سے خارج ہوتا ہے۔ یہ خون جلد کے نیچے رک کر جم جاتا ہے۔ لہذا اس مقام کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اطباء نے اس کے علاج میں جلدی کرنے کی تاکید کی ہے تاکہ وہ سیاہ نہ ہونے پائے۔ اس کے لیے محلل ادویہ کے ساتھ تھوڑی سی قابض دوائیں شامل کر کے استعمال کرائی جاتی ہیں۔

(السامیر۔ امور زینت)

جھائیں مردہ خون کے نشان کا نام ہے اس کے تفصیلی بیان کے لیے فسخ عضلہ کی بحث سے استفادہ کریں۔ اگر یہ مزمن سیاہ ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ قوی محلل دوائیں استعمال کی جائیں لیکن اگر نیا ہو تو ہلکی محلل دوائیں استعمال کرائیں۔ (محمد)

مقام ماؤف پر مولی کا لیپ کیا جائے۔ جب سوزش ہونے لگے تو اسے چھڑالیں۔ لیکن اگر مرض کی ابتداء ہو تو سوزش ہونے تک اسے نہ لگائیں کیونکہ یہ جتنا جما ہوا خون تحلیل کرتا ہے اس سے زیادہ خون پھٹی ہوئی رگوں سے جذب کر لیتا ہے۔

جالینوس نے اپنا تجربہ بیان کیا ہے کہ میں نے پرانا اخروٹ باریک کر کے ایک رات ضماد کیا اور ایسا کئی بار کیا تو جھائیں ٹھیک ہوگئی۔

اس نسخہ کا قائل نامعلوم ہے لیکن یہ اچھا نسخہ ہے کہ کٹکی سیاہ تل کے تیل میں پیس کر لگائیں۔ ایک ہفتہ ایسا کرنے سے جھائیں جڑ سے ختم ہو جاتی ہے۔

صاف مقل پانی میں حل کر کے رات میں لگائیں اور صبح گرم پانی سے دھولیں۔ یا بورۂ ارمنی کو مفتیح میں ملا کر لگائیں۔ (تیاذوق)

ایرسا ایک حصہ اور سفید کٹکی دو حصے لے کر باریک کر کے جھائیں پر لگانے سے وہ بالکل ختم ہو جاتی ہے۔

دارچینی پانی میں پیس کر جھائیں پر لگائیں اس کا کہنا ہے کہ اگر جھائیں زیادہ سیاہ و مکدر ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ طحال یا تلی میں کانٹھیں بن گئی ہیں جس سے وہ خلط سودا کو جذب کرنے سے قاصر ہے اس لیے سودا کے اسہال کے لیے بوڑھے مرغ کا شوربا بسفائج کے ساتھ پلائیں۔

(ماسرجویہ)

ہمارے یہاں اسپتالوں میں سپستاں کا ضماد جھائیں پر کیا جاتا ہے۔ (رازی)

سیاہ مرچ و بورۂ ارمنی پانی میں پیس کر لگانا مفید ہے۔ (حنین)

چہرے کے نشان و پھنسیاں

چہرہ یا بدن کی سطح میں جو درد یا نشان رہ جاتے ہیں وہ بدن کی گہرائی سے آئے ہوئے بُرے

فضلات یا بقایا جات ہوتے ہیں اور کبھی طبیعت فضلات کو اعضاء رئیسہ سے ان خارجی اعضاء کی طرف دھکیل دیتی ہے جن کے افعال کم اور ہلکے ہوتے ہیں۔

کبھی اس کا سبب بدن میں فضلات کی کثرت ہوتی ہے جنہیں طبیعت جلد کی جانب بھیج دیتی ہے۔ یہ فضلات بری تدابیر یا اختلاف موسم کی بناء پر ہواؤں کے فسادات و بگاڑ سے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ اگر طبیعت نے فضلات دفع کیے ہیں تو یہ کم بُرے ہوئے ہیں اور ان کا علاج آسان ہوتا ہے اور اگر بُرے فضلات کی کثرت ہو تو یہ بُرا ہوتا ہے اور اس کا علاج مشکل ہوتا ہے۔ اور چونکہ چہرہ تمام بدن کی جلد سے زیادہ اہم ہوتا ہے کیونکہ وہ کھلا ہوا ہوتا ہے۔ لہذا اس کے تنقیہ و صفائی ستھرائی کا خیال زیادہ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ چہرے میں جو تکالیف و اورام لاحق ہوتی ہیں ان سے چہرے کی کی رنگت وشکل بدل جاتی ہے۔ اس لیے ایسے طلا ابٹن وغیرہ استعمال کریں جن سے چہرے کی اصلاح ہوتی رہے کیونکہ ہم طبیعت کے مقابلے بدن کے تنقیہ پر کم قادر ہوتے ہیں۔

اگر فضلات کا غلبہ سبب ہو تو سب سے پہلے اس خلط غالب کا استفراغ بذریعۂ اخراج خون یا مسہل دوا سے کریں۔ اس کے بعد جزئی علاج کریں۔ (سرافیون)

نسخۂ طلاء:

سمندر جھاگ ایک حصہ، بادام تلخ مقشر دو حصے باریک کر کے لگائیں۔

طلاء برائے داغ:

کبوتر کی بیٹ اور بورۂ ارمنی ہموزن لے کر باریک کر کے شہد میں ملا کر چہرے پر دن میں کئی بار لگائیں۔

طلاء دیگر:

یہ رنگ صاف کرتا ہے۔ بادام شیریں مقشر ۱۸ گرام، کتیرا و گوند ببول ہر ایک ۱۰ گرام، باقلے کا آٹا، بیخ سوسن، سریشم ماہی ہر ایک ۳۵ گرام۔ سریشم ماہی پانی میں باریک کریں اور اس میں باقی دوائیں ملا کر چہرے پر لگائیں۔

داغ و دھبے و نقطے بطور خاص سیاہ دھبوں کا علاج مشکل ہوتا ہے اور ان کا علاج جھائیں کے علاج کی مانند ہی ہوتا ہے لیکن ان میں سودا کا بکثرت و تیز استفراغ کیا جاتا ہے اور نقطوں کے مقام پر جھائیں کی دواؤں سے تیز دوائیں لگائی جاتی ہیں۔ (رازی)

جن ناخنوں میں سفید نقطے ہوں ان پر تخم السی، موم، رائی، ہالون اور شہد کا لیپ کرنے سے وہ نقطے ختم ہو جاتے ہیں۔ (جامع)

چیچک کے داغ دور کرنا

اس میں بدن فربہ و موٹا بنانے اور حمام کی پابندی کی ضرورت پیش آتی ہے تاکہ گہرائی ختم ہو جائے اور جب داغ جلد کے برابر ہو جائے تو سفید مردار سنگ روغن گل کے ساتھ لگائیں۔ یا بانس کی خشک جڑ، تخم خربوزہ و چاول کا آٹا، ماء الشعیر کے ساتھ لگائیں۔ اگر داغ سیاہی مائل ہو تو حمام اور گرم پانی سے سنکائی کرنے کے بعد دوائیں اور طلاء جات لگائیں اور ان میں تیز دوائیں مثلاً تخم جرجیر، تخم مولی، تخم بکائن اور قسط وغیرہ شامل کر دیں اور اگر داغ گانٹھوں جیسے ہوں تو ان پر ملین دوائیں لگائیں۔ اس کے لیے کھجور اور گوند کوٹ کر روئی کے گودے میں ملا کر داغ پر چپکا دیں اور اس داغ پر انجیر السی یا اس کا لعاب کوٹ کر اس میں میدے کی روٹی کا گودہ ملا کر گوندھ لیں اور اسے داغوں پر روغن خیری اور مرغی و بطخ کی چربی کی مالش کریں۔

چوٹ کا نشان دور کرنا

اگر نشان سرخ ہو تو اس میں جھائیں کی تمام ہلکی دوائیں مفید ہوتی ہیں اور اگر وہ سیاہ یا بنفشی ہو تو اس پر ہڑتال زرد، سبز دھنیے کے پانی میں ملا کر کئی بار لگائیں یا گرم پانی کا بھپارہ دلانے کے بعد سیاہ مرچ و تخم جرجیر لگائیں۔

وشم [جسم گودنا]

جو چیزیں تیزی سے جسم میں زخم ڈال دیتی ہیں وہ وشم بھی دور کر دیتی ہیں۔ مثلاً مرہم بھلاواں اور صابون وغیرہ۔ انہیں اس پر اتنی دیر تک لگایا جائے کہ زخم پیدا ہو جائے۔ پھر زخم کا

علاج کیا جائے۔ زخم نرمی سے آہستہ آہستہ ڈالا جائے اس کے لیے پہلے نمکین پانی سے دھولیں۔ اس کے بعد بُن کا گوند زفت رطب میں پگھلا کر اس پر لگا کر تین دنوں تک چھوڑ دیں پھر اسے چھڑا کر صابن سے رگڑیں اور جب وہ ختم ہو جائے تو پھر زخم بھرنے والے مراہم استعمال کریں۔

چہرے کی بے رونقی دور کرنا

جب دھوپ یا سفر میں نکلنا ہو تو کتیرا، نشاستہ، گوند ببول، لعاب اسپغول خشک و لعاب بہی، انڈے کی زردی یا خرفہ کے پانی میں ملا کر چہرے پر لگا لیں اور واپسی پر چہرہ دھولیں یا پانی میں گوند حل کر کے چہرے پر مل لیں اور اگر چہرہ بے رونق ہو گیا ہو تو موم، روغن اور مرغی کی چربی اور چنے کے بیسن سے تیار شدہ قیروطی رات میں لگائیں اور اگر یہ مرض شدید ہو تو کتاب الزینۃ میں مذکور علاج کریں۔

داد

یہ خشک گنج کی طرح ہوتا ہے اور اس میں تیل لگانے کی پابندی کرنا مفید ہوتا ہے اس کے لیے پہلے خوب اچھی طرح رگڑ لیں اس کے بعد تیل اور ملینات لگائیں۔ اس سلسلے میں بجورا کے پانی سے مالش کرنا، اقاقیات و سرکہ لگانا یا اشق و سرکہ لگانا نیز روغن گندم و روغن پوست اخروٹ لگانا بھی مفید ہے اور اگر داد پرانا ہو گیا ہو اور پھٹ گیا ہو تو اس میں جونک لگائیں۔ رگڑیں اور مزمن گنج کی مانند علاج کریں۔
(رازی)

تازہ داد کے مرض میں روغن گندم یا سنگ سیبویہ سرکے میں ملا کر لگانا یا مرغی یا بطخ کی چربی لگانا مفید ہوتا ہے بشرطیکہ مرض گوشت میں سرایت نہ کر گیا ہو یا روغن، موم میں کتیرا و ایلوا ملا کر لگائیں یا اس پر جونک لگانے کے بعد یہ طلاء جات لگائیں اور اگر مرض پرانا ہو تو تیز دوائیں مثلاً سرکے میں اشق محلول کر کے یا اشق، کندس و ہلدی باریک کر کے پانی میں گھول کر لگائیں یا سرکے میں ہلدی ملا کر یا میعۂ سائلہ سرکے میں ملا کر لگائیں اور اگر مرض زیادہ شدید ہو تو فصد اور سودا کے استفراغ کے ذریعہ بدن کا تنقیہ کریں۔ پھر مقام مرض پر پچھنہ لگا کر اس پر تیز دوائیں چھڑک دیں تا کہ اچھا گوشت ظاہر ہو جائے پھر زخم بھرنے والے مراہم لگائیں۔ (ثابت)

داد بدن کی خارجی سطح اور چہرہ پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کا سبب فاعلی قوتِ طبعیہ ہے جو خراب فضلات کو اعضاء رئیسہ سے خارج بدن کی طرف دھکیل دیتی ہے اور مادہ کا فاعل سبب ایسے گرم و لطیف اخلاط

ہوتے ہیں جو ارضی و غلیظ اخلاط کے ساتھ مخلوط ہو جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ مرض دونوں جانب یکساں طور پر پایا جاتا ہے۔ کیونکہ خلط کی حدت و لطافت، مرض میں حدت پیدا کر دیتی ہے اور اس میں تیزی سے ہیجان پیدا کر دیتی ہے اور ارضی اخلاط کی غلظت و سستی اس کے برعکس کام کرتی ہے اسی وجہ سے یہ مرض تیزی سے پھیلتا ہے اور تاخیر سے ٹھیک ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر گرم اخلاط غالب ہوں تو وہ جلد تحلیل ہو جاتے ہیں اور اگر ارضی اخلاط غالب ہوں تو مرض کی مدت طویل ہوتی ہے اور مادہ آسانی سے تحلیل نہیں ہوتا اور اگر دونوں مادے برابر ہوں تو مرض کی مدت متوسط ہوتی ہے۔ (سرافیون)

علاج:

اس کا علاج یہ ہے کہ مسہلات اور حقنے کے ذریعہ نیچے کی جانب مادہ لے جائیں اس کے بعد معتدل تدابیر اختیار کریں اور شیریں و گرم پانی لیں حمام کرائیں کیونکہ حرارت کی وجہ سے مسامات بدن کھل جاتے ہیں اور مادہ لطیف ہو جاتا ہے اور یہ تحلیل میں مانع نہیں ہوتا اور پانی کی رطوبت برے اخلاط کو تحلیل کر دیتی ہے۔ حمام کے بعد اس مرض کی مخصوص دوائیں لگائیں۔

اگر داد میں رطوبت زیادہ ہو تو خشک کرنے والی دوائیں استعمال کریں اور اگر رطوبت کم ہو تو محلل دوائیں استعمال کریں اور خشکی پیدا کرنے والی دوائیں کم استعمال کریں۔ چنانچہ اگر رطوبت کم ہو تو حمام میں مقام داد پر صرف جو رگڑنا بھی کافی ہوتا ہے اسی طرح باقلے کا آٹا یا جو کا آٹا تنہا رگڑنا بھی سودمند ہوتا ہے۔ اسی طرح چقندر کا جوشاندہ، میدے کی بھوسی، تخم خربوزہ، تخم مولی ترمس، چنے کا آٹا ونشاستہ سرکے میں ملا کر استعمال کرنا بھی مفید ہے نیز سب سے بہتر یہ ہے کہ گیہوں کا آٹا بجورا کے پانی میں حل کر کے لگائیں۔

بچوں میں اگر داد کا مرض ہو تو چونکہ ان کے بدن میں رطوبت کا غلبہ ہوتا ہے لہٰذا نہار منہ کا تھوک، آلو بخارا کو ہی کا گوند، چوکا کا عصارہ اور اسی طرح سرکے میں بھگویا ہوا ماز و اور ہلیلہ زرد مفید ہیں۔

چہرے کے داد کے لیے طلاء:

اشق، مٹر کا آٹا، ترمس ہر ایک ۴،۵ گرام، سمندر جھاگ و گوند ببول ہر ایک ۷ گرام گاڑھے سرکے میں ملا کر مقامِ مرض پر لگائیں اور تھوڑی دیر بعد گرم پانی سے دھولیں۔ اسی طرح سات دن یہ نسخہ استعمال کریں۔

یہ ایک بُرا مرض ہے جو بعض اوقات پورے چہرے میں پھیل جاتا ہے اور کبھی نیا کبھی پرانا ہوتا ہے بہر حال اگر یہ مرض نیا اور تازہ ہو تو اس پر روغن گندم یا جنگلی خبازی کا پھل بار بار برابر لگائیں۔ (ثابت)

قوبا یا داد کے علاج کے لیے میدہ لکڑی، اقاقیا یا رامک، سرکے میں ملا کر لگائیں۔ (یہودی)

داد کی دو اقسام ہیں۔ ایک قسم سرخی مائل ہوتی ہے اور رگڑنے پر اس سے تراوٹ نکلتی ہے یہ قسم ایسے خون سے پیدا ہوتی ہے جو سوداوی ہو جاتا ہے اس کا نام رطب یا تر داد ہے اور یہ جلد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ دوسری قسم سفیدی مائل ہوتی ہے اور یہ ایسے بلغم سے پیدا ہوتی ہے جس میں گرمی، استحالہ اور نمکینی پیدا ہو کر وہ سوداوی کیفیت اختیار کر لیتا ہے۔ اس کے علاج کے لیے اولاً فصد کریں اس کے بعد ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ زرد اور شاہترہ کا جوشاندہ پلائیں۔ اس کے بعد سرکے میں گوند ببول حل کر کے لگائیں اور سفید داد میں ایارج پلائیں اس کے بعد بادام تلخ لگائیں۔ (یہودی)

تیاذوق کا کہنا ہے کہ پرانے داد پر شربین کے درخت کا تیل لگائیں یا مازو پیس کر بیل کے پیشاب میں ملا کر لگائیں یا سرکہ میں گوند ببول ملا کر لگائیں۔ (تیاذوق)

روٹی اور نمک پانی میں تر کر کے داد پر لگانے سے انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔ (جالینوس)

پہلے اس پر جونک لگائیں پھر سینگھی لگائیں تاکہ جونک مقام مرض کی گندگی صاف کر دے پھر فوراً سفید موم و روغن گل لگا کر رات بھر چھوڑ دیں۔ اگلے دن جَو کا آٹا، تخم خربوزہ، چنے کا بیسن، بھوسی اور کتیرا لگا کر رات بھر چھوڑ دیں۔ اس کے بعد اسے بابونہ اور بیخ خطمی کے جوشاندے سے دھو ڈالیں۔ اگر کچھ مرض رہ جائے تو دوبارہ جونک و سینگھی لگا کر پہلے والے طلا سے تیز طلاء لگائیں۔ اس کے لیے روغن تخم بکائن ۳۵ گرام، گندھک زرد ۱۴ گرام اور تخم مولی ۱۸ گرام باریک کوٹ کر شراب کے سرکے اور روغن گل میں ملا کر لگائیں۔ (کتاب المنجح)

نیا و تازہ داد روغن گندم سے ٹھیک ہو جاتا ہے نیز پرانے داد کے لیے کندر، گندھک، ایلوا، پھٹکری اور گوند ببول ہر ایک سات گرام لے کر باریک کر کے سرکے میں ملا کر لگائیں اگر یہ مرض بچوں میں ہو تو آلو بخارا کا گوند لگانا کافی ہوتا ہے۔ (اقریطن)

موم، شہد اور سداب کا داد پر لیپ کرنے سے وہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ (روفس)

یہ ایک بُرا مرض ہے جو بعض اوقات پورے چہرے میں پھیل جاتا ہے اور کبھی نیا کبھی پرانا ہوتا ہے بہرحال اگر یہ مرض نیا اور تازہ ہوتو اس پر روغن گندم یا جنگلی خبازی کا پھل بار بار برابر لگائیں۔
(ثابت)

قوبا یا داد کے علاج کے لیے میدہ لکڑی، اقاقیا یا رامک، سرکے میں ملا کر لگائیں۔ (یہودی)

داد کی دو اقسام ہیں۔ ایک قسم سرخی مائل ہوتی ہے اور رگڑنے پر اس سے تراوٹ نکلتی ہے یہ قسم ایسے خون سے پیدا ہوتی ہے جو سوداوی ہو جاتا ہے اس کا نام رطب یا تر داد ہے اور یہ جلد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ دوسری قسم سفیدی مائل ہوتی ہے اور یہ ایسے بلغم سے پیدا ہوتی ہے جس میں گرمی، استحالہ اور نمکینی پیدا ہوکر وہ سوداوی کیفیت اختیار کرلیتا ہے۔ اس کے علاج کے لیے اولاً فصد کریں اس کے بعد ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ زرد اور شاہترہ کا جوشاندہ پلائیں۔ اس کے بعد سرکے میں گوند ببول حل کر کے لگائیں اور سفید داد میں ایارج پلائیں اس کے بعد بادام تلخ لگائیں۔ (یہودی)

تیاذوق کا کہنا ہے کہ پرانے داد پر شربین کے درخت کا تیل لگائیں یا مازو پیس کر بیل کے پیشاب میں ملا کر لگائیں یا سرکہ میں گوند ببول ملا کر لگائیں۔ (تیاذوق)

روٹی اور نمک پانی میں تر کر کے داد پر لگانے سے انشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گا۔ (جالینوس)

پہلے اس پر جونک لگائیں پھر سینگھی لگائیں تا کہ جونک مقام مرض کی گندگی صاف کردے پھر فوراً سفید موم و روغن گل لگا کر رات بھر چھوڑ دیں۔ اگلے دن جَو کا آٹا، تخم خربوزہ، چنے کا بیسن، بھوسی اور کتیرا لگا کر رات بھر چھوڑ دیں۔ اس کے بعد اسے بابونہ اور بیخ خطمی کے جوشاندے سے دھو ڈالیں۔ اگر کچھ مرض رہ جائے تو دوبارہ جونک و سینگھی لگا کر پہلے والے طلا سے تیز طلاء لگائیں۔ اس کے لیے روغن تخم بکائن ۳۵ گرام، گندھک زرد ۱۴ گرام اور تخم مولی ۱۸ گرام باریک کوٹ کر شراب کے سرکے اور روغن گل میں ملا کر لگائیں۔ (کتاب المنجح)

نیا و تازہ داد روغن گندم سے ٹھیک ہو جاتا ہے نیز پرانے داد کے لیے کندر، گندھک، ایلوا، پھٹکری اور گوند ببول ہر ایک سات گرام لے کر باریک کر کے سرکے میں ملا کر لگائیں اگر یہ مرض بچوں میں ہو تو آلو بخارا کا گوند لگانا کافی ہوتا ہے۔ (اقریطن)

موم، شہد اور سداب کا داد پر لیپ کرنے سے وہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ (روفس)

تیسرا باب

برص (سفید داغ)، بہق (چھیپ) اور جذام (کوڑھ)

چھیپ

چھیپ کی دو اقسام ہیں سفید و سیاہ۔ سفید چھیپ اگر مزمن و پرانا ہو تو یہ سیاہ چھیپ سے برا ہوتا ہے۔

سفید چھیپ کا علاج جب تک وہ مزمن نہ ہوا ہو یہ ہے کہ قے کرائیں۔ تراوٹ پیدا کرنے والی غذاؤں سے پرہیز کرائیں، حمام میں پسینہ بہائیں۔ پابندی سے اطریفل صغیر اور گل انگبین میں مصطگی و کندر ملا کر کھلائیں اور ایسی دواؤں سے اسہال کرائیں جن میں تربد و شحم حنظل شامل ہوں اور مقامِ مرض کی اتنی مالش کریں کہ وہ سرخ ہو جائے پھر اگر یہ کافی ہو تو ٹھیک ہے ورنہ جنگلی پیاز یا چیتہ لکڑی سرکے میں ملا کر لگائیں۔

اگر چھیپ پرانا ہو گیا ہو تو اس مرض اور برص کی تیز دوائیں استعمال کرائیں۔ سیاہ چھیپ میں فصد کھولیں اور مخرج سودا دواؤں سے اسہال کرائیں۔ اس کے بعد جھائیں کی تیز دوائیں لگائیں۔ اس سلسلے میں سودا کا اخراج، حمام کی پابندی اور سفید و رقیق شراب کا استعمال نہایت مفید ہے۔
(رازی)

سفید داغ و چھیپ میں یہ فرق ہے کہ چھیپ کی شکل عام طور سے گول اور چھوٹی اور جہت سفید نہیں ہوتی ہے اور ان پر سفید بال اگنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ جلد کی گہرائی کے بجائے سطح میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کا علاج برص کے علاج کی مانند ہی ہوتا ہے لیکن یہ ذرا ہلکا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس میں قرص برکی جو پرانی خارش میں بھی مفید ہوتی ہے نافع ہوتی ہے جس کا نسخہ درج ذیل ہے۔

نسخہ:

ہلیلہ، آملہ، بڑنگ کابلی مقشر ہر دوا ایک حصہ اور تربد دو حصے کوٹ چھان کر شکر میں گوندھ کر ٹکیاں بنالیں اور اس میں سے ۷۔۱۰ گرام تک استعمال کرائیں اور مسہل کے لیے ۳۵ گرام سے ۵۲ یا ۷۰ گرام تک دیں اور اسے گرم پانی میں حل کر کے استعمال کرائیں۔ (ثابت)

سیاہ چھیپ

اس کا سبب سوداوی اخلاط ہوتے ہیں اور اس کا علاج ایسی دوائیں ہوتی ہیں جو سودا خارج کرتی ہیں مثلاً جوشاندۂ افتیمون کا بکثرت استعمال۔ راحت کے دنوں میں ہلیلہ کابلی و افتیمون، مویز منقی میں گوندھ کر استعمال کریں۔ معجون نجاح کے ذریعہ اسہال لانا بھی اس مرض میں مفید ہے۔ بطور طلاء تخم جرجیر، تخم مولی اور کندس سرکے میں ملا کر لگائیں۔ اگر مذکورہ علاج کامیاب نہ ہو تو مالیخولیا کی مانند علاج کریں۔

عمدہ طلاء:

چیتہ لکڑی و مجیٹھ ہر دوا دو حصے اور مردار سنگ و پھٹکری ایک ایک حصہ اور رامک چار حصے لے کر ایسے سرکے میں ملالیں۔ جس میں لوہے کا ٹکڑا جوش دے کر سیاہ کر لیا گیا ہو۔

سیاہ چھیپ میں فصد اور سودا کا اخراج ضروری ہے۔ اس کے لیے ماء الجبن، افتیمون کے ساتھ پلائیں اور بدن میں تراوٹ پیدا کرنے کے لیے حمام کرائیں اور رقیق شراب میں پانی ملا کر پلائیں اور رطب و تر تدابیر اختیار کریں، طحال و تلی کی اصلاح کریں اور خون۔ رطب پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

چھیپ کی ایک قسم سفید ہوتی ہے یہاں تک کہ اس پر سفید بال اُگ آتے ہیں۔ اگر یہ سختی سے رگڑنے پر سرخ نہ ہو تو اس میں سوئی چبھوئیں اگر اس سے پانی جیسی رطوبت خارج ہو تو اس کے ٹھیک ہونے کی امید نہ رکھیں اور اگر رگڑنے سے سرخ ہو جائے اور سوئی چبھونے پر سرخ رطوبت خارج ہو تو وہ ٹھیک ہو سکتا ہے۔ (رازی)

سیاہ چھیپ، جلے ہوئے بلغم اور سودا سے پیدا ہوتی ہے جب کہ سفید چھیپ اور برص بلغم سے

پیدا ہوتے ہیں۔ بہر حال مقامِ مرض کی گرم پانی سے اسقدر سنکائی کریں کہ وہ سرخ ہو جائے پھر اس پر ایسی دوائیں لگائیں جن سے جلد میں رقت و پتلا پن پیدا ہوتا ہے اور جھائیں اور داغ دھبے مٹانے والی دوائیں لگائیں۔ (اہرن)

سیاہ چھیپ کے علاج میں سب سے پہلے فصد کریں اس کے بعد افتیمون، غاریقون، ہلیلہ سیاہ، مویز منقی اور بسفائج کا جوشاندہ پلائیں اور مقام مرض پر کندس وتخم مولی لگائیں۔ (یہودی)

چھیپ پر مکو کا دانہ رگڑنے سے وہ جڑ سے ختم ہو جاتی ہے۔ (نامعلوم)

سیاہ مرچ اور بورۂ ارمنی لگانے سے چھیپ دور ہو جاتی ہے۔ نیز اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ نیلوفر کی جڑ پانی میں پیس کر لگانے سے سفید چھیپ دور ہو جاتی ہے اور سیاہ چھیپ میں تخم مولی کندس میں ملا کر حمام میں لگانے سے انشاءاللہ ختم ہو جائے گی۔ (دیسقوریدوس)

سفید چھیپ کے لیے سرکے میں مرکی پیس کر لگانا مفید ثابت ہوتا ہے۔

برص [سفید داغ]

اگر یہ خشونت کے ساتھ ہو تو اس کا علاج آسان ہوتا ہے اور اگر بلا خشونت ہو تو یہ گوشت میں سرایت کیے ہوئے ہوتا ہے اور رگڑنے پر سرخ نہیں ہوتا نہ ہی سوئی چبھونے اس میں سے خون نکلتا ہے بلکہ پانی جیسی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ الا یہ کہ خوب گہرائی تک سوئی چبھوئی جائے۔ بہر حال اس کا علاج دشوار ہوتا ہے۔ (رازی)

برص مریض کی غلطی سے پیدا ہوتا ہے اور اس میں گوشت والے اعضاء بلغمی ولیسدار خون کے عادی ہو جاتے ہیں یہ ابتداء میں چھوٹا اور بعد میں بڑا ہو جاتا ہے یا یہ ابتداء چھیپ ہوتا ہے جو برص یعنی سفید داغ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

علاج:

علاج میں ابتداءً بدن کا تنقیہ کریں اس کے لیے شروع میں ہلکے اور بعد میں تیز وقوی حبوب، معجون اور ایارج استعمال کریں لیکن ان سب دواؤں کے استعمال میں مریض کے مزاج، اس کی قوت اور عمر وغیرہ کا خیال رکھیں کیونکہ قوی مسہل دوائیں اگرچہ اس مرض کے سبب کا اخراج کرتی

ہیں لیکن وہ خون اور روح میں کمی وقلت کا سبب بھی بنتی ہیں جن کی اس مرض میں مریض کو ضرورت ہوتی ہے اور ان سے قویٰ بھی ضعیف ہوجاتے ہیں جس سے ہضم میں ضعف پیدا ہوجاتا ہے۔ بہرحال جب مسہل، قے لانے والی اور پیشاب لانے والی دواؤں کے ذریعہ بدن کا تنقیہ کرلیں تو غلیظ فضلات جو جلد اور ظاہر بدن پر ہوتے ہیں انہیں خارج کریں۔ اس کے لیے سانپ کا گوشت اور اس سے تیارشدہ ٹکیاں اور تریاق کبیر وغیرہ استعمال کرائیں۔ دودھ اور اس سے تیارشدہ اشیاء، مچھلی، کھجور اور تمام اقسام کی سبزیوں سے پرہیز کرائیں۔ جماع ترک کرادیں۔ پانی ابال کرہی پلائیں۔ دواؤں میں یہ معجون دیں۔

نسخہ:

وج ترکی، دارفلفل، ہلیلہ سیاہ، گوندرومی، کندر، کلونجی اور حب الغار ہموزن کوٹ چھان کر شہد کے قوام میں معجون بنا کر ے گرام استعمال کرائیں اور بطور طلاء غسل بلادر وتیلنی مکھی تیز سرکے میں ملا کر لگائیں۔ (ثابت)

سفید داغ ان لوگوں میں پیدا ہوتا ہے جن کی قوت مغیرہ بدن میں پہونچنے والے مواد کو اپنے ضعف وکمزوری کی بناء پر خون کے بجائے سفیدی میں تبدیل کردیتی ہے کیونکہ جو گوشت بلغمی ولیسدار خون سے غذا حاصل کرتا ہے اس کا دوسرے رنگ کو قبول کرنا دشوار ہوتا ہے اسی لیے گوشت سفید اور بلغمی رہ جاتا ہے کیونکہ قوتِ مغیرہ غذا کو سرخی میں تبدیل نہیں کرپاتی اور جو برص بدن کے اکثر حصے پر پھیل جاتا ہے یا مزمن ہوجاتا ہے یا سوئی چبھونے پر اس سے دودھ جیسی رطوبت خارج ہوتی ہے وہ ٹھیک نہیں ہوپاتا اور اس کے برعکس خصوصیات والا برص ٹھیک ہوجاتا ہے۔ بہرحال علاج کے لیے مریض کی سرد وتر غذائیں چھڑادیں اور گرم وخشک غذائیں کھلائیں اور دواؤں میں برے ایارجات، ہلیلہ سیاہ، افتیمون، مویز منقی، نمک ہندی اور بسفائج کے جوشاندے کے ساتھ استعمال کرائیں۔ یا یہ دوا استعمال کرائیں۔ (سرافیون)

نسخہ:

دارچینی، بالچھڑ، عودبلساں، مصطگی، اسارون زعفران تیزپات، پودینہ نہری اور شحم حنظل ہردوا

۳۶۵ گرام، ایلوا ۶۳ گرام۔

مقدار خوراک:- ۷ گرام سکنجبین عسلی و گرم پانی کے ہمراہ دیں اور استفراغ کے بعد یہ معجون مستقل استعمال کرائیں۔

نسخہ:

کلکلانج ۷ گرام، ہلیلہ سیاہ، ۳۶۵ گرام اور افتیمون ۱۰ گرام کا معجون بنائیں۔

عمدہ طلاء:

رائی ایک حصہ اور حنا دو حصے سرکے میں ملا کر لگائیں۔

تجربۂ رازی:

نوشادر، روغن بیضۂ مرغ میں پیس کر سفید داغ پر لگائیں۔ انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

اس مرض میں سفیدی صرف مرض کے مقام پر ہوتی ہے لہذا دواؤں کے اندرونی استعمال کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اس سے مریض کا عمدہ خون ختم ہو جاتا ہے اور چونکہ مرض صرف جلد میں ہوتا ہے لہذا ایسی دواؤں کا استعمال ضروری ہے جو بدن اور خون میں سرخی پیدا کریں۔ لیکن اگر مریض کے خون میں آبی فضلات کی کثرت ہو تو اس کے برخلاف پیشاب لانے والی دوائیں دیں اور ریاضت و ورزش میں اضافہ کر دیں۔ (رازی)

طلاء مجرب:

چیتہ لکڑی، مجیٹھ، تخم مولی، کندش وزنگار سب دوائیں باریک کر کے گاڑھے سرکے میں ملا کر دھوپ میں کئی بار تلے اوپر لگائیں اور رات بھر چھوڑ کر اگلے دن حمام میں دھو ڈالیں اور پھر دوبارہ اسی طرح لگائیں۔

سفید چھیپ میں خون پیدا کرنے والی دواؤں کی ضرورت پیش آتی ہے جب کہ سیاہ چھیپ میں تیز چھیلنے والی دواؤں مثلاً تخم صبر جر جیر وقسط وغیرہ کی ضرورت پیش آتی ہے۔ (رازی)

ذرارتح برص میں نہایت مفید ہے۔ (جالینوس)

حمام کے بعد بھلانواں، چیتہ لکڑی ایلوا، اقاقیا، مردار سنگ وغیرہ باریک پیس کر سرکے میں حل

کر کے لگانا نہایت مفید ہے اس کے علاوہ حنا، رائی اور سرکہ بھی مفید ہیں۔ (جورجس)

کبوتر کی بیٹ اور قطران تین دنوں تک سرکہ میں حل کر کے لگائیں۔ (اطہور سفس)

سیاہ برص اور زاطی نامی مرض میں سطح بدن میں خارش کے ساتھ خشونت و کھردراپن پایا جاتا ہے۔ جن میں جلد سے چھلکے اترتے رہتے ہیں جو جلد کی گہرائی میں گول گول ہوتے ہیں اور ان سے گول چھلکے اترتے رہتے ہیں اور "زاطی" سطح بدن کی پھنسیاں ہوتی ہیں جو بدن کا بہت بڑا حصہ گھیرے رہتی ہیں اور ان سے بھوسی کی مانند اجسام جھڑتے رہتے ہیں۔

ان دونوں امراض میں اگر مریض کا بدن فضلات سے پُر ہو تو خون کا اخراج کریں اس کے بعد کئی بار مخرج سودا دوائیں پلائیں اور جب بدن فضلات و سودا سے پاک ہو جائے تو خارجی دوائیں اور طلاء جات استعمال کریں۔

طلباء برائے برص سیاہ:

خربق سفید و سیاہ، چونا مغسول باہم ملا کر پانی میں حل کر کے لگائیں۔

طلاء عمدہ مجرب برائے برص سیاہ مجرب:

گل لالہ و کرم ابیض کی جڑ (فاشرا) باریک کر کے سرکے میں حل کر کے لگائیں۔ یا یہ دوا لگائیں۔ کنیر کے پتے لے کر ۴۰۰ گرام تل کے تیل میں اسقدر پکائیں کہ تیل جل جائے پھر ان پتوں کو پیس لیں اور اس میں دوسرا تیل ڈال دیں اور اس میں ۲۱۰ گرام موم شامل کر کے پگھلالیں۔ پھر اس کے اوپر گندھک ۱۴۰ گرام ڈال کر ہمیشہ اسے دھوپ یا حمام میں برص کے مقام پر لگائیں۔

جذام

ابتداء میں اس کی علامات میں آواز بیٹھ جانا، سانس کی تنگی آنکھیں سفید ہو جانا، چہرہ سرخ ہونا، بال باریک ہونا اور جھڑنا وغیرہ ہیں۔ چنانچہ اس کے علاج کے لیے مناسب یہ ہے کہ ہر مہینے تھوڑا تھوڑا خون خارج کریں اور ہر ہفتے سودا کا مسہل دیں اور تمام ایام میں روزانہ غسل کرائیں۔ روغن بنفشہ، روغن کدو و روغن نیلوفر ناک میں ڈالیں اور انہیں بدن پر ملیں اور ہلکی لذیذ رطب اور سریع النفوذ غذائیں استعمال کرائیں تا کہ بدن میں فربہی و تازگی پیدا ہو اور تندرست و جوان جانور کا دودھ اور اس

سے تیار چیزیں استعمال کرائیں۔ دودھ، شکر سفید اور روغن بادام پلائیں۔ رقیق شراب پلائیں۔ آرام وسکون سے رکھیں اوراچھی نیند لانے کی کوشش کریں تا آنکہ فصد کا وقت آپہونچے۔

دوااس مرض میں ثانوی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ مریض انہیں تدابیر سے تندرست ہوجاتا ہے۔ خون کوغلیظ وگرم کرنے والی اور پیشاب لانے والی غذاؤں سے پرہیز کرائیں اور جب مرض شدید ہوجائے۔دست جاری ہوجائیں جوڑوں کی ہڈیاں تنگ ہوجائیں تواب یہ علاج کافی نہیں ہوتا۔

قدیم حکماء کا دعوی ہے کہ سانپ کا گوشت اورتریاق اس مرض میں مفید ہے لیکن ہمارااس سلسلے میں کوئی تجربہ نہیں۔البتہ اس دعوے پراعتماد کیا جاسکتا ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ...... نامی معجون بھی نافع ہےاور جب بدن پرزخم پڑجائیں اوران سے پیپ نکلنے لگےاور بدبواٹھنے لگےتو باسلیق اور گردن کی رگوں کی فصد کھولیں۔تاکہ مریض کا دم نہ گھٹے اور مریض کوایسے مرطوب ہوا والے شہر میں بھیج دیں جہاں زیادہ سردی ہونہ گرمی اور دودھ پابندی سے استعمال کرائیں کیونکہ اس سے مریض کی زندگی طویل ہوجاتی ہے۔

میں نے ابتداء میں کوڑھ کوفقط مسہلات کے استعمال سے ٹھیک کردیا ہے۔(رازی)

سوداوی امراض مثلاً جذام اورسرطان وغیرہ صرف ایک دوا سہال سے ٹھیک نہیں ہوتے بلکہ ان میں بار بارمسہل دینے کی ضرورت پیش آتی ہے۔(جالینوس)

مریض کومتواتر افتیمون و ماءالجبن سے اسہال کرائیں اورایک بار میں بہت زیادہ سودا کا اخراج نہ کریں بلکہ تھوڑاتھوڑا کئی بار میں خارج کریں۔سروتر غذائیں دیں۔حمام کی پابندی کرائیں۔محنت و ورزش اور بدن میں خشکی پیدا کرنے والی حرکات ترک کرادیں اور مرطب غذائیں و تدابیر اختیار کریں۔تاکہ مریض کا خون بلغمی ہوجائے کیونکہ یہی خون اس مریض کے لیے شفا ہے۔(رازی)

علامات:

پورے بدن میں حرارت محسوس ہوتی ہے اس کے بعد............ ہے اور چند مقامات پرجلد سیاہ ہوجاتی ہے۔ جب مرض مستحکم ہوجاتا ہے تو پورابدن ایک زخم بن جاتا ہے بال گرجاتے ہیں۔آواز بیٹھ جاتی ہےاور پیٹ چلنے لگتا ہے۔

علاج:

ابتداء مرض میں فصد کریں اور سودا کا اخراج کریں۔ اس کے بعد سانپ، نمکین پانی و سویا میں پکا کر کھلائیں۔ ہم نے ایک مریض کا اس طرح علاج کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

تمام خشک دوائیں جذام پیدا کرتی ہیں کیونکہ خشک خون سودا میں تبدیل ہونے کے لیے تیار رہتا ہے مثلاً مسور وغیرہ۔ اس لیے جذام اور اس جیسے مریضوں کے لیے تر غذائیں ہونا ضروری ہے اور روفس کا قول دودھ کے بارے میں صحیح ہے۔

اس کی ابتدائی علامت یہ ہے کہ بدن ممتلی ہوتا ہے اس میں بھاری پن پایا جاتا ہے۔ سینے کی رگیں بکثرت موٹی ہوتی ہیں اور ابھر جاتی ہیں۔ اس کے بعد آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اس کے بعد سانس گھٹ کر مریض کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خون بہت زیادہ گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں آب کرم کلہ نہایت مفید ہے۔ (یہودی)

کوڑھ سب سے بُرا مرض ہے۔ (اہرن)

تب تو اس کا علاج دودھ سے کرنا بہتر ہے۔ (رازی)

یہ مرض متعدی ہوتا ہے لہذا اس کے مریض سے دور رہنا چاہیے اور سرد ممالک موافق ہوتے ہیں۔ (یوبس)

کوڑھی کے غیر کوڑھی اولاد پیدا ہوتی ہے جو بلوغ کے بعد کوڑھی ہو جاتی ہے۔ (اختصارات)

رگوں میں بکثرت سودا کی پیدائش کا سبب یہ ہوتا ہے کہ جگر بہت زیادہ گرم ہو جاتا ہے۔ یا تلی کمزور ہو جاتی ہے اور سودا کو جذب نہیں کر پاتی۔ یا غذائیں سوداوی ہوتی ہیں۔ (اغلوقن)

اہل اسکندریہ میں اس مرض کی کثرت کی وجہ یہ ہے کہ وہ سیپ، مسور، نمکین غذائیں اور عصیدہ [ایک قسم کی غذا] زیادہ استعمال کرتے ہیں اور گدھے کا گوشت بھی کھاتے ہیں جس سے سودا پیدا ہوتا ہے اور چونکہ وہ گرم ملک میں ہیں، اس لیے سودا جلد کی جانب چلا جاتا ہے۔

اس مرض کی ابتدائی علامت یہ ہے کہ آنکھ کی سفیدی کا رنگ سیاہ، کوڑی کی طرح ہو جاتا ہے۔ جس کا سبب رطوبت کی کمی ہوتی ہے اور سانس کی تنگی کا سبب اعضاء کی یبوست ہوتی ہے۔ عضو مخصوص میں انتشار زیادہ اور انزال کم ہوتا ہے۔ چنانچہ جب یہ علامات ظاہر ہو جائیں تو علاج میں تاخیر نہ

کریں۔ کیونکہ یہ مرض تیزی سے بڑھتا ہے لہذا تکان، بے خوابی اور جماع سے بچائیں۔ مرطب غذائیں اور مخلوط شراب دیں۔ شیریں پانی سے حمام کی پابندی کرائیں۔ لیکن ان سب سے پہلے جہاں تک ممکن ہو وریدِ اکحل سے خون خارج کریں بطور خاص جب مریض کا رنگ شدید سیاہ ہو۔ جوشاندۂ افتیمون پلائیں۔ بدن میں تراوٹ پیدا کریں۔ خوشبو سنگھائیں اور آبزن کے بعد بدن پر تیل لگائیں۔ اس علاج سے میں نے ایسے مریضوں کو ٹھیک کیا ہے جن کے ناخن پھٹ گئے تھے اور جلد گرنے لگی تھی اور میں نے سانپ سے علاج کا بھی تجربہ کیا ہے تو اس میں شروع میں کچھ دن جلد خراب ہوگئی اس کے بعد ورم و زخم پیدا ہو کر پرانی جلد اتر گئی اور نئی اچھی جلد ظاہر ہوگئی اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ سانپ کے پیٹ سے ہر چیز چربی کے سوا نکال دیں اور پتہ بھی نکال دیں کیونکہ وہ بہت تیز ہوتا ہے۔ اس کے بعد سانپ کے دونوں سرے کاٹ کر نمک، سویا اور تھوڑے سے خولنجان کے ساتھ پکا کر شوربا پلائیں اور گوشت کھلائیں۔ (کندی — رسالہ جذام)

یہ بات غور کرنے کی ہے کہ کیا وجہ ہے کہ یہ زہر کوڑھ ٹھیک کر دیتا ہے۔

جذام کی ایک اور قسم بھی ہے جو شہر کی برودت و سردی اور خون کی غلظت سے پیدا ہوتی ہے اور یہ ان لوگوں میں تیزی سے پیدا ہوتی ہے جن کا خون گاڑھا ہوتا ہے۔ لہذا اس سے بچنا مناسب ہے۔ جذام کی ابتداء میں خراب مسامات ظاہر ہوتے ہیں اس کے بعد چہرہ اور اعضا سکڑنے لگتے ہیں، بال جھڑ جاتے ہیں۔ سانس اور پسینے میں بدبو آنے لگتی ہے اور آواز بیٹھ جاتی ہے۔

جو جذام خلط سودا سے پیدا ہوتا ہے اس کا علاج سب سے آسان جب کہ صفرا سے پیدا شدہ جذام کا علاج سب سے مشکل ہوتا ہے۔ یہ سب سے بُرا جذام ہوتا ہے اور اسی میں سب سے زیادہ اعضاء گرتے ہیں لیکن یہ اسہال کو قبول کرتا ہے اور اس کا علاج ممکن ہے نیز اس کا علاج اس سوداوی جذام سے زیادہ آسان ہوتا ہے جس کا سبب خون ہے۔ (رازی)

حکماء قدیم کا مجوزہ سعوط:

روغن حبۃ الخضراء، روغن بنولہ، تل (چھلکے سمیت) کا تیل ہموزن، زراوند طویل ۲/۱ گرام۔ یہ تیل ایک ہفتہ تک ناک میں ڈالیں۔ آنکھ میں اثمد لگائیں اور سر پر روغن بنفشہ ڈالیں۔

ابو جریج کہتے ہیں کہ حمام میں مریض کے قدم کے تلوے پر شحم حنظل خوب زور سے رگڑنے سے

بکثرت قے واسہال آتے ہیں اور مرض دور ہو جاتا ہے۔

جذام خالص سودا یا سوداوی اخلاط سے پیدا ہوتا ہے اور اس کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ یہ بالکل صحیح خالص سودا سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ دونوں حدود کے درمیان صفراوی اختراقات سے پیدا ہوتا ہے اور یہ قسم سب سے بُری ہوتی ہے کیونکہ اس میں اعضا گر جاتے ہیں اور ان دونوں سوداوی اقسام کی پیدائش کا سبب سوداوی غذاؤں کے استعمال کی کثرت ہوتی ہے جس سے خون میں تلچھٹ بن جاتی ہے۔ پھر جب ان فضلات کی کثرت ہو جاتی ہے اور طبیعت انہیں کمزور اعضا کی طرف دھکیلنے پر قادر ہوتی ہے تو اس سے سقیروس، سرطان، گلٹیاں، سیاہ چھیپ، داد اور تمام اقسام کے سوداوی زخم پیدا ہو جاتے ہیں اور اگر طبیعت ان کی کثرت و کیفیت کی خرابی کی بنا پر ان کے دفعیہ پر قادر نہیں ہوتی تو یہ فضلات تمام بدن میں پھیل جاتے ہیں اور اس سے جذام پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج:

اس کا علاج یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں، پیروں، پیشانی، کانوں کے پیچھے اور گردن کی رگوں کی یکے بعد دیگرے فصد کھولیں۔ ہمیشہ خالی پیٹ حمام کرائیں تاکہ خون پتلا ہو جائے۔ مرطب روغن عورتوں کے دودھ میں ملا کر بدن پر لگائیں اور اسے ناک میں ٹپکائیں اور اس درمیان گولیوں، چھوٹے بڑے جوشاندوں اور تمام اقسام کے مسہلات اور ایارجات سے سودا کا اخراج کریں اور اس دوران روغن بادام و روغن کنجد (تل کا تیل)، مخلوط شراب یا انگور کا شیرہ پلانے کے بعد پلائیں۔ جب سودا کا پوری طرح استفراغ ہو جائے تو مستقل طور پر تریاق افاعی کھلائیں کیونکہ فاضل جالینوس نے بیان کیا ہے کہ اس نے ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے جس کے شراب میں ایک سانپ گر گیا تھا جب اس نے اسے پیا تو اس کے بعد بدن پر ورم پیدا ہو کر اس کی ظاہری جلد چھلکے کے مانند اترتی ہے مریض کو ایسی آب و ہوا کی ضرورت ہوتی ہے جو گرم اور مرطوب ہو اور طبیب و مریض کو علاج میں صبر کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ بعض اوقات علاج کا کوئی فائدہ ظاہر نہیں ہوتا اس کے بعد دفعتاً مریض ٹھیک ہو جاتا ہے اس سلسلے میں سانپ کا گوشت اور تریاق افاعی نامی دوا نہایت مفید ہے۔

غذاؤں میں اگر مریض بکری کے دودھ پر اکتفا کر سکے تو یہ اس کے لیے سب سے مفید چیز ہے

اور اگر یہ میسر نہ ہو تو ف اسے صاف روٹی سے کھائے اور اگر مریض صرف گوشت کھاتا ہو تو ایک سالہ دودھ پیتے اونٹ کے بچے کا اسفید باج کھلائیں اور شراب میں زیادہ پانی ملا کر پلائیں۔ (ثابت)

بقول جالینوس سانپ سے علاج کا طریقہ یہ ہے کہ ایسے سانپ لیں جو سفیدی مائل ہوں، پانی کے قریب کے مقامات اور سمندر کے قریب گڈھوں میں نہ رہتے ہوں۔ کیونکہ جو سانپ سمندر کے قریب رہتے ہیں ان کا گوشت نمکین ہو جاتا ہے جس کے استعمال سے ایسی پیاس لگتی ہے جو بجھتی ہی نہیں جب تک غسل نہ کر لیا جائے اور کبھی سانپ بذات خود کمزور ہوتا ہے جس کا گوشت فائدہ نہیں دیتا۔

بہر حال مطلوبہ خصوصیت کا سانپ پکڑ کر شکار کرتے ہی اس کا سر اور پونچھ چار انگل کی برابر کاٹ دیں کیونکہ دیر کرنے سے سانپ خراب ہو جاتا ہے اور اس کا فائدہ ظاہر نہیں ہوتا اور اگر اسے کاٹتے وقت خون نہ نکلے اور نہ وہ تڑپے تو اسے استعمال نہ کریں۔ پھر سانپ کی کھال اتار لیں اور پیٹ چیر کر آلائش نکال دیں اور نمکین پانی سے خوب اچھی طرح دھو دیں اور اس کے بعد اس کے ٹکڑے کر کے پانی میں سویا، تل کا تیل، تھوڑا سا چنا اور پیاز ڈال کر اسقدر جوش دیں کہ سانپ گل جائے اور اگر اس میں ایک چوزہ بھی ڈال دیں تو اس کا مزہ ہلکا ہو جاتا ہے۔ پھر ایک میدہ کی روٹی پر یہ شوربا لگا کر مریض کو بتائے بغیر کھلائیں۔ پھر اگر مریض کو چکر آ کر وہ گر جائے اور پورا بدن پھول جائے تو یہ کافی ہے ورنہ دوبارہ اس وقت تک کھلائیں کہ مریض چکرا کر گر جائے اور اس کا بدن پھول جائے۔ عام حالات میں مریض کی عقل گم ہو جاتی ہے پھر دوبارہ واپس آ جاتی ہے۔ اس کے اثر سے مریض کی کھال سانپ کی کینچلی کی طرح اتر جاتی ہے اور وہ پوری طرح پر ٹھیک ہو جاتا ہے۔

سانپ کا گوشت بدن سے جلد و مسامات کے راستے فضلات خارج کرتا ہے۔ اسی لیے بُرے کیموس والے لوگوں میں یہ بکثرت جوں پیدا کرتا ہے۔ اسی لیے مریض کو اسے استعمال کرانے سے قبل سودا سے پوری طرح بدن کا تنقیہ کرنا ضروری ہے جس کا طریقہ فصد و مسہلات سوداوی دواؤں کا استعمال ہے۔ وہ دوا جو سانپ کے گوشت کے قائم مقام ہے اس کا نسخہ درج ذیل ہے۔

نسخہ:

ہلیلہ سیاہ، چیتہ لکڑی ہر ایک ۳۵ گرام، سیاہ مرچ ۱۸ گرام، بچھناک ۹ گرام گائے کے دودھ میں چرب کر کے شہد میں معجون بنائیں اور بدن کے تنقیہ کے بعد ۵،۴۔ ۷ گرام تک استعمال کرائیں اور اگر اس کے ساتھ ہموزن دواء المسک بھی استعمال کرائیں تو پھر کوئی اندیشہ نہیں کیونکہ یہ بچھناک کا تریاق ہو جائے گی۔ اس دوا سے بھی بدن کی کھال اتر جاتی ہے اور اچھی کھال نکل آتی ہے۔

کبھی جذام کے مریض کے تمام بدن مثلاً تالو، سر کا اگلا پچھلا حصہ، حلق کی جڑ کنپٹی، گدی، بدن و پاؤں کے جوڑ اور تمام بدن پر داغ لگایا جاتا ہے جو کہ کتاب اُلکی میں مذکور ہے۔

چوتھا باب

صداع (دردسر)

دردسر کی اقسام

دردسر کبھی تیز بخاروں مثلاً حمی غب، حمی محرقہ بلا ورم دماغ وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ حرارت کی زیادتی کے وقت بڑھ جاتا ہے اور بخار اترنے کے وقت کم ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج بخار ہی کا علاج ہے۔ (رازی)

کبھی یہ دماغ اور اس کی جھلیوں کے ورم سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ مستقل درد رہتا ہے اور بخار تیز ہونے سے پہلے دردسر تیز ہو جاتا ہے۔ آنکھیں شدید سرخ اور گردن کی رگیں ابھری ہوئی ہوتی ہیں، مریض ہذیان میں مبتلا ہوتا ہے۔ اس کا علاج، سرسام گرم کی مانند ہے جسے ہم آگے بیان کریں گے۔ یہ بخاروں کے آخر میں بحران کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ یہ بخار کے چند روز گزرنے کے بعد پیدا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ متلی، جی الٹنا اور دوران سر پایا جاتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر متلی زیادہ ہو تو سکنجبین و گرم پانی سے قے لانے میں مدد دیں۔ یا شافہ رکھیں اور اگر پیٹ میں خشکی یا اینٹھن ہو تو نرم حقنہ کریں اور اس حالت میں سر پر کوئی دوا نہ لگائیں۔

کبھی بغیر بخار کے سر درد پیدا ہو جاتا ہے مثلاً بہت تیز و خالص شراب پینے سے جس کی علامت یہ ہے کہ یہ گردن سے اٹھتا ہے اس کے ساتھ سر میں بھاری پن پایا جاتا ہے، اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو دیر تک سلائیں اس کے بعد حمام میں لے جائیں اور مسور، گرم کلہ یا چوزے کا گوشت، آب انگور خام میں پکا کر کھلائیں۔ کافور، گلاب، روغن بنفشہ و روغن نیلوفر سنگھائیں۔ تلوؤں کی مالش کریں۔ اس کے بعد دوبارہ لمبی نیند کے بعد حمام کرائیں۔ اگر اس کے بعد کچھ دردسر باقی

رہے تو شراب میں بہت سا پانی ملا کر پلائیں۔

سر میں چوٹ لگنے سے جو درد سر ہوتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ ورید قیفال کی فصد کھولیں۔ اس کے بعد سر پر سرد پانی ڈالیں۔ پھر سر پر آس کے پتوں، رامک، اقاقیا اور آب بہی کا ضماد کریں۔ سرد خوشبوئیں سونگھائیں۔ مرغی یا بکری کے ایک یا دو سالہ بچے کا بھیجا کھلائیں اور ایسی گرم چیزوں سے پرہیز کرائیں جن کے بخارات اوپر چڑھتے ہیں اور خطمی، لون پاپڑی اور سرخ شکر یا صابون کے شافے سے اجابت میں نرمی پیدا کریں، یا آب چقندر، آبکامہ و روغن بنفشہ کا حقنہ کریں۔

چوٹ کی وجہ سے ہونے والے درد سر کے لیے ضماد کا نسخہ:

آس کا پانی، سرد کا پانی، ابہل کا پانی، عرق بید سادہ، شربت کندر، روغن گل، روغن سوسن و گلاب خشک جوش دیکر سر پر ضماد کریں۔

اگر ممکن ہو اور عمر، موسم اور مریض کی طاقت موافق ہو تو قیفال کی فصد کریں یا گدی پر پچھنہ لگائیں۔ اس کے بعد خیار شنبر و عناب اور ان جیسی دواؤں سے تلیین کریں اور آب آس و آب سرو اور بید کوٹ کر اس سے نکلے ہوئے عرق سے سنکائی کریں۔ اس میں تھوڑا سا روغن سوسن، ناخونہ، مرکی، چرائتہ شیریں، سویا و گل ارمنی شامل کر دیں پھر سنکائی کریں اور مریض کے سونے سے پہلے لاتی مٹی ۳،۵ گرام، پھٹکری ایک گرام و مرکی ۱۲، ۱ گرام نیم گرم پانی سے پلائیں اور اگر حرارت تیز اور رخسار سرخ ہو جائیں تو آب کا کنج و عرق مکو ہر ایک ۱۰۵ گرام، خیار شنبر ۱۸ گرام جوش دے کر چھان کر اس میں ایلوا، ریوند اور زعفران شامل کر کے صبح کو چند دنوں تک پلائیں انشاء اللہ اس سے مرض دور ہو جائے گا۔

(ابن ماسویہ)

کبھی سر کا امتلا اس کا سبب ہوتا ہے۔ اس کا علاج سرد خوشبوئیں مثلاً کافور، عرقِ گلاب، روغن بنفشہ، روغن صندل و روغن کافور سنگھانا ہے۔ کبھی مشک یا گرم خوشبوئیں سونگھنے سے سر درد پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کا علاج فصد کے بعد سر پر سرد پانی ڈالنا اور سرد خوشبوئیں سنگھانا ہے۔ کبھی اس کا سبب خون میں صفرا کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ بدن خشک ہوتا ہے، نبض سریع و تیز ہوتی ہے، پیاس کی شدت ہوتی ہے، نتھنے خشک ہوتے ہیں اور بے خوابی ہوتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ آب آلو بخار

یا شربت گلاب سے تلیین کریں۔اس کے بعد سر پر سرد پانی ڈالیں اور شراب کا سرکہ عرق گلاب، روغن گل، روغن بنفشہ روغن کدو و روغن بادام سر پر ڈالیں اور ناک میں بھی ڈالیں۔سرد غذائیں مثلاً کدو، انگور خام، خرفہ اور خس اور ان سے تیار شدہ غذائیں کھلائیں اور لعاب اسپغول اور آب انار ترش پلائیں۔

کبھی اس کا سبب غلبۂ خون ہوتا ہے۔اس کی علامت یہ ہے کہ آنکھیں اور چہرہ سرخ ہوتے ہیں، سر اور تمام بدن بھاری ہوتا ہے۔نیند زیادہ آتی ہے۔اس کا علاج یہ ہے کہ ورید قیفال کی فصد کھولیں اس کے بعد وہ تمام تدابیر اختیار کریں جن کا تذکرہ ہم نے صداع بہ سبب صفرا میں کیا ہے۔اس دردسر میں بطور خاص رب انار و آب انگور خام وعناب کی غذائیں مفید ہوتی ہیں۔

سر کے غلیظ بخارات بھی اس کا سبب ہوتے ہیں جس کی علامت یہ ہے کہ آنکھوں کی جڑوں میں تناؤ ہوتا ہے اور بغیر بھاری پن کے شدید درد اور کنپٹیوں پر ٹیس محسوس ہوتی ہے۔اس کا علاج یہ ہے کہ ایلوا کے خیساندے اور حب ایارج کے ذریعہ تلیین کریں۔اس کے بعد بابونہ، پودینہ اور مرزنجوش کے جوشاندے سے کئی بار بھپارہ دلائیں اس کے بعد حمام کرائیں۔

کبھی سوداوی یا بلغمی اخلاط کی سر میں موجودگی سے دردسر پیدا ہوتا ہے۔اس کی علامت یہ ہے کہ چہرہ اور سر میں حرارت کی زیادتی کے بغیر شدید درد ہوتا ہے۔اس کے ساتھ نہ رنگ میں سرخی ہوتی ہے اور نہ ہی رگیں ابھری ہوئی ہوتی ہیں اور یہ مزمن ہوتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ حب قوقایا اور ایارج روفس سے اسہال کرائیں۔ پودینہ و مرزنجوش کے جوشاندے سے بھپارہ دلائیں، سداب، جند بیدستر مرزنجوش اور تلسی سنگھائیں۔کندش، جند بیدستر اور سیاہ مرچ سنگھا کر چھینکیں لائیں اور سکنجبین ورائی سے غرغرہ کرائیں۔

پورے سر کا دائمی درد جس کا نام صداع بیضہ ہے وہ بھی اسی جنس سے ہے اور اس کا علاج بھی اسی طرح ہے چنانچہ اگر اخلاط کی کثرت سبب ہو تو فصد کے ذریعہ خون کا اخراج کریں یا مسہل کے ذریعہ اخلاط کا تنقیہ کریں۔کبھی اس کا سبب بغیر بخار کے فم معدہ پر صفرا کا انصباب ہوتا ہے۔اس کی علامت متلی ہونا ہے جو قے ہونے کے بعد ختم ہوجاتی ہے۔اس کا علاج یہ ہے کہ سکنجبین میں بہت سا گرم پانی پلا کر بار بار قے کرائیں تا کہ متلی بند ہوجائے۔اس کے بعد سیب، بہی اور آب انگور

خام سے تیار شدہ غذائیں استعمال کرائیں۔

جماع بھی سر درد کا باعث ہوتا ہے۔اس کا علاج یہ ہے کہ سرد پانی سے غسل کرائیں۔روغن بنفشہ ناک میں ڈال کر سلائیں۔مرغی کے چوزے اور بیضہ نیم برشت کی زردی کھلائیں اور باب الجماع میں مذکور گرد ے گرم کرنے والے حقنے کریں۔

کبھی معدے کی کمزوری اور اس کی ذکاوت حس اس کا سبب ہوتی ہے۔اس کی علامت یہ ہے کہ یہ صبح کو اور بھوک کے وقت ظاہر ہوتا ہے اور تھوڑی سی چیز کھالینے سے ختم ہو جاتا ہے۔اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو صبح کے وقت ستو میں شکر ملا کر دیں اور قابض پھل مثلاً سیب، بہی، انار ترش کھلائیں اور آب انگور خام یا آب انار ترش یا سر کے میں تیار شدہ کھانا کھلائیں۔

گرم دردسر میں خطمی پیس کر سر پر لیپ کریں یا اسپغول سر کے میں حل کر کے لیپ کریں اور اگر یہ شدید ہو جائے تو افیون و کافور ہموزن لے کر روغن بید مشک میں حل کر کے کان و ناک میں ٹپکائیں اور اگر سر درد بہت تیز ہو جائے تو جند بیدستر و فرفیون ہر ایک ۲۵۰ ملی گرام کو روغن چمیلی میں حل کر کے ناک و کان میں ٹپکائیں اور صداع حار میں تخم خس، شیاف مامیثا، صندل سفید و سرخ، گلاب، چھالیہ اور افیون، سرکہ و روغن گل میں پیس کر پیشانی پر ضماد کریں اور اس پر سرکہ و روغن گل میں کپڑا تر کر کے رکھ دیں اور جب وہ گرم ہو جائے تو اسے دوبارہ تر کر لیں۔

صداع بارد میں جند بیدستر، فرفیون، سیاہ مرچ، رائی اور پرانی فیون کا پیشانی پر طلاء کریں اور جب سر درد ایک ہفتہ سے تجاوز کر جائے تو حمام کرائیں اور بابونہ، مرزنجوش، درمنہ ترکی اور تلسی کا جوشاندہ سر پر دھاریں اور اگر سر درد کافی پرانا اور شدید ہو جائے اور بینائی جانے کا اندیشہ ہو تو بینائی چلی جانے سے پہلے ہی دونوں کنپٹی کی شریانیں کاٹ دیں۔

سر درد کی تمام اقسام میں اجابت میں نرمی پیدا کرنا اور سر کی جانب صعود کرنے والی چیزوں سے بچنا اور کھانا کھا کر عشا کے بعد سو جانا ہمیشہ نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔

نطول برائے صداع حار:

لال ساگ، گلاب، جَو، گلِ نیلوفر، بابونہ، بنفشہ، پوست و تخم خشخاش ہر ایک ۱۴ گرام شیریں پانی میں جوش دے کر سر پر دھاریں۔

بے خوابی کے لیے آب سدا بہار، آب بارتنگ، عرق بید مشک عرقِ مکو، آب خرفہ، آب لال ساک وآبِ دھنیا سبز میں سے سبھی یا کچھ لے کر چھان لیں اور اس میں آبیات کی چوتھائی مقدار عرق گلاب شامل کرلیں اور اس میں کتاں کا ایک کپڑا بھگو کر تالو اور پیشانی پر رکھیں۔

صداع مع نزلۂ حار کے باعث بے خوابی کے لیے نطول:

سرکۂ شراب، عرقِ گلاب، آبِ انگور خام، آبِ آس، آبِ بارتنگ، آب حرفہ، آب لال ساگ اور آب پوست کدو ہموزن لے کر سر پر دھاریں۔

صداع بارد کے باعث بے خوابی کے لیے نطول:

بابونہ وناخونہ ہر ایک ۱۸ گرام، مرزنجوش، درمنہ اور سویا ہر ایک ۱۰،۵ گرام کو پانی میں جوش دے کر سر پر نطول کریں۔

ضماد برائے صداع:

تخم بابونہ، ناخونہ ہر ایک ۱۸ گرام، سویا، درمنہ غار کے پتے اور مرزنجوش ہر ایک سات گرام کو آب املتاس وروغن خیری میں گوندھ کر سر پر لیپ کریں۔

دردِ سر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ قسم جو سر کے علاوہ کسی دوسرے عضو کی شرکت کے ساتھ ہوتی ہے۔ دوسری قسم وہ ہے جو صرف سر میں ہوتی ہے۔ پہلی قسم کی دو انواع ہیں ایک وہ جو بطور بحران ہوتا ہے۔ دوسرے وہ جو بغیر بحران کے ہوتا ہے۔ بحرانی دردِ سر کی مثال وہ دردِ سر ہے جو بعض امراض میں قے ہونے سے پہلے ظاہر ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ دردِ سر کے بیچ میں تالو کے مقام پر ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ تقلب معدہ اور نچلے ہونٹ کا ہلنا قے کی دلیل ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جو دوسرے عضو کی مشارکت کے ساتھ بحران کے بغیر واقع ہوتی ہے۔ مثلاً وہ دردِ سر جس کا سبب معدہ، گردے اور بدن کے تمام اعضاء ہوتے ہیں۔ (ابن ماسویہ)

معدہ کی شرکت کی وجہ سے لاحق ہونے والے دردِ سر کی متعدد اقسام ہیں۔ چنانچہ کبھی اس کا سبب بلغم یا صفراء یا سودا یا ورم ہوتا ہے جس میں سر سے نیچے اترنے والی عصب سے اتصال کی وجہ سے سر میں درد ہوتا ہے یا معدہ میں غلیظ ریاح ہوتی ہے جو سر کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ کبھی معدہ کی رگوں

میں خون کی زیادتی کی بناء پر معدہ میں درد کی وجہ سے سر میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ رگیں دماغ سے اترنے والی عصب کے ساتھ اوپر چڑھتی ہیں اور جب معدہ کی شرکت سے دردسر ہوتا ہے تو وہ سر کے وسط میں تالو کے مقام پر ہوتا ہے۔

گردوں کی شرکت سے جو دردسر ہوتا ہے وہ مہروں، سر کے نچلے اور پچھلے حصہ میں ہوتا ہے، کبھی پنڈلی اور قدم پر چیونٹی رینگتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ یہ درد پنڈلی باندھنے اور اس پر گرم پانی ڈالنے سے کم ہو جاتا ہے۔ تمام بدن کی مشارکت سے پیدا شدہ دردسر کی علامت یہ ہے کہ بدن میں امتلاء اور بھاری پن پایا جاتا ہے۔ جس سے تمام بدن سے سر کی طرف بخارات اٹھتے ہیں اور بعض اعضاء کی مشارکت سے ہونے والے دردسر کی علامت یہ ہے کہ یہ کبھی ہلکا ہو جاتا ہے اور کبھی تیز ہو جاتا ہے اور خاص سر کا درد دائمی ہوتا ہے اور یہ مرہ صفراء، خون، بلغم، مرہ سودا یا ورم کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

مرہ صفرا کی وجہ سے پیدا ہونے والے دردسر کی علامت یہ ہے کہ مریض کے سر میں حرارت اور نتھنوں میں خشکی محسوس ہوتی ہے۔ بے خوابی سر میں بھاری پن کے بغیر پائی جاتی ہے۔ زبان خشک، پیاس کا غلبہ اور نبض سریع متواتر ہوتی ہے۔ اکثر یہ نوجوانوں، صفراوی مزاج والوں اور دن کے دوسرے پہر میں ظاہر ہوتا ہے اور گرم و خشک غذائیں اور پرانی شراب استعمال کرنے سے درد شدید ہو جاتا ہے۔

خون سے پیدا شدہ دردسر کی علامت یہ ہے کہ سر و پیشانی گرم ہوتے ہیں۔ آنکھیں و چہرہ سرخ و بھاری ہوتے ہیں۔ کنپٹی و گردن کی رگیں ابھری ہوئی ہوتی ہیں اور چہرہ پھولا ہوا ہوتا ہے۔ نبض، طول، عرض اور شہوق میں عظیم ہوتی ہے۔ یہ درد عام طور پر موسمِ ربیع میں اور دن چڑھتے وقت شدت اختیار کرتا ہے اور بکثرت خون پیدا کرنے والی غذاؤں مثلاً مرغی کے چوزے، انڈے اور شیریں چیزیں کھانے سے بڑھ جاتا ہے۔

بلغم کی وجہ سے لاحق ہونے والے دردسر کی علامت یہ ہے کہ مریض اونگھتا رہتا ہے آنکھوں اور چہرے میں سرخی کے بغیر بھاری پن پایا جاتا ہے۔ ناک اور منہ خشک نہیں ہوتے۔ نبض سست اور نرم ہوتی ہے۔ یہ عام طور سے موسم سرما، سرد اوقات اور رات میں ظاہر ہوتا ہے اور گرم موسم اور گرم اشیا کھانے و پینے کے وقت ختم ہو جاتا ہے۔

مرہ سودا سے پیدا ہونے والے دردِ سر کی علامت بھاری پن، بے خوابی اور سوداوی غذاؤں مثلاً گائے کا گوشت، جڑیں، مسور، کرم کلّہ پنیر اور نمکین مچھلی وغیرہ کا استعمال ہے۔ مریض کا رنگ سیاہی مائل اور پیٹ خشک ہوتا ہے۔ نبض باریک سست وضعیف ہوتی ہے اور سانس گہرا ہوتا ہے۔ عموماً یہ موسم خریف میں دن کے آخری حصہ میں ظاہر ہوتا ہے اور سودا کی غلظت، گاڑھے پن اور طبیعت میں خشکی کی بنا پر یہ دیر میں علاج قبول کرتا ہے۔

ریاح سے پیدا شدہ دردِ سر کی علامت یہ ہے کہ مریض کو سر میں ریاح محسوس ہوتی ہے اور درد ایک سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا ہے، ایک جگہ قائم نہیں رہتا۔ مریض کو تناؤ کے ساتھ سر میں کوئی اونچی چیز محسوس ہوتی ہے۔ اور گرم چیزیں سونگھنے سے لذت محسوس ہوتی ہے۔

سر میں ورم کے سبب سے دردِ سر کی علامت یہ ہے کہ مریض کے سر میں ایسا شدید درد ہوتا ہے کہ اس کو ہتھوڑا لگتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ آنکھوں کی جڑوں میں درد ہوتا ہے۔ کیونکہ دونوں دماغ کی جھلیوں پر ایک دوسرے سے ملتی ہیں۔ اس کے بعد عقل بگڑ جاتی ہے اور تیز بخار آ جاتا ہے۔ مریض سر میں ٹھہرا ہوا بھاری پن و بوجھ محسوس کرتا ہے۔ نبض منشاری ہوتی ہے۔ آنکھیں ابھر جاتی ہیں اور ان کی رگیں سرخ ہو جاتی ہیں۔

جماع کے بعد پیدا ہونے والے دردِ سر کا سبب وہ بخارات ہوتے ہیں جو سر میں جمع ہو جاتے ہیں جن کا سبب خون کی رطوبت، بدن میں فضلات کی کثرت یا دماغ کا ضعف ہوتا ہے۔ یہ دردِ سر اعضاء کی مشارکت سے کم ہی پیدا ہوتا ہے۔

علاج:

اگر معدہ میں بلغم کی موجودگی دردِ سر کا سبب ہو تو ۲۸۰ ملی لیٹر پانی میں سویا اور نمک جوش دے کر پلائیں اس کے بعد سکنجبین عسلی پلا کر قے کرائیں۔ قے کرانے کے ایک یا دو دن کے بعد ۵ گرام ایارج فیقرا کھلائیں۔ اگر اس علاج سے درد دور نہ ہو تو اگر موسم اجازت دے تو حب اسطمخیقون کھلائیں۔ اگر اب بھی درد نہ جائے تو ایلوہ کا خیساندہ دیں۔ اس کو بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک لیٹر ۶۰۰ ملی لیٹر پانی اس قدر پکائیں کہ نصف رہ جائے پھر عمدہ ایلوا ے گرام اس پانی میں شامل کر دیں پھر اسے ایک شیشہ کے برتن میں رکھ دیں پھر اس میں سے ۱۰۵ ملی لیٹر لے کر نیم گرم کر لیں اور اس میں تازہ روغن ارنڈ

۱۰ گرام کے بقدر شامل کر کے نہار منہ پلائیں۔ اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو ایارج ارکاغانیس ۱۴ گرام دیں یا افتیمون ۱۰ گرام، کشمش یا مویز منقّٰی ۲۴ گرام کو ۲۸۰ ملی لیٹر پانی میں ایک دن و رات کے لیے بھگو دیں پھر اسے مل چھان کر اس میں ایارج اور ۳ گرام کھانے کا نمک ملا کر خالی پیٹ پلائیں اور حب ایارج، انقرویا اور تریاق کبیر ہمراہ عرق زیرہ برابر استعمال کرائیں۔

درد سر بوجہ امتلاء کا علاج یہ ہے کہ ورید اکحل کی فصد کھولیں اور افتیمون و غاریقون کے جوشاندے میں ۳ گرام فیقرا شامل کر کے پلائیں اس کے بعد حب اسطمخیقون دیں۔ غذا میں مرغی اور بکری کے ایک سالہ بچے کا گوشت دیں۔

بدن کے تنقیہ کے بعد اگر بدن میں فضلہ رہ گیا ہو تو سکنجبین وفیقرا سے غرغرہ وسعوط کرائیں اور فصد کریں۔ پیروں و پنڈلیوں کی مشارکت درد کا سبب ہو تو اگر خون کا غلبہ ہو تو دونوں پیروں کی ورید صافن کی فصد کریں اور اگر رگ ظاہر نہ ہو تو پنڈلیوں پر پچھنہ لگائیں۔ اس کے بعد غاریقون وافتیمون کا جوشاندہ پلائیں اس کے بعد حب اسطمخیقون استعمال کرائیں اور اگر خون کا فساد مرض کا سبب ہو تو پنڈلیوں پر پچھنے کی پابندی کرائیں اور اس پر بابونہ، ناخونہ و بنفشہ کا جوشاندہ کی دھار دیں اور پنڈلیاں اوپر سے نیچے کی طرف خوب کس کر باندھ دیں اور پاؤں کے تلوؤں کی نمک و روغن خیری زرد سے مالش کریں۔

اگر درد سر کا سبب معدے میں صفراء کا انصباب ہو تو تازہ مچھلی یا آلو بخارا کا رب کھلانے کے بعد چوکا کی جڑ کے جوشاندے اور سکنجبین عسلی پلائیں یا سادہ جوشاندے میں شاہترہ، مویز منقی، خیار شنبر املی، عناب، ہلیلہ وسقمونیا اور نشاستہ گندم بھگو کر پلائیں اور اس کے اوپر چوزہ کا گوشت بالخصوص آب آلو بخارا، آب انگور خام یا آب انار کے ساتھ کھلائیں اور بیرونی طور پر معدے پر آب آس، عرق گلاب و کافور رکھیں اور روغن نیلوفر، روغن کدو شیریں، روغن گل و روغن بنفشہ ناک میں ڈالیں۔ رب ریباس سادہ، رب انگور خام سادہ، رب انار ترش اور سکنجبین شکری سادہ استعمال کرائیں۔

معدے میں مرہ سودا کی موجودگی سبب ہو تو سرخ لوبیا کا پانی ۵۲ گرام، سویا ۷ گرام، تخم بھوا ۷ گرام اور پودینہ ۵۲ گرام ۱۲۰۰ ملی لیٹر پانی میں اسقدر جوش دیں کہ ۱۴۰ گرام رہ جائے پھر اسے چھان لیں۔ پھر کھانا کھلا کر سکنجبین میں ایک دن و رات تک بھیگی ہوئی مولی کھلائیں اس کے اوپر مولی سے بچی

ہوئی سکنجبین کے ساتھ مذکورہ دواؤں کا جوشاندہ پلا کرتے کرائیں۔ اس کے ایک دن کے بعد حب اصطمحیقون پھرایارج جالینوس یا ایارج روفس، افتیمون و مویز منقی کے خیساندے کے ساتھ دیں۔

معدے کی رگوں میں خون کی کثرت سبب ہو تو دونوں کندھوں کے درمیان پچھنہ لگائیں۔ باسلیق کی فصد کریں، عناب، خیارشنبر اور بنفشہ ہر ایک ۱۰ گرام کے جوشاندے سے اسہال کرائیں، غذا میں مرغی کا چوزہ، بھتوا، ماش کی چھلی دال، روغن بادام شیریں اور شکر وعناب سے تیار شدہ جلاب دیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ بڑے عناب سو عدد لے کر ۲ لیٹر پانی میں ڈال کر اسقدر جوش دیں کہ دو تہائی پانی جل جائے پھر اس میں سلیمانی شکر ۴۰۰ گرام ڈال کر دوبارہ اسقدر پکائیں کہ تہائی پانی ختم ہو جائے اور اس میں سے جتنا پیا جاسکے سرد پانی سے پلائیں اور معدہ پر عرق گلاب صندل سفید و آب جلاب رکھیں اور مندرجہ ذیل گولی سے تلیین کرائیں۔

نسخہ:

بنفشہ ۱۷ گرام، گاؤزباں ۱۰ گرام، بیخ خطمی ۲۱ گرام اور سلیمانی شکر ۳۵ گرام لے کر باریک کر کے آب املتاس میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور اس میں سے ۱۷ گرام کے بقدر گولیاں جوشاندۂ بنفشہ خشک کے ساتھ دیں۔ جوشاندۂ بنفشہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ۳۵ گرم کے بقدر سالم بنفشہ لے کر ۴۰۰ ملی لیٹر پانی میں اسقدر جوش دیں کہ دو تہائی پانی ختم ہو جائے پھر اس کے ساتھ مذکورہ گولیاں استعمال کرائیں اور غذا میں جنگلی کاسنی خس، دھنیا سبز اور خاردانہ دیں۔

دردسر بوجہ ورمِ معدہ میں اگر خون اور مرہ صفرا ورم کا سبب ہو تو عرق مکو، عرق کاسنی اور آب لبلاب ہر ایک ۷۰ ملی لیٹر، خیارشنبر ۱۰۔۱۷ گرام، روغن کدو شیریں ۷ گرام اور روغنِ بادام شیریں ۷ گرام دیں اور بیخ خطمی، بابونہ اور بنفشہ خشک ہر ایک ۷۰ گرام، جو کا آٹا اور ناخونہ ہر ایک ۳۵ گرام، ملیٹھی ۵۲ گرام، موم سفید ۱۷ گرام، روغن گل ۱۳۵ گرام اور اسی کے ہموزن روغنِ بنفشہ جوش دے کر اس میں دوائیں ملاتے جائیں اور سب سے بعد میں اس میں ۲ گرام زعفران کا اضافہ کر کے معدہ پر لیپ کریں۔ یہ علاج اسی وقت کامیاب ہے جب معدہ پر ورم ہو اور اگر معدہ پھولا ہوا اور مقبوض ہو تو پھر یہ علاج نہ کریں جب تک کہ پیٹ خالی نہ ہو جائے۔

اگر دردسر کا سبب معدہ میں غلیظ ریاح کی موجودگی ہو تو روغن ارنڈ پلائیں۔ ایلوا یا ایارج کا خیساندہ یا روغنِ بادام تلخ ۷۔۱۰ گرام تک بیخ کرفس، بیخ بادیان، بیخ اذخر انیسون، مصطگی اور اجوائن دیسی کے جوشاندے کے ساتھ دیں۔ ایارج کو ماء الاصول میں ایک رات کے لیے بھگو دیں۔ پھر چھان کر اس میں روغنیات شامل کر کے پلائیں اور اس کے اوپر تریاق، سجرینا، مثرودیطوس اور دواء المسک جیسی دوائیں استعمال کرائیں۔ مریض کی غذا میں زیرہ، اجوائن دیسی، انیسون رائی اور مصالحے شامل کر دیں۔ ماء العسل جوش دیا ہوا اور پرانی شراب پلائیں۔ حمام کی پابندی کرائیں اور معدہ پر انہیں مصالحوں کا لیپ کریں۔ روغن خیری سرخ لگائیں۔ نفاخ غذاؤں مثلاً سبزیوں، اناج، مچھلی اور دودھ سے پرہیز کرائیں اور پانی کم پلائیں۔ بلکہ پانی جوش دے کر آدھا کر لیں پھر اس میں مصطگی شامل کر کے پلائیں۔

اگر دردسر کا سبب خاص سر میں ہو تو اگر وہ خون یا صفرا ہو تو وریدقیفال کی فصد کھولیں اور گدی کے نیچے پچھنہ لگائیں اس کے بعد عناب ہلیلہ زرد مویز منقی، املتاس، املی، ترنجبین اور شاہترہ کے جوشاندے سے تلیین کریں اور مرض کی ابتدء میں روغنِ بادام شیریں، روغن گل، روغن بید مشک و عرقِ گلاب میں سرکہ شامل کر کے سر پر ڈالیں اور صندل سفید، گلاب، زعفران اور کافور، عرق بیدمشک، عرق گلاب، آب آس اور سرکے میں ملا کر سر پر لیپ کریں اور بدن کے تنقیہ کے بعد روغنِ بنفشہ، روغن نیلوفر و روغن کدو ناک میں ڈالیں۔

کائی، جو کا ستو، خرفہ، خطمی، روغن بنفشہ اور سرکے کا سر پر لیپ کریں۔ بتھوا، خس، کاسنی ابال کر کھلائیں، دال ماش، ککڑی چولائی اور کدو کو روغن بادام، سرکہ اور آب انار ترش کے ساتھ کھلائیں۔ اگر دردسر میں آرام نہ ہو تو دونوں کانوں کے پیچھے کی شریانوں کی فصد کھولیں۔ اس کے بعد سر پر بابونہ، بنفشہ، پوست خشخاش، جو نیمکوب، کدو کے پتے، گلاب، نیلوفر اور خس کا نیم گرم جوشاندہ دھاریں اور ہلکے حقنے استعمال کریں جن کا ذکر انشاء اللہ صداعِ صفراوی و دموی کے ذیل میں آئے گا۔

اگر بلغم و سودا سبب ہوں تو حب اسطمخیقون کی ایک یا دو خوراک کھلا کر روزانہ ۵۔۱۰ گرام روغن ارنڈ، درمنہ ترکی، بالچھڑ، تج، پوست بیخ کرفس، بادیان، انیسون، اجوائن دیسی اور مصطگی کا جوشاندہ، ۱۳۵ گرام کے ہمراہ دیں اور اسی جوشاندہ میں ایلوا بھگو کر روغن ارنڈ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اور

ہلیلہ کابلی، غاریقون، افتیمون اور بسفائج سے تیار شدہ حب ایارج کھلائیں اور بدن کے تنقیہ کے بعد جند بیدستر، مرکی، رسوت اور مرزنجوش مل کر چھان کر ناک میں ٹپکائیں۔ ایارج، عاقر قرحا و سکنجبین سے بار بار غرغرہ کرائیں۔ اگر ناک میں دوا ڈالنے سے شدید ناقابل برداشت سوزش ہونے لگے تو لڑکی کا دودھ ناک میں ڈالیں اور مرزنجوش، تلسی اور گلِ نسترن سنگھائیں اور مرغی و بکری کی ٹانگیں، چڑیاں و آب چنا زیرہ کے ساتھ کھلائیں اور ماء العسل پلائیں۔ پرانی نبیذ اور جماع سے پرہیز کرائیں۔ لیکن اگر مریض جماع سے نہ رک سکے تو خالی پیٹ جماع کرنے کی اجازت دیں۔ اگر مذکورہ تدابیر سے سر درد میں تسکین نہ ہو تو کنپٹی کی رگیں کاٹ دیں اور رخسار، تالو اور گدی کے نیچے کے مقام پر داغ دیں۔ یہی علاج دردسر بوجہ ریاح غلیظ کا بھی ہے اور مریض کو درمنہ ترکی، برنجاسف، جو اور مرزنجوش کے جوشاندے کا بھپارہ دلائیں اور بھنی ہوئی کلونجی اور بہروزہ سنگھائیں۔

جس دردسر کا سبب ورم مع بخار ہو تو املتاس، ترنجبین، آبِ عناب، آب آلو بخارا، ماء الشعیر ہمراہ آب انار و جلاب پلائیں اور بھتوا، دال ماش، چولائی اور کدو، روغن بادام کے ہمراہ کھلائیں اور اگر مریض طاقتور ہو تو ورید قیفال کی فصد کھولیں اور اگر مریض کمزور ہو تو گدی کے نیچے پچھنہ لگائیں اور املی اور بنفشہ خشک جیسی دواؤں سے تلیین کریں اور اسہال و فصد کے بعد تر یا خشک بنفشہ کے پتے، جو کا ستو، خطمی، بابونہ اور ناخونہ، عرق گلاب و روغن بنفشہ میں گوندھ کر سر پر لیپ کریں اور اسی کا معدہ پر بھی لیپ کریں تاکہ بخارات سر کی جانب نہ جائیں۔ اگر قبض ہو تو چھڑا جو کے عناب، سپستاں، خطمی، بابونہ، بنفشہ خشک خارخسک اور گلاب خشک کو ۲۰۰ ملی لیٹر پانی میں جوش دے کر اس میں ۳۵ گرام شکر سلیمانی اور اسی کے ہموزن شکر سفید اور ۳،۵ گرام کھانے کا نمک شامل کر کے حقنہ کریں اور عرق مکو، املتاس و ترنجبین کے ساتھ استعمال کرائیں۔ جب درد میں تسکین ہو جائے تو ایلوا اور مکو پلائیں۔ اگر بخار اور حرارت ختم ہوگئی ہو۔ لیکن ورم باقی ہو تو روغن ارنڈ اور روغن بادام ہر ایک ۷ گرام، آب شاہترہ میں بھیگے ہوئے ایلوے کے ساتھ دیں اور کھانے سے پہلے مرکی ۷ گرام اور تخم خطمی ۳،۵ گرام نیم گرم پانی کے ہمراہ دیں۔ غذا میں چکور، تیہو یا مرغی کے چوزے کا زیرباج دیں اور اسے گرم میٹھے پانی سے پلائیں۔ اور عرق مکو و گلاب سے تیار شدہ حب ایارج کی پابندی کرائیں۔

جماع کے بعد اگر دردسر ہوا ہو تو بذریعۂ اسہال تنقیۂ بدن کرائیں۔ چنانچہ اگر خون کا غلبہ ہو تو پہلے فصد کریں پھر اسہال کرائیں اور گل، آس و بابونہ کا جوشاندہ اور روغنِ گل و روغنِ خیری سر پر ڈالیں تا کہ دماغ کو تقویت پہونچے۔ شکم پری کی حالت میں جماع کرنے سے مریض کو منع کر دیں تا کہ فضلات دماغ میں اکٹھا نہ ہو سکیں۔ نیز سخت محنت و مشقت سے بھی باز رکھیں۔

لو، سے پیدا شدہ دردسر کے بارے میں سرافیون کہتے ہیں کہ احتراق کے معنی یہ ہیں کہ جب لوگ تیز دھوپ میں چلتے ہیں یا زیادہ دیر تک اس میں رہتے ہیں تو سر میں ایک طرح کی گرمی پیدا ہو جاتی ہے جو مختلف لوگوں میں مزاج کے اختلاف کی بنا پر مختلف قسم کی ہوتی ہے۔ چنانچہ بعض لوگوں میں ہلکی گرمی سے ہی سر کا مزاج تبدیل ہو جاتا ہے اور بعض لوگوں میں بُرے اخلاط کی بنا پر بخارات سر کی جانب صعود کرتے ہیں۔

ان دونوں امراض یعنی تغیر مزاج بلا مادہ یا بامادہ کا علاج ابتدا میں یہ ہے کہ ایسی سرد دواؤں سے تبرید پیدا کرنے کی کوشش کریں جن میں قبض و لطافت نہ ہو مثلاً خام گلاب کا سرد تیل سر پر دھارنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ بطور خاص تالو پر دھارنے سے، کیونکہ سر کا یہ مقام نرم اور وہاں کی ہڈیاں باریک ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے اس مقام سے حرارت و برودت اندر کی جانب تیزی سے پہونچتی ہیں۔ چنانچہ حرارت و برودت میں سر کے اس مقام کی فصد کھولیں اور سب سے بہتر وہ روغنِ گل ہے جو ملح زیتون کے روغن سے تیار کیا گیا ہو اور اس میں کچھ بھی نمک شامل نہ کیا گیا ہو۔ نیز اس میں گلاب کی کثیر مقدار ڈالی گئی ہو اور پرانا روغن گل یعنی ایک سال پرانا استعمال نہ کریں۔

اس مرض میں خالص روغن بنفشہ، روغن نیلوفر اور روغن بید مشک بھی مفید ثابت ہوتے ہیں۔ روغن کو شدید سرد پانی یا برف سے سرد کر کے سر پر ڈالیں۔ اس سے سر کی جانب اٹھنے والے بخارات ختم ہو جاتے ہیں اور نیچے کی جانب چلے جاتے ہیں بالخصوص اگر تیل کے ساتھ تھوڑا سا شراب کا سرکہ بھی شامل کر لیا جائے تا کہ وہ اپنی لطافت کی بنا پر تیل کو جلد کے اندر پہونچا دے اور سرکہ، تیل کے چوتھائی حصہ کے بقدر ہونا چاہیے۔ اگر زیادہ برودت پہونچانا چاہیں تو سرکہ دو حصے کر دیں لیکن سرکہ ہلکا ہونا چاہیے۔ اگر سرد پانی یا برف میسر نہ ہو تو روغن کو گرم کر دیں تا کہ اس میں سرد ریاح کے مقابلہ سرد ہوا لگے اور اس میں عصارۂ سدا بہار یا عصارۂ خرفہ، یا عصارہ بید مشک یا عصارۂ برگ اسپغول، یا عصارۂ

لال ساگ یا کدو کے چھلکے کا عصارہ اور آب انار ترش شامل کردیں۔ آب انار ترش، انار کی تمام اقسام سے سرد ہوتا ہے۔ کبھی اس مرض میں آگ ککڑی، آب انگور خام، آب مکو سبز بھی مفید ہوتے ہیں۔ لیکن عصارۂ خشخاش و عصارۂ خس سے بچنا چاہیے کیونکہ یہ دونوں بہت زیادہ سرد ہوتے ہیں۔ البتہ اگر مریض کو بے خوابی لاحق ہو اور مریض کے بدن میں امتلاء ہو تو انہیں تھوڑی مقدار میں استعمال کر سکتے ہیں۔

اگر مرض کا سبب صرف دھوپ کی شدت ہو تو متوسط و معتدل سرد دوائیں مثلاً تازہ روغن بابونہ استعمال کریں اور اگر یہ نہ ملے تو روغن گلاب میں اسے تہائی حصہ کے بقدر یا برابر برابر مخلوط کردیں۔ روغن بابونہ ان لوگوں میں استعمال کریں جنہیں بہت زیادہ سردی پہونچانا مقصود نہ ہو مثلاً عورتیں، بچے، مخنث، مرطوب بدن و گورے رنگ والے اور جو لوگ دھوپ میں چلنے کے عادی نہ ہوں۔ اگر تلیین کی ضرورت ہو تو ابتداءً ہلکا حقنہ استعمال کریں۔ اس کے بعد آب آلو بخارا، مویز منقی، املی، املتاس اور ترنجبین کا حقنہ کریں اور اگر مریض طاقتور ہو تو اس میں تھوڑا سا ہلیلہ زرد شامل کردیں بالخصوص اگر مرض، مادہ یا بخارات کے ساتھ ہو اور سرد و تر غذائیں مثلاً کدو، بھوا، پالک و خس وغیرہ کھلائیں۔ اگر بخار نہ ہو تو مرغی کا چوزہ یا چکور کا گوشت کھلانے میں بھی کوئی ہرج نہیں ہے۔ اگر اجابت نرم ہو رہی ہو تو آب آلو بخارا، آب کدو، آب انار و آب ککڑی استعمال کرائیں یا آب انگور خام، شربت ریباس اور چکوترا یا بجورا کے اس سے تیار شدہ شربت پلائیں۔

اگر سوء مزاج گرم کے ساتھ کوئی مادہ بھی پایا جائے تو اس کا علاج اس طرح کریں جس طرح گرم مزاج کے ساتھ بدن میں فضلات کے امتلاء کا کیا جاتا ہے۔

اگر مادہ کے ساتھ ساتھ مزاج میں بگاڑ پیدا ہو گیا ہو تو بدن کا تنقیہ کریں چنانچہ اگر وہ خون ہو تو قیفال کی فصد کھولیں۔ بشرطیکہ موسم، مریض کی عمر اور طاقت موافق ہو ورنہ رخساروں یا پنڈلیوں پر پچھنے لگائیں اور اگر شدید درد کے ساتھ سر کے پچھلے حصہ میں شدید بھاری پن محسوس ہو تو پیشانی کی رگ کی فصد کھولیں۔ کیونکہ یہ بہت مفید ہے جیسا کہ بقراط نے کتاب الفصول میں بیان کیا ہے۔

اگر یہ خیال ہو کہ دردسر کا سبب صفرا ہے تو ہلیلہ، آلو بخارا، املی اور بہی یا سیب میں بھلبھلائی ہوئی

سقمونیا کا جوشاندہ پلائیں اور اگر صفراء کے ساتھ کوئی گاڑھی وغلیظ خلط بھی شامل ہو تو حب مصطگی، ایلوا اور کالا دانہ استعمال کرائیں یا حب شبیار کھلائیں جس کا نسخہ درج ذیل ہے۔

نسخہ:

مصطگی، ایلوا ہر ایک ۷ گرام، ہلیلہ سیاہ، غاریقون ہر ایک ۱۰ گرام، کھانے کا نمک ۲ گرام، تخم کرفس، انیسون، اجوائن دیسی ہر ایک ایک گرام، بجورا کے چھلکے کے پانی میں گوندھ کر گولیاں بنائیں۔

مقدار خوراک:- ۱۲-۲۰ گولیاں۔

اگر اس سے تیز دوا استعمال کرانا چاہیں تو حب جالینوس یعنی حب قوقایا استعمال کرائیں یا یہ جوشاندہ دیں۔

نسخہ:

ہلیلہ زرد، شاہترہ، افسنتین، مویز منقی جوش دے کر ۲۰۰ ملی گرام کے بقدر پلائیں۔ اگر اس سے بھی تیز چاہیں تو اس جوشاندے میں ۲-۳ گرام تک ایارج فیقرا شامل کر دیں اور ان سب سے تیز ایلوا کا خیساندہ ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ تازہ کاسنی لے کر اس پر پانی ڈالے بغیر کوٹ کر اس کا عرق نکال کر جوش دے کر ۴۰۰ ملی لیٹر کے بقدر چھان لیں پھر اسے ایک شیشہ کے برتن میں ۷ گرام ایلوا شامل کر کے چند دنوں کے لیے دھوپ میں رکھ دیں اور اس میں سے عمر و طاقت کے لحاظ سے ۳۵-۱۰۵ گرام تک دیں۔ جب بدن کا تنقیہ ہو جائے تو ایک کمرے میں بیر کے پتے، گلاب، آس کے پتے وتلسی کے پتے بچھا کر ٹھنڈا پانی چھڑک کر مریض کو اس میں رکھیں اور روغن بید مشک، روغن نیلوفر اور عرق گلاب میں کافور مخلوط کر کے اور برف سے سرد کر کے سر پر ڈالیں۔ کیونکہ یہ حرارت کم کرتا ہے اور مادہ مقام مرض سے دور کرتا ہے۔ اگر سعوط کی ضرورت ہو تو روغن کدو شیریں، کسی لڑکی کو دودھ پلا رہی عورت کے دودھ کے ساتھ مخلوط کر کے ناک میں ڈالیں۔ اگر یہ کافی نہ ہو تو بابونہ، بنفشہ خشک، گلاب، نیلوفر کے پتے، نیمکوب جو کا جوشاندہ سر پر دھاریں۔ اگر بے خوابی ہو تو اس کے ساتھ پوست خشخاش وتخم خس شامل کر دیں کیونکہ یہ ساری دوائیں سر کو تقویت دیتی ہیں تا کہ وہ

بخارات قبول نہ کرے اور وہاں جو بخارات ہیں انہیں تحلیل کر سکے۔ اگر ان تدابیر سے دردسر میں تسکین نہ ہو تو سر پر عورت یا بکری کا دودھ دوہیں۔ لیکن اگر مریض بہت زیادہ ضعیف وکمزور ہو تو سر پر دودھ دوہنے کے بجائے بابونہ، جَو کے ستو، خطمی، پوست خشخاش، گلاب، نیلوفر کو باریک کر کے روغنِ بنفشہ کے ساتھ سر پر لیپ کریں اور کافور، صندل، اقاقیا اور ایلوا کو سرکے کے عصارہ میں مخلوط کر کے کنپٹیوں پر لیپ کریں۔

سوءِ مزاج بارد بلا مادہ میں سر پر روغن سداب ڈالیں اور اگر کچھ حرارت بڑھانی مقصود ہو تو اس میں تھوڑی سی فرفیون پیس کر ملا دیں۔

روغن سوسن، روغن اذخر، روغن قسط، روغن چمیلی، روغن بابچھڑ و روغن نرگس اس کے لیے عمدہ چیزیں ہیں اور جن امراض میں گرمی کی زیادتی کی ضرورت ہوتی ہے اس میں روغن بلساں کا کچھ زیادہ فائدہ ظاہر نہیں ہوتا۔ (کتاب المیامیر - باب دہم)

جس طرح روغن سداب اس مرض میں مفید ہے اسی طرح روغن حب الغار و روغن مرزنجوش بھی مفید ہیں اور اگر اس صداع بارد کے ساتھ مادہ بھی پایا جائے تو اس کا بدن سے تنقیہ کریں، چنانچہ اگر وہ مادہ بلغمی ہو تو حب اسطخیقون، حب صبر، حب مصطگی، حب قوقایا اور حب النیل وغیرہ استعمال کرائیں اور اگر سودا کا غلبہ ہو تو ہلیلہ کابلی، افتیمون، غاریقون نمک ہندی، بسفائج، خربق سیاہ، حجر ارمنی، سنگ لاجورد وغیرہ سے تیار شدہ گولیاں استعمال کریں اور اگر مادہ صرف سر میں ہو تو پیاز دشتی کے سرکے میں ایلوا شامل کر کے غرغرہ کرائیں۔ یا رائی عاقرقرحا، صعتر، پوست بیخ کبر باریک کر کے شہد میں معجون بنا کر گرم پانی میں حل کر کے اس سے غرغرہ کرائیں۔ جنگلی پیاز کے سرکے میں ایارج لوسطس یا ایارج ارکاغانیس حل کر کے بھی غرغرہ کرانے سے سر و معدہ کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔

(سرافیون)

ایلوے کا خیساندہ بھی معدہ و سر کا تنقیہ کرتا ہے جس کا نسخہ درج ذیل ہے۔

نسخہ:

ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی، پوست، بیخ کرفس، پوست بیخ بادیان، بیخ اذخر، اصل السوس ہر ایک ۳۵ گرام، بابچھڑ، مصطگی، چرائتہ شیریں ہر ایک ۱۰۔۱۰ گرام، شکاعی، بادآورد ہر ایک ۱۸ گرام اور شحم حنظل

۷ گرام، تمام دوائیں ۲ لیٹر پانی میں اسقدر جوش دیں کہ صرف ۴۰۰ ملی لیٹر پانی رہ جائے پھر اسے چھان کر اس میں ۳۵ گرام ایلوا شامل کر کے دھوپ میں رکھ دیں اور بوقت ضرورت ۳۵۔۷۰ گرام تک عمر وطاقت کے لحاظ سے استعمال کرائیں۔

اگر تمام بدن وسر کے بجائے صرف معدہ میں فضلات ہوں تو پانی میں سویا، نمک، شہد جوش دے کر اس سے قے کرائیں یا سرخ لوبیا کے پانی میں سویا، تخم بتھوا، پودینہ نہری، جوز القئی (ایک طرح کا پھل ہے جس کا مغز سیاہ ہوتا ہے) کنکرزد، نمک طعام اور شہد جوش دے کر اس سے قے کرائیں لیکن اس سے قبل مولی وغیرہ جیسی ایسی چیزیں کھلا دیں جو قے لاتی ہیں۔ اگر اس سے درد میں تسکین نہ ہو تو ایارج ارکاغانیس اور ایارج لوغاذیا ہمراہ جوشاندۂ افتیمون ومویز منقی دیں۔ جب مذکورہ طریقہ سے بدن کا تنقیہ ہو جائے لیکن مرض اب بھی باقی ہو تو بابونہ، ناخونہ، مرزنجوش، تلسی، غار کے پتے اور درمنہ ترکی وغیرہ کے جوشاندے کا سر پر نطول کریں کیونکہ یہ سر میں موجود مواد تحلیل کر دیتا ہے اور اسے قوت بخشتا ہے اور اگر ضماد کی ضرورت ہو تو وہی ضماد استعمال کریں جس کا تذکرہ ہم ابھی کر چکے ہیں اور اس میں روغن سوسن، روغن قسط، روغن خیری زرد اور روغن چمیلی کا اضافہ کر دیں اور اگر اس سے بھی درد سر میں تسکین نہ ہو تو کنپٹی کی دونوں وریدیں کاٹ دیں اور اگر داغنے کی مجبوری ہو تو سر کے وسط، کنپٹی اور سر کے پچھلے حصہ پر داغ لگائیں۔ غذا کی اصلاح کریں اور بطور خاص پرانی وریحانی شراب سے پرہیز کرائیں کیونکہ اس کے بخارات سر تک پہونچ جاتے ہیں۔

غلیظ ریاح سے پیدا شدہ درد سر:

اگر اس ریاح کا سبب بننے والی بری خلط معدہ میں ہو تو اولاً قے سے معدہ کا تنقیہ کریں پھر ایارج استعمال کرائیں اس کے بعد روغن بادام شیریں ہمراہ جوشاندۂ بیخ کرفس، بیخ بادیان، بیخ اذخر، انیسون، مصطگی، میتھی، اجوائن دیسی، زیرہ سیاہ وغیرہ دیں اور اگر مریض روغن ارنڈی کا متحمل ہو سکے تو ماقبل میں مذکور نقیع صبر کے ساتھ اسے دیں اور اگر معجونوں کی ضرورت محسوس ہو تو معجون بحرینا، امروسیا، یا تریاق، یا دواء المسک تلخ وشیریں یا مثرودیطوس دیں اور اگر ریاح صرف سر میں محبوس ہو تو ایارج کے ذریعہ سر کا تنقیہ کرنے کے بعد حمام کی پابندی کرائیں اور بابونہ، ناخونہ صعتر فارسی، غار کے پتوں، درمنہ، مرزنجوش اور سویا وغیرہ کے جوشاندے کا سر پر نطول کریں، محلل ریاح دوائیں آب مرزنجوش

میں حل کر کے ناک میں ڈالیں۔ اس کے علاوہ جند بیدستر، مشک اور تمام گرم ولطیف دوائیں سونگھانا بھی اس مرض میں مفید ہے۔

دردسر بوجہ شراب:

اکثر ایسی شراب کے استعمال سے دردسر ہوتا ہے جو تیز وگرم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے سر میں گرم بخارات جمع ہو جاتے ہیں۔ کبھی یہ گرم بخارات بدن میں برے اخلاط سے شراب پیئے بغیر بھی پیدا ہو جاتے ہیں اور سر تک پہونچ جاتے ہیں اور چونکہ ان بخارات کا مزاج گرم ہوتا ہے اس لیے اس میں تبرید کی ضرورت پیش آتی ہے اور کبھی یہ ضرورت روغن گل وغیرہ سے پوری بھی ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اگر یہ محسوس ہو کہ معدے میں کچھ شراب بچ رہی ہے اور اس سے بے چینی محسوس ہو تو سکنجبین و نیم گرم پانی سے قے کرائیں۔ مریض کے ہاتھ پاؤں پر بابونہ و ناخونہ کا گرم جوشاندہ ڈالیں اور پاؤں کے تلووں پر روغن بنفشہ یا روغن نیلوفر و نمک کی مالش کریں تاکہ بخارات سر سے نیچے اتر آئیں۔ یہ عمل دوپہر میں کریں۔ پھر شام کے وقت مریض کو نیم گرم پانی سے غسل کرائیں اور عمدہ کیموس بنانے والی غذائیں مثلاً ماء الشعیر اور ہندروس یعنی رومی گیہوں جس کا دانہ لمبا، سفید اور بغیر چھلکا دار ہوتا ہے کا حلوہ کھلائیں سرد پانی میں بھیگی ہوئی روٹی اور نیمبرشت انڈا بغیر مری [آبکامہ] کے کھلائیں۔ سبزیوں میں خس، گرم کلہ اور مسور کی دال کھلائیں کیونکہ یہ سب چیزیں بخارات تحلیل کرتی ہیں۔ اگر شراب استعمال کرانا ہو تو اس میں سرد پانی ملادیں لیکن چونکہ اکثر لوگوں کا معدہ سرد پانی پینے سے کمزور ہو جاتا ہے لہذا ایسے لوگوں کو آب انار ترش، آب انگور خام، عصارۂ ریباس و عصارہ بجورا شدید ٹھنڈے پانی میں ملا کر دیں۔ پھلوں میں سیب ترش، امرود و بہی کھلائیں اس کے بعد اگلے دن حمام میں لے جائیں اور وہاں اس کے سر پر نیم گرم شیریں پانی بار بار ڈالیں کیونکہ یہ نہ صرف سر میں محبوس بخارات تحلیل کرتا ہے بلکہ سر میں رطوبت بھی پیدا کرتا ہے۔ حمام کے بعد مریض کو سلادیں یا آرام کرائیں۔ اس کے بعد دوبارہ حمام کرائیں اور پہلے دن کی مانند مرغی کے چوزے اور بکری کے بچے کا گوشت یا پہاڑی مچھلی کھلائیں اور اس کے کھانے کے ساتھ نبیذ یا مری بالکل مخلوط نہ کریں۔ جب مرض ختم ہو جائے اور مریض شراب کی خواہش کرے تو شراب میں پانی

ملا کر دیں۔ بیماری کی ابتداء میں محنت ومشقت سے بچائیں اور جب مرض کم ہونے لگے اس وقت گرم مقامات میں ہلکی حرکت ومحنت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ لیکن سرد مقامات میں تبرید کی ضرورت ہوتی ہے۔ کھانے سے پہلے تھوڑا سا چلائیں۔ زیادہ کھانا نہ کھانے دیں اور کھانے کے بعد چلنے سے روک دیں البتہ دو تین گھنٹوں کے بعد چلنے کی اجازت دے دیں اور اگر تنگ مسامات میں کچھ بخارات رہ جانے کی وجہ سے ہلکا سا درد باقی ہو تو روغن گل کے استعمال سے بچیں۔ اس کے بجائے روغن بابونہ ہلکا سا گرم کر کے لگائیں۔ اس کے بعد روغن سوسن لگائیں۔

دماغ میں چوٹ کی وجہ سے پیدا ہونے والے دردسر کا سبب دماغ کا ورم ہوتا ہے اور یہ اس وقت لاحق ہوتا ہے جب انسان کسی اونچی جگہ سے گر جاتا ہے اور اس کا دماغ اور مانجس کے نام سے معروف اس کی جھلی ہل جاتی ہے اس صورت میں مرض شدید اور علاج مشکل ہوتا ہے۔

اس کے علاج کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ اگر عمر، موسم اور مریض کی طاقت اجازت دیں تو فصد کریں اور اگر کوئی چیز مانع ہو تو آنتوں سے سخت فضلات خارج کرنے والے ہلکے حقنے استعمال کریں اور سر سے اٹھنے والے بخارات روک دیں اور اسے نیچے کی جانب جذب کرائیں۔ اس کے بعد سر پر روغن گل ڈالیں۔ کبھی اسے اکیلے اور کبھی تھوڑا سا سرکہ ملا کر بھی استعمال کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی لطافت سے مریض عضو تک پہونچا دے۔ لیکن اگر ورم کے ساتھ شدید درد بھی ہو تو صرف روغن گل استعمال کریں۔ کیونکہ سر کی جلد اور دماغ کو محیط جھلی میں جو ورم لاحق ہوتا ہے اگر اس کے ساتھ شدید درد نہ ہو تو اس میں روغن گل اور تھوڑے سے سرکہ کا استعمال نہایت مفید ہوتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ شدید درد پایا جائے اور ورم بڑا ہو تو سرکہ بہت مضر ثابت ہوتا ہے لہذا اس صورت میں تنہا روغن گل نیم گرم استعمال کریں اور اگر مریض کو بے خوابی لاحق ہو تو سر پر روغن بابونہ یا روغن بنفشہ بار بار ڈالیں۔

اگر تقویت ضرورت ہو تو آب آس، آب برگ سرو، روغن سوسن، تھوڑی سی ریحانی شراب، ناخونہ، مرکی، چرائتہ شیریں، گل ارمنی، پھٹکری اور لاذن وغیرہ سے سر کی سنکائی کریں۔ اگر مریض کی عقل خبط ہو جائے تو جو کا ستو ایک حصہ، میدے کی بھوسی نصف حصہ اور خطمی سفید چوتھائی حصہ باریک کر کے عرق گلاب، آب برگ جھاؤ یا عرق بید مشک، روغن گل اور تھوڑے سے گرم سرکے میں گوندھ

کر سر پر لیپ کریں۔ چونکہ سر کا ورم ماشرا کی جنس سے ہے جو ایک گرم وسخت ورم ہوتا ہے۔ لہذا رگ کی فصد کے بعد عرق مکو، آب کا کنج، عرق کاسنی، آب بارتنگ ہمراہ املتاس، آش جو اور آب کدو دیں۔ غذا میں خبازی، خس، بتھوا، پالک اور کدو دیں اور اگر بخار نہ ہو تو نیمر شت انڈا اور ایسے چھوٹے پرندوں کا گوشت کھلائیں جن سے عمدہ وصالح خون بنتا ہے اور اگر بخار ہو اور مقام مرض پر کچھ لگانا ہو تو صندل سرخ، چھالیہ، شیاف مامیثا، اقاقیا، کھریامٹی، گل ارمنی، زعفران، چھلی مسور باریک کر کے عرق مکو، آب بارتنگ، آب دھنیا سبز، آب خرفہ و آب لال ساگ میں گوندھ کر سر پر لگائیں۔ جب مرض کم ہونے لگے تو محلل دوائیں مثلاً بابونہ، ناخونہ، میتھی، بیخ خطمی اور اقحوان وغیرہ استعمال کرائیں اور اگر زخم ہلکا ہو تو روغن آس و شراب یا آس و مرکی سے سنکائی کریں اور اگر زخم بڑا ہو جس سے مستقل خون بہتا ہو تو یہ اکسیر استعمال کریں۔

نسخہ اکسیر:

ایلوا، وانزروت ہر ایک ۳۵ گرام، دقاق کندر ۳۵ گرام، دم الاخوین ۵۲ گرام اور مرکی ۱۸ گرام، بعض اطباء تمام دوائیں ہموزن رکھتے ہیں۔

دقاق کندر سے ہماری مراد یہ ہے کہ وہ چھلنی میں چھن جائے کیونکہ کندر کو جب باریک کیا جاتا ہے تو اس کے چھلکے سے چھوٹے چھوٹے اجزاء ٹوٹتے رہتے ہیں۔ انہیں بھی کندر کے ساتھ شامل کرلیں کیونکہ یہ کندر سے زیادہ قابض ہوتے ہیں۔ یہ اکسیر کبھی خشک اور کبھی انڈے کی سفیدی میں ملا کر استعمال کی جاتی ہے۔

اکسیر میں کافور و پھٹکری سبز ہر ایک ۵۷ء۱ گرام بھی شامل کر سکتے ہیں۔ (اہرن)

اگر چوٹ اتنی گہری ہو کہ ہڈی ظاہر ہو جائے تو اسے گرم شراب سے اچھی طرح دھو کر نرم اسفنج سے خشک کریں اور اگر ہڈی ٹوٹ گئی ہو اور اس کا جوڑنا ممکن نہ ہو تو ممکن حد تک آسانی و نرمی سے اسے نکال دیں اور اس مقام پر روغن گل لگا کر زخم کے دونوں کنارے ملا کر ریشم یا کتاں کے دھاگے سے سی دیں۔ اس کے بعد مذکورہ بالا اکسیر انڈے کی سفیدی یا شراب میں گوندھ کر کتاں کے کپڑے پر لگا کر مضبوطی سے پٹی باندھ دیں اور اسے دو دنوں کے بعد ہی کھولیں اور جب تک ورم و زخم مندمل نہ ہو جائیں یہ عمل کرتے رہیں۔

کسی دوسرے عضو کی مشارکت سے اگر درد سر ہوتو اس عضو پر توجہ دیں مثلاً معدہ ،جگر یا طحال میں اگر شرکت ہوتو ان کے تندرست ہونے سے درد سر خود بخود ختم ہو جائے گا اور اگر کچھ درد باقی رہ جائے تو اس کی ضروری تدابیر کریں۔

صداع بیضہ:

یہ درد دماغ کو محیط جھلی یا اس کی باہری جھلی میں ہوتا ہے یہ کبھی سر کا ذاتی درد ہوتا ہے اور کبھی معدہ کے ساتھ شرکت کے طور پر ہوتا ہے بایں طور کہ اس سے بخارات سر کی جانب اٹھتے ہیں۔ چنانچہ اگر درد دماغ کو محیط جھلی میں ہوتو مریض کو آنکھیں اندر کی طرف کھینچتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں اور اگر مریض کو ایسا احساس نہ ہوتو جان لیں کہ درد دماغ کی اس باہری جھلی میں ہے جو سر کی ہڈی سے چپکی ہوئی رہتی ہے اور اگر درد کم وزیادہ ہوتا رہتا ہوتو جان لیں کہ اس کا سبب معدے کے بخارات ہیں۔

درد سر کے اختلاف سے کبھی سبب فاعل کا پتہ چل جاتا ہے چنانچہ مریض اگر سر میں گرانی یا ٹیس کے بغیر تناؤ محسوس کرے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سبب ریاح ہے کیونکہ ریاحی درد میں تناؤ پایا جاتا ہے اور اگر شدید گرانی یا ٹیس محسوس ہوتو اس کا سبب فلغمونی نامی ورم ہوتا ہے۔ اگر سوزش محسوس ہوتو کوئی لذاع خلط اس کا سبب ہوتی ہے۔ اگر سر میں گرانی اور چہرہ پر سرخی ہوتو خون سبب ہوتا ہے اور اگر حرارت وسرخی کے بغیر گرانی محسوس ہوتو اس کا سبب ارضی یا بلغمی یا سوداوی ہوتا ہے۔

علاج:

اگر اخلاط کی کثرت سبب ہوتو اگر وہ خون ہو یا دوسرے اخلاط ہوں تو ان کا تنقیہ کریں۔ اگر یہ محسوس ہو کہ صرف سر میں سرد اخلاط محبوس ہوگئے ہیں تو مسہل دوا سے سر کا تنقیہ کریں اس کے بعد معتدل الحرارت ومقوی دماغ دوائیں مثلاً بابونہ، ناخونہ، گلاب، اذخر کی کلی، پودینہ سبز وغیرہ استعمال کرائیں اور انہیں کا جوشاندہ سر پر ڈالیں اور اگر مرض طویل ہو جائے تو مذکورہ دواؤں کے ساتھ کچھ گرم دوائیں مثلاً تلسی، مرزنجوش، پودینہ جنگلی، برگ غار اور جرائتہ شیریں وغیرہ شامل کردیں۔

اگر تیز صفراوی خلط سبب ہوتو روغن گل وسرکہ مخلوط کر کے سر پر ڈالیں اور خشخاش، بابونہ وناخونہ کا جوشاندہ سر پر دھاریں اور اگر کثیر حرارت کے بغیر غلیظ اخلاط سبب ہوں تو پہلے سر کا تنقیہ کریں پھر

محللات استعمال کرائیں۔ تنقیۂ سر کے لیئے رائی اور بورۂ ارمنی جیسی دوائیں استعمال کرائیں۔ جب مرض ہلکا ہو جائے تو مریض کا سر مونڈ نے کے بعد حمام میں انہیں دواؤں سے سر کی مالش کریں اس کے بعد ہلکی اور اخیر میں تیز پیاس لگانے والی دوائیں استعمال کرائیں۔

شقیقہ (آدھا سیسی)

شقیقہ کی علامت یہ ہے کہ درد کبھی سر میں دائیں جانب اور کبھی بائیں جانب ہوتا ہے اور عام طور پر یہ باریوں سے ہوتا ہے۔ اس کا سبب فاعلی برے بخارات ہوتے ہیں جو اخلاط کی برائی کی کثرت یا ان کی شدت حرارت یا شدت برودت کی وجہ سے سر کی جانب صعود کرتے ہیں کبھی اس سے کنپٹیوں کے عضلات میں درد ہو جاتا ہے اور انگلی سے چھونے پر بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اگر ایسا ہو تو دماغ کو محیط جھلی میں مرض ہوتا ہے اور یہ برے بخارات، وریدوں، شریانوں یا دونوں میں مرکوز ہوتے ہیں اور کبھی کھوپڑی کے اندرونی اعضاء مثلاً دماغ اور غشاء صلب جس کا یونانی نام مانجس ہے دونوں اپنے اندر سے مواد باہر کی طرف دھکیلتے ہیں اور کبھی اس کا سبب وہ بخارات ہوتے ہیں جو تمام بدن سے وہاں آتے ہیں۔

علاج:

اس کا علاج یہ ہے کہ سبب کی تلاش کریں۔ فصد سے ابتدا کریں اس کے بعد مناسب مسہل دوائیں استعمال کریں اور جب بدن کا تنقیہ ہو جائے تو سر کے بیمار جانب اور کنپٹی کی، ہاتھوں یا کسی رومال سے اسقدر مالش کریں کہ وہ سرخ ہو جائے۔ یہ عمل دورہ شروع ہونے سے پہلے کریں اور جب دورہ شروع ہو جائے تو آدھا سیسی کے لیے قدیم اطباء کی ترکیب دادہ دوائیں استعمال کریں۔ چنانچہ درد کی شدت میں اگر شدید حرارت پائی جائے تو سخت سرد دوائیں اور اگر شدید برودت و سردی پائی جائے تو سخت گرم دوائیں استعمال کرائیں۔

چوٹ لگنے کودنے پھاندنے اور کسی اونچے مقام سے گرنے پر سر دماغ ہل جاتا ہے، مریض کو سکتہ یا ہذیان لاحق ہو جاتا ہے اور کبھی خون جاری ہو جاتا ہے جس سے مریض کا بدن گرم ہو جاتا ہے اور کبھی استرخا ہو جاتا ہے۔ مریض کا پیشاب گاڑھے خون جیسا ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ

ورید قیفال کی فصد کھولیں اور قے لانے والی دوائیں پلائیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو حقنہ کریں یا تین کلو خیار شنبر لے کر ۳ لیٹر پانی میں اسقدر جوش دیں کہ تہائی پانی صرف رہ جائے اسے مل چھان کر اس میں ۱۴ گرام روغن ارنڈی شامل کر کے استعمال کرائیں اور ہر دو راتوں میں ۳،۵ گرام ایارج فیقرا دیں۔

اسے رات کی ابتداء میں نیم گرم پانی سے دیں اور نمک ۳،۵ گرام، پاپڑی لون ۳،۵ گرام، دو چمچے شہد اور ۲۸۸ گرام روغن سرکہ اور ۸۶۴ گرام بابونہ، سویا اور انجیر کا جوشاندہ ملا کر حقنہ کریں۔ اگر اور تیز حقنہ کرنا چاہیں تو اس میں ۱۰ گرام شحم حنظل شامل کر دیں اور پاپڑی لون ۷ گرام کر دیں۔

(اہرن)

اگر سر میں ورم ہو تو خشک گلاب، گلنار، مسور، نمک، سماق اور پوست انار ہر ایک ۲۴ گرام لے کر جوش دیں اور اس کا پانی سر پر ورم کے مقام پر دھاریں اور اس کا پھوک باریک کر کے روغن گل میں ملا کر اس مقام پر رکھیں یا جھاؤ کے تازہ پتے پیس کر روغنِ گل میں تر کر کے اس پر رکھیں یا روغن گل، سرکہ شراب، نیم برشت انڈے کی زردی، آب آس تر، تھوڑی سی زعفران اور مردار سنگ پیس کر درد کے مقام پر رکھیں۔

سر درد کے مریض کی نبض عموماً تینوں جہات یعنی طول، عرض و عمق میں مکمل اور عظیم ہوتی ہے۔ حلق میں خراش پائی جاتی ہے۔ منہ کا مزہ میٹھا ہوتا ہے چہرہ سرخ اور رگیں ابھری ہوئی ہوتی ہیں جن کا سبب تناؤ ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ ورید قیفال کی فصد کریں اور اگر کوئی رکاوٹ ہو تو پنڈلیوں پر پچھنہ لگائیں۔ جالینوس کہتے ہیں کہ پنڈلیوں پر پچھنہ لگانے سے تمام بدن بالخصوص ہلکا ہو جاتا ہے اور اس کے بعد گدی کے نیچے پچھنہ لگائیں اور سکون کے وقت ہلیلہ زرد کا جوشاندہ ۳۵-۷۰ گرام تک پلائیں ترنجبین ۳۵ گرام یا اسی کے برابر جلاب شکر سفید یا شکر سلیمانی ۵۰-۷۰ گرام تک شامل کر کے پلائیں۔ یا آب انار ترش و شیریں ۲۸۰ گرام میں ترنجبین یا شکر شامل کر کے پلائیں۔ یا آلو بخارا کا خیسا ندہ و جلاب ملا کر پلائیں۔ پھر آلو بخارا کھلا کر اس کے اوپر پانی پلائیں یا مغز املتاس ۳۵-۵۲ گرام تک جلاب و گرم پانی میں ملا کر پلائیں یا جلاب و گرم پانی کے آمیزہ میں ۱۰۵ گرام ترنجبین حل کر کے پلائیں یا ۷۰-۱۰۵ گرام شکر سفید گرم پانی میں حل کر کے کئی بار میں پلائیں تا کہ معدے میں گرانی نہ ہو یا بنفشہ خشک و شکر دو حصے برابر لے کر پیس لیں اور اس میں سے ۱۷،۵ گرام

سے ۳۵ گرام تک دیں۔ یا تازہ گلاب کا پانی ۲۸۰ ملی لیٹر میں شکر یا ترنجبین ۵۲ گرام شامل کر کے پلائیں۔

اگر گلے میں خراش یا کھانسی ہو تو یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:

آلو بخارا، ۲۰ عدد، ملیٹھی، خشخاش ییمکوب ۷۰ گرام، بنفشہ خشک ۲۵ گرام، پانی میں جوش دے کر اس میں ۷۰ گرام شکر و ترنجبین کا اضافہ کر کے رکھ دیں۔ اس کے کچھ دیر بعد چھان کر پلا دیں اور اگر اسے کچھ تیز کرنا چاہیں تو اس میں ۷۰ گرام مغز املتاس حل کر دیں کبھی اس میں ۴-۱۴ گرام تربد کا اضافہ بھی کر دیا جاتا ہے اور قوت و طاقت کے لحاظ سے جلاب، شربتِ گلاب، شربت بنفشہ یا شربت آلو بخارا میں سقمونیا کا اضافہ کر کے استعمال کرایا جاتا ہے۔ جب تیزی ختم ہو جائے تو یہ گولیاں دیں۔

نسخہ:

ایلوا ایک حصہ، عصارۂ افسنتین نصف حصہ، کتیرا، گلاب ہر ایک چوتھائی حصہ کوٹ چھان کر چنے کے بقدر گولیاں بنالیں اور اس میں سے ۷-۱۰ گرام تک استعمال کرائیں اور جب مریض کو بے چینی متلی اور کلیجے میں درد محسوس ہو تو قے کرائیں۔

صداع صفراوی میں التہاب وحرارت کے ساتھ وہ علامات نہیں پائی جائیں جنہیں ہم نے بیان کیا ہے۔ اس کا علاج بھی وہی ہے جو پہلے بیان کیا جا چکا ہے سوائے اخراج خون کے۔ نیز مسہلات میں ہلکی دوائیں مثلاً پھلوں کا پانی، بنفشہ و عشق پیچاں وغیرہ استعمال کرائیں۔ بدہضمی اور نفسانی امراض مثلاً غم و فکر، غصہ، بے خوابی، روزہ، غذا کی قلت یا تاخیر سے بھی صفرا کی پیدائش میں اضافہ ہوتا ہے۔ صفرا جگر میں پیدا ہوتا ہے اور وہاں سے پتے کی تھیلی میں آتا ہے پھر سارے بدن میں پھیل جاتا ہے۔ اس کے بعد مقامی علاج مثلاً اطلیہ، ضمادات، سعوط، قطور اذن، نشوق وغیرہ کا استعمال بدن کے مادے سے پوری طرح پاک وصاف ہونے کے بعد کریں۔ تاکہ بدن سے کوئی مادہ سر میں نہ پہونچ جائے۔ یا سر کا کوئی مادہ دماغ میں نہ پہونچ جائے کیونکہ اس سے دماغ میں ایسا ورم پیدا ہو جاتا ہے جو ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے اور اس بات کی علامت کہ دردِ سر بلا مادہ ہے یہ ہے کہ عضو میں شدید درد کے ساتھ سوجن، ورم یا امتلاء کی علامات مثلاً رگیں پھولی ہوئی ہونا اور تہیج و بھر بھراہٹ وغیرہ نہیں پائی

جاتیں اور استفراغ کے بجائے اعتدال کے ساتھ مزاج میں تغیر و تبدیلی پیدا کرنے سے درد میں سکون ملتا ہے اس کے برعکس استفراغ کرنے پر درد بڑھ جاتا ہے۔ تعدیل مزاج میں یہ خیال بھی رکھیں کہ قے میں کیا نکلتا ہے۔ چنانچہ اگر صفراوی یا بلغمی کیموس خارج ہو تو یہ دردسر مادہ کے ساتھ ہوتا ہے اور اگر صرف کھانا خارج ہو تو دردسر بلا مادہ ہوتا ہے۔

جب مرض مادے کے ساتھ ہوتا ہے تو پیشاب گاڑھا ہوتا ہے اور بغیر مادے کی صورت میں صاف شفاف و رقیق ہوتا ہے جب یہ یقین ہو جائے تو وہی دوا استعمال کریں جس کا جالینوس نے میامیر میں بیان کیا ہے۔ (ثابت بن قرہ)

جب سر میں حرارت لاحق ہو جائے اور تبرید کی ضرورت ہو تو سب سے بہتر یہ ہے کہ روغن گل برف سے سرد کر کے تالو پر ڈالیں۔ کیونکہ اس مقام کی ہڈیاں پتلی و نرم ہوتی ہیں لیکن پہلے بال مونڈ دیں۔ یہ علاج ان مقامات میں زیادہ کارگر ثابت ہوتا ہے جہاں بخارات کی کثرت ہو کیونکہ یہ انہیں نیچے کی جانب دھکیل دیتا ہے اور اگر مزید تبرید کی ضرورت ہو تو روغن گل کے ساتھ سدا بہار، خس، خرفہ یا مکو کا عصارہ شامل کر دیں یا روغن گل و روغن بید مشک سرکہ و عرق گلاب سرد میں مخلوط کر کے اس میں ایک کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں اور جب وہ گرم ہو جائے تو دوسرا کپڑا اسی طرح رکھیں۔ اس سے قوی و تیز نسخہ یہ ہے کہ سرکہ، اسپغول اور روغن گل مخلوط کر کے سر پر لیپ کریں یا سبزیوں مثلاً دھنیا سبز، خرفہ اور مکو کے عصارہ کا لیپ کریں اور خشک ہونے تک چھوڑ دیں اور اسی کو اندرونی طور پر استعمال کرائیں۔ اس کے لیے ایک قوی ضماد بھی ہے لیکن اس کا استعمال مرض کے اخیر ہی میں بہتر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جو کا آٹا آب بہی میں گوندھ کر سر پر لیپ کریں۔ (جالینوس)

طلاء:

کنپٹی پر یہ طلا لگائیں: انزروت نصف حصہ، صندل سفید دو حصے، افیون چھٹا حصہ باریک کر کے خس کے عصارے میں گوندھ کر ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک لیپ کریں اور اس کے اوپر جست کا ایک باریک ٹکڑا رکھ کر خشک ہونے تک باندھے رکھیں۔ یہ شریان کو دبا کر اسے تڑپنے اور سر تک بخارات صعود کرنے سے روک دیتا ہے۔

اس طلاء میں گوند ببول کا اضافہ کر دیں اور اگر جست کا ٹکڑا نہ ملے تو لکڑی کا کوئی ٹکرا

کس کر باندھ دیں تا کہ شریان تڑپ نہ سکے۔ (رازی)

ترطیب دماغ کے لیے بطور سعوط روغن بنفشہ، روغن نیلوفر بطور خاص جو مغز تخم کدو یا روغن تخم خیار وخس یا خرفہ یا مکو یا کدو کے سبز پتوں کے عصارے یا سرطان [کیکڑا] کی رطوبت میں پروردہ کیا گیا ہو استعمال میں لائیں۔ (ثابت بن قرہ)

اگر بغیر ترطیب کے تبرید کی ضرورت ہوتو یہ سعوط استعمال کرائیں۔

بنسلوچن، شکر ہر ایک ۷ گرام، افیون، نشاستہ ہر ایک ۳،۵ گرام، مسور کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی روغن بنفشہ اور عورت کے دودھ یا انڈے کی زردی سے لگی ہوئی رقیق سفیدی کے ساتھ سعوط کرائیں۔

بعض لوگ افیون و کافور ہموزن لے کر روغن گل اور عورت کے دودھ میں مخلوط کر کے مریض کے کان و ناک میں ٹپکاتے ہیں۔ یہ تمام تدابیر مثلاً طلاء، سعوط اور کپڑے رکھنا وغیرہ سر کو تقویت دینے کے ساتھ ساتھ درد کو بھی تسکین دیتی ہیں۔ اس کے لیے سرد خوشبوئیں بھی استعمال کی جاتی ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ گل بنفشہ، گل نیلوفر اور خطمی کی ٹہنیاں ایک برتن میں پانی میں ڈال کر برتن کا منہ اچھی طرح بند کر کے جوش دیں پھر اسے ایک طشتری میں نکال دیں اور اس میں تھوڑا سا روغن بنفشہ ملا دیں اور مریض کا سر اس پر جھکا کر اس کے اوپر ایک رومال ڈال دیں اور پانی و تیل ایک لکڑی سے چلاتے رہیں تا کہ اس کے بخارات مریض کی ناک میں پہونچیں۔ جب پانی سرد ہو جائے تو اسے رکھ لیں اور دوبارہ وسہ بارہ گرم کر کے استعمال کریں۔

خالص گرم پانی میں بھی عمدہ روغن بنفشہ ڈال کر یہ عمل کرنے سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ہاتھوں و پیروں کی مالش، انہیں گرم پانی میں ڈالے رکھنا اور اس سے پیر دھونا بھی مفید ہے۔ اگر مذکورہ تدابیر سے فائدہ نہ ہوتو حمام میں گرم بھاپ میں اتنی دیر تک مریض کو رکھیں کہ اس کا سر گرم ہو جائے۔

اس مرض میں سر پر سرد پانی ڈالنے میں اسی وقت فائدہ ظاہر ہوتا ہے جب مرض مادہ کے بغیر ہو۔ سر کے جانب صعود بخارات کو روکنے والی اشیاء یہ ہیں۔ اسپغول، شکر کے ساتھ یا اس کا لعاب جلاب کے ساتھ تھوڑا تھوڑا پلائیں۔ دھنیا خشک میں ہموزن شکر ملا کر سفوف بنالیں۔ انار ترش، سیب ترش و بہی کھلائیں، گیہوں کا آٹا جوش دے کر سرد کیے ہوئے پانی میں بھگو دیں اس کے بعد اسے

نکال کر چند بار سرد پانی سے دھوئیں اور برف کے پانی سے پتلا کر کے اس میں شکر کا اضافہ کر دیں۔

نزلے کی وجہ سے لاحق ہونے والا دردسر بکثرت استفراغ کے بعد ہی لاحق ہوتا ہے اور یہ زیادہ تر عورتوں کو ہوتا ہے۔اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو معتدل اور ہلکی غذائیں مثلاً انڈا، آش جو، نشاستہ کا حلوہ، روغن بادام شکر، مرغی کے چوزے کے سینہ کا ماء اللحم اور بکری کے بچے کی گردن کے ماء اللحم پر عصارۂ بہی اور تھوڑی سی شراب چھڑک کر دیں۔روغن بنفشہ اور عورت کا دودھ ناک میں ڈالیں اور روٹی کے گودے، روغن بنفشہ یا روغن سرکہ شیریں و تازہ کا سر پر لیپ کریں۔

جماع کے بعد لاحق ہونے والے دردسر کا علاج یہ ہے کہ پابندی سے بدن کا تنقیہ کریں اور بابونہ، گلاب و آس کے جوشاندے کا سر پر نطول کرنے کے بعد روغن گل اور سرکہ مخلوط کر کے لگائیں نیز کھانا ہضم ہونے کے بعد، آنتوں میں اترنے سے پہلے جماع کی اجازت دیں۔

نسخۂ قرص:

یہ ٹکیاں تمام تیز امراض میں مفید ہیں، التہاب میں تسکین دیتی ہیں اور مزاج میں تبدیلی پیدا کرتی ہیں: تخم خیارین و تخم کدو شیریں ہر ایک ایک حصہ، شکر دو حصے کوٹ چھان کر ٹکیاں بنا کر خشک کر لیں اور ۱۰۔۱۸ گرام تک بوقت ضرورت استعمال کرائیں۔

نسخہ قرص دیگر:

طباشیر ایک حصہ، گلاب سرخ دو حصے، کوٹ چھان کر ۵ گرام کے بقدر ٹکیاں بنالیں اور اگر مریض کو قبض کی شکایت ہو تو ایک ٹکیہ ہمراہ ترنجبین ۷۰ گرام دیں، اگر اجابت پتلی ہو رہی ہو تو آب سیب و بہی کے ساتھ دیں، اگر طبیعت معتدل ہو تو آب انار ترش کے ساتھ دیں۔

غذا میں جو کا ستو گرم پانی میں بھگو کر سرد ہونے تک چھوڑ دیں۔اس کے بعد سرد پانی سے دھو دیں اور اسے شکر یا جلاب کے ہمراہ دیں۔یا نرم و سفید آٹے کی روٹی مندرجہ ذیل طریقہ پر ڈھلی ہوئی دیں۔عمدہ آٹے کی روٹی کسی سیال میں بھگو دیں کہ وہ تر ہو جائے پھر اس پر پانی ڈالیں اور اسے جلاب یا شکر سے استعمال کرائیں۔یا سینکی ہوئی روٹی ٹھنڈے پانی سے دو یا تین بار دھو کر جلاب یا شکر کے ساتھ کھلائیں یا روغن زیتون کا سرکہ روغن بادام یا روغن تل کے ساتھ دیں یا روغن گل، شکر یا جلاب یا سکنجبین کے ہمراہ دیں یا تلی ہوئی شوربے دار مچھلی کھلائیں یا سموسہ ہمراہ شوربا دیں یا ابلی ہوئی سبزیاں

اور حمیات کے باب میں بیان کردہ شوربہ جات دیں۔ جب مرض کی شدت کم ہو جائے تو چھوٹی و سفید مچھلیوں کے کباب دیں یا انہیں تل کر سرکہ، پانی و روغن بادام کے آمیزہ میں ڈال دیں یا انہیں روغن بادام میں دھنیا خشک اور جو کے ستو کے ہمراہ تل لیں یا سکباج یا قریص یا نرم انڈے کی زردی دیں۔

اگر برودت و رطوبت دردسر کا سبب ہوں تو خراب اخلاط کو خارج کرنے والی ادویہ مثلاً حب شبیار، حب ایارج، حب اسطمخیقون و حب قوقایا استعمال کرائیں۔ ان کے ساتھ یہ جوشاندہ دیں، ہلیلہ زرد، ہلیلہ کابلی و ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۷ گرام سے ۲۵ گرام تک، ہلیلہ و آملہ ہر ایک ۱۰ گرام، انیسون، اجوائن دیسی و مصطگی ہر ایک ۷ گرام، مویز منقی ۵۲ گرام کو ۱۲۰۰ ملی لیٹر پانی میں جوش دیں۔ جب ایک تہائی رہ جائے تو چھان کر اس میں سے ۲۸۰ گرام جوشاندہ مذکورہ گولیوں یا ایارج فیقرا ۳،۵۱ گرام یا ۳-۵ گرام تک تربد کے ہمراہ استعمال کریں۔ اس کے بعد وہ غرغرے، عطوس اور سعوط استعمال کرائیں جنہیں ہم باب الفالج میں بیان کریں گے۔ ان سب کے بعد گرم روغنیات مثلاً روغن بان، روغن خیری، روغن سوسن، روغن چمیلی اور روغن اخروٹ سر پر ڈالیں۔ یا یہ روغن استعمال کریں۔

نسخہ:

سداب تازہ، بابونہ، تلسی مرزنجوش، نسرین، پودینہ برگ سرو برگ ابہل یا برگ صنوبر تنہا یا سب ملا کر پانی اور روغن زیتون میں اتنا پکائیں کہ صرف روغن رہ جائے پھر اسے نیم گرم سر پر ڈالیں اور کان و ناک میں چند قطرے ٹپکائیں بالخصوص روغن بابونہ سر پر ڈالیں اور اس کے جوشاندے کا بھپارہ دلائیں۔ اسے صداع حار کے اخیر میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اگر اس تدبیر سے فائدہ ظاہر نہ ہو تو روغن ارنڈی ایارج کے خیساندے کے ساتھ دیں۔

نسخہ خیساندۂ ایارج:

پوست ہلیلہ زرد ۲۵ گرام، ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی، ہلیلہ و آملہ ہر ایک ۷ گرام، مصطگی ۱۰ گرام، افسنتین رومی ۱۸ گرام، تخم کشوث ۱۸ گرام، شاہترہ ۳۵ گرام اور بادآور ۱۰ گرام، تمام دوائیں ۸۰۰ ملی لیٹر پانی میں جوش دے کر دو تہائی حصہ جلا دیں اور بقیہ تہائی حصہ چھان کر اس میں ایارج فیقرا ۱۸ گرام کا اضافہ کر کے روزانہ ۱۰۵-۱۶۵ گرام تک روغن ارنڈ کے ہمراہ دیں۔ یہ نسخہ معدہ و سر کے تنقیہ کے لیے عمدہ ہے۔

اگر بے چینی، متلی، کلیجے یا غذائی آلات پر چبھن محسوس ہو تو قے کرائیں اور مذکورہ ایلوے کا خیسانده لیں یعنی مذکورہ دوائیں جوش دے کر چھان کر اس میں ایارج کے بجائے ایلوا شامل کریں اور اس میں سے ۷۰-۱۰۵ گرام تک خالی پیٹ پلائیں اور اس کے بعد حب رشاد ے گرام ہمراہ آب نیم گرم دیں۔ غذا میں چوزے کا زیر باج دیں یا چکاوک یا تیہو کا اسفید باج دیں۔ یا چنے کا پانی ہمراہ زیرہ، سویا، روغن اخروٹ، رائی کا جھاگ اور آبکامہ کے ہمراہ دیں لیکن پہلے اسے چنے سے صاف کر لیں۔ جنگلی پرندوں کا گوشت، شکار کا گوشت اور چقندر مع رائی دیں۔ اس کے علاوہ موضوع بحث مرض اور دوسرے امراض مثلاً رعشہ وغیرہ میں کرم کلہ، مسور، بھنا ہوا بھیجا، اخروٹ اور ناریل وغیرہ مفید ہیں۔ پینے کے لیے ماءالعسل جوش دے کر اور چھان کر دیں اور ہر قسم کی نبیذ ترک کرا دیں کیونکہ اس سے بہتر تو صاف پانی ہوتا ہے۔ اگر اس سے درد سر میں تسکین نہ ہو تو کنپٹی کی دونوں رگیں کاٹ کر داغ دیں۔ اگر اس سے بھی درد نہ جائے تو گردن کی دونوں جانب اور وسط میں داغ دیں اور اگر اس سے بھی درد نہ جائے تو اب یہ لاعلاج ہے۔

برودت و رطوبت سے پیدا شدہ درد سر میں ایلوا، مرکی و فرفیون ہر ایک ے گرام، گوند ببول و زعفران ہر ایک ۹ گرام، جند بیدستر ۳،۵ گرام، افیون ۵ گرام، قسط شیریں، کندر ۱۰ گرام اور انزروت ۵ گرام کو گرم پانی میں گوندھ کر کنپٹی پر لگا کر اس پر جست کا ہلکا ٹکڑا باندھ دیں۔

سردی و خشکی سے پیدا ہونے والے درد سر کا سبب سودا ہوتا ہے۔ لہذا مسہل سودا ادویہ سے اس کا تنقیہ کریں اور اس کے بعد گائے کا صاف مکھن ۲ گرام یا بطخ کی چربی تھوڑے سے آب مرزنجوش میں حل کر کے ناک میں ڈالیں۔ اگر ساتھ میں حرارت بھی ہو تو روغن بنفشہ اور عورت کا دودھ کافی دنوں تک ناک میں ٹپکائیں یا روغن کدو اور انڈے کی زردی سے متصل رقیق سفیدی مخلوط کر کے ناک میں ٹپکائیں۔

نسخہ حب:

یہ گولی برودت و رطوبت سے پیدا شدہ جملہ اقسام کے درد سر میں مفید ہے، اسے منہ میں رکھ کر چوسا جاتا اور غرغرہ کرایا جاتا ہے رائی، عاقرقرحا، انار دانہ، مرزنجوش کے پتے، پودینہ و ایلوا ہر ایک ہموزن باریک کر کے تمام دواؤں کے ہموزن مویم منقی اور سرکے میں حل کر کے شہد جیسا بنا کر اس کی

بیر کے برابر گولیاں بنالیں اسے منہ میں رکھ کر چُسائیں اور اسے آبکامہ، سرکہ اور میپختج میں حل کر کے اس سے غرغرہ کرائیں۔ اگر دردِ سر کے ساتھ بے خوابی ہو جس کا سبب متعفن رطوبت ہو تو بیخ سوسن یا سویا یا زعفران کے جوشاندہ سے سر دھلانے کے بعد روغن سویا، روغن سوسن اور روغن زعفران سر پر ڈالیں۔

شقیقہ کا سبب یہ ہے کہ دماغ دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے چنانچہ اگر فضلات دائیں جانب ہوتے ہیں تو دائیں جانب اور بائیں جانب ہوتے ہیں تو بائیں جانب درد ہوتا ہے۔ اس کا علاج بھی دردِ سر کی مختلف اقسام جیسا ہوتا ہے۔

دماغی فضلات کچھ اور نہیں بلکہ بارد رطب وسفید بلغم ہی ہوتے ہیں۔

جب ان کا نزول سر سے شکم کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے تو دست آنے لگتے ہیں بھوک پیاس کم ہو جاتی ہے۔ یہ فضلات دماغ سے نزول کے وقت اپنی خاص کیفیت سے ہٹ جاتے ہیں چنانچہ یہ نمکین یا چرپرے ہو جاتے ہیں جن سے خونی دست آتے ہیں اور آنتوں میں زخم بن جاتے ہیں۔ بعض مرتبہ اس سے بواسیر کا مرض پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ عمومی طور پر یہ سودا سے پیدا ہوتے ہیں۔

(طیماوس کی طبی تفسیر از جالینوس)

مفرد منقی دماغ ادویہ میں شحم حنظل ۲۵۰ ملی گرام، ایارج فیقرا ۴،۵ گرام کے ساتھ دیں یا اسطوخودوس ۴،۵ گرام شہد اور گرم پانی میں حل کر کے دیں یا سیاہ مرچ، کندس اور ایلوا سنگھا کر چھینک لانے کی کوشش کریں یا زیرہ سنگھائیں یا آب چقندر، آب مرزنجوش آب شہدانہ، آب پودینہ کوہی، آب بنڈال، روغن غار، روغن زرد آلو و روغن بادام تلخ ناک میں ڈالیں۔ یا پاپڑی لون، حب الرشاد تخم اوئنکن، خربق سیاہ، کلونجی، فرفیون، عرق پودینہ اور جند بیدستر وغیرہ سونگھنے یا انہیں ناک میں ڈال کر چھینکیں لانے سے دماغ و ذہن کا تنقیہ وصفائی ہو جاتی ہے۔

آب پیاز ناک میں ڈالنے یا جند بیدستر سونگھنے سے سر کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

کندس سونگھنے سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ (جورجس)

بیخ کرفس جنگلی خشک کوٹ کر سونگھنے سے چھینک آتی ہے اور آب لبلاب ناک میں ڈالنے سے سر کا تنقیہ کرتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

بنڈال کا عصارہ دودھ کے ہمراہ نتھنوں پر لگانا بکثرت فضلات کے اخراج کا سبب بنتا ہے۔ (بولس)

رائی کوٹ کر سونگھنے سے چھینک آتی ہے اور سرود ماغ کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

نسخہ عطوس جو سر کے امتلاء اور سدہ میں نافع ہے اور دماغ کے فضلات دور کر کے اسے خشک کرتا ہے۔

نسخہ:

ایارج فیقرا ۱۷ گرام، کندس ۲ گرام، شحم حنظل ۴،۵ گرام، کلونجی ۴،۵ گرام، مشک و کافور ہر ایک ۵۰۰ ملی گرام اور مرزنجوش خشک ۳،۵ گرام، لے کر سنگھائیں۔

سرد دماغ کے لیے مضر غذاؤں میں مچھلی، مرغی کے چوزے، ہر قسم کا دودھ، چکنائی اور ہر طرح کی شراب دماغ و اعصاب کے لیے مضر ثابت ہوتے ہیں۔ سرکہ، دھنیا اور ترش سیب ذہن و حافظہ کے لیے مضر ہیں اور شکر کے استعمال اور غور وفکر کی عادت اور غم واندوہ سے ذہن و حافظہ مضبوط ہوتا ہے۔

قلب کی فراغت و سرور، کندر، سیاہ مرچ اور وج کا استعمال اور چربی کا پرہیز اور غور وفکر کی عادت ذہن و دماغ کے لیے مفید ہوتی ہیں۔ غذاؤں میں مرغی کا گوشت کھانے سے دماغ کا جوہر بڑھتا ہے اور سوچنے کی صلاحیت تیز ہوتی ہے۔ اسی طرح، سونٹھ و ناریل قوت حافظہ میں اضافہ کرتے ہیں۔ (ثابت)

جب آدھا سیسی دائمی ہو جائے اور بینائی متاثر ہونے لگے تو کنپٹی کی شریان کاٹنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہتا کیونکہ اب بینائی ہمیشہ کے لیے جا سکتی ہے۔ (رازی)

آدھا سیسی، معدہ اور تمام اعضاء کی مشارکت سے بالکل اسی طرح ہو جاتا ہے جس طرح درد سر ہوتا ہے اور یہ اسی جانب ہوتا ہے جدھر فضلات موجود ہوتے ہیں۔ (ابن ماسویہ)

عمدہ طلا برائے شقیقہ:

زعفران ۵۲ گرام، پھٹکری زرد ۳۵ گرام، پھٹکری سفید ۵۲ گرام، رُب انگور خام، پھٹکری سبز و افیون ہر ایک ۱۰ گرام اور گوند ببول ۵۲ گرام کوٹ چھان کر ٹکیاں بنالیں اور بوقت ضرورت سرکہ یا انڈے کی سفیدی میں گھس کر کنپٹی پر لیپ کریں۔

سدر ددوار (سر چکرانا اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جانا)

جب اس کا سبب خون ہوتا ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ چہرہ سرخ ہوتا ہے۔ گردن کی رگیں ابھری ہوئی ہوتی ہیں۔ کنپٹی اور کانوں کے پیچھے کی رگوں میں ٹیس محسوس ہوتی ہے اور چہرہ اور سر

دونوں گرم ہوتے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ قیفال، باسلیق یا ورید اکحل کی فصد کھولیں۔ یا پھر ابھری ہوئی رگوں کی فصد کھولیں۔ پنڈلیوں پر پچھنہ لگائیں۔ سر پر سرکہ اور روغن ڈالیں اور خون کی حرارت کم کرنے والی غذائیں مثلاً مسور، آب انگور خام، قریص اور اسپغول ہمراہ شکر استعمال کرائیں۔ (رازی)

اگر صفراء سبب ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ اس سے قبل غشی پائی جاتی ہے اس کا علاج یہ ہے کہ سکنجبین اور گرم پانی سے قے کرائیں۔ ہلیلہ کا جوشاندہ پلائیں۔ ماء الجبن، آب انار ترش اور آب انگور خام استعمال کرائیں۔

بلغمی کی علامت یہ ہے کہ حواس پراگندہ ہوتے ہیں۔ لعاب کی کثرت ہوتی ہے۔ رنگت سفید ہوتی ہے اور نیند زیادہ آتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ حب قوقایا سے بار بار قے اور اسہال کرائیں۔ بلغم نکالنے والی دواؤں سے غرغرہ کرائیں اور بلغمی دردسر کے باب میں مذکور سعوط دیں جو سر میں حرارت پیدا کرتے ہیں۔

بلغم کے باعث ہونے والا دردسر:

کبھی کبھی آنکھوں کے سامنے ایسی چیزیں دکھائی دیتی ہیں جن کا خارج میں کوئی وجود نہیں ہوتا اور یہ وہی بخارات ہوتے ہیں جنہیں آدمی کوئی خارجی شے تصور کرتا ہے جس سے اس کا ذہن تاریکی میں چلا جاتا ہے اور اسے غم وفکر لاحق ہو جاتا ہے اور کبھی صرع کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ صرع کا مرض مہینہ کے شروع میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کے حلق میں ایک پر داخل کر دیں اور کنپٹی دبائیں تاکہ مریض ہوش میں آ جائے۔ سر پر گرم تیل ڈالیں، ناک میں کندش اور جنگلی پودینہ باریک کر کے پھونکیں، سر پر گرم پانی دھاریں۔ ناک کی رگ کی فصد کھولیں اور سر پر پچھنہ لگائیں اور اگر مزید ضرورت ہو تو کنپٹی کی رگ اور قیفال کی فصد کریں۔ کشادہ و ہوادار کمرے میں رکھیں اور ہلکی غذائیں دیں۔ (شمعون در بیان سدر)

بخارات جب بکثرت اور غلیظ ہوتے ہیں اور ان کا تحلل نہیں ہو پاتا تو وہ سر میں پہونچ کر سدر پیدا کرتے ہیں اور ان کے تحلل کے بعد جب راستے کھل جاتے ہیں تو سدر ختم ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

ان بخارات کے اسباب تین ہوتے ہیں، پہلا سبب یہ ہے کہ یہ بخارات سر ہی میں پیدا ہوتے ہیں۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ معدہ میں فضلات جمع رہتے ہیں جن کے بخارات سر تک پہونچ جاتے ہیں

اور تیسرا سبب یہ ہے کہ نچلے اعضا مثلاً قدم، پنڈلیوں، رانوں شکم اور گردوں سے بخارات سر تک پہونچتے ہیں۔ چنانچہ اگر بخارات سر ہی میں پیدا ہوتے ہیں تو اس کی علامت یہ ہے کہ دھوپ یا آگ کی تپش سے سر گرم ہو جاتا ہے۔ معدہ سے بخارات صعود کرنے کی علامت یہ ہے کہ سر کے اگلے حصّے میں درد ہوتا ہے کیونکہ سدہ اسی مقام کے سامنے ہوتا ہے۔ نیز سدر سے پہلے قے اور ابکائی وغیرہ آتی ہے۔

اس کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ سدر زیادہ کھانے و پینے سے پیدا ہوتا ہے اور جو سدر نچلے اعضا سے بخارات صعود کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اس میں سدر سے پہلے قدم، پنڈیوں، رانوں یا شکم سے کوئی چیز اوپر چڑھتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اس کے بعد سدر پیدا ہوتا ہے۔ گردوں سے سدر کے وقوع کی علامت یہ ہے کہ گردوں سے کوئی شے اوپر چڑھتی ہوئی محسوس ہوتی ہے پھر سدر واقع ہوتا ہے۔

سدر دموی کی علامت یہ ہے کہ مریض ماقبل میں گوشت، شیرینی، انڈے کی زردی، مرغی کے چوزے اور بکری کے بچے کا گوشت اور شراب وغیرہ استعمال کر چکا ہوتا ہے۔ یہ مرض عموماً موسم ربیع اور دن کی ابتدا میں ہیجان میں آتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ نبض طول، عرض و عمق میں مکمل یعنی عظیم ہوتی ہے۔ چہرہ سرخی کے ساتھ ساتھ پھولا ہوا ہوتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ منہ کا مزہ شیریں ہوتا ہے۔ تمام بدن بالخصوص سر اور چہرے میں حرارت اور گرانی پائی جاتی ہے۔ پیشاب کا رنگ ہلکا سرخ ہوتا ہے نیز مریض کے مزاج میں کھلنڈرا پن پایا جاتا ہے۔

سدر صفراوی کی علامت یہ ہے کہ مریض ماقبل میں صفرا پیدا کرنے والی غذائیں مثلاً رائی، سیاہ مرچ، لہسن اور پرانی شراب وغیرہ استعمال کر چکا ہوتا ہے۔ محنت و مشقت و بے خوابی کا شکار ہوتا ہے مریض نوجوان ہوتا ہے اور اسے آنکھوں کے سامنے یا فضا میں زردی محسوس ہوتی ہے۔ خواب میں زرد رنگ، خربق اور حمام وغیرہ دیکھتا ہے جیسے دموی مزاج والا انسان سرخی دیکھتا ہے۔ مریض کو بہت جلد غصہ آجاتا ہے۔ اس کے رنگ پر زردی کا غلبہ اور بدن لاغر و ضعیف ہوتا ہے۔ منہ کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اور سخت پیاس لگتی ہے۔ نبض متواتر، سریع اور دقیق ہوتی ہے۔ پیشاب کا رنگ اصفر اشقر آگ کی مانند ہوتا ہے۔ نہایت لطیف اور بو تیز ہوتی ہے اور سدر موسم گرما اور دو پہر کے وقت لاحق ہوتا ہے۔

سدر سوداوی ایسے لوگوں میں پیدا ہوتا ہے جو مولد سودا غذائیں مثلاً گائے ہرن وخر گوشت کا گوشت، گاجر، مسور، کرم کلہ اور غلیظ و سیاہ شراب وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ مریض خاموش اور فکر

میں ڈوبا ہوا رہتا ہے محفل سے بھاگتا ہے۔ یہ مرض موسم خریف میں دن کے آخر میں یا رات کے وقت پیدا ہوتا ہے۔ مریض کے سر میں گرانی اور بے خوابی ہوتی ہے اشیاء کا رنگ سیاہ دکھائی دیتا ہے۔ منہ کا مزہ ترش ہوتا ہے۔ خواب میں سیاہ و وحشت ناک چیزیں دیکھتا ہے۔ اس کے رنگ پر سیاہی اور بدن پر خشکی کا غلبہ ہوتا ہے۔

سدر بلغمی ان لوگوں میں پیدا ہوتا ہے جو ماقبل میں مولد بلغم اشیاء واغذیہ مثلاً دودھ، مچھلی، تازہ میوے اور سرد پانی استعمال کرتے رہے ہوں۔ منہ میں لعاب زیادہ بنتا ہے اور بدہضمی ہوتی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ سدر داء الراق کے مرض جیسا پیدا ہوتا ہے۔ پیاس ہلکی ہوتی ہے۔ پیشاب کا رنگ سفید اور وہ غلیظ ہوتا ہے۔ نبض سریع ولین ہوتی ہے۔ بدن کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ مریض کسلمند وسست ہوتا ہے اور اسے سفید چیزیں نظر آتی ہیں اس کے خواب میں عموماً پانی نہریں، بھنور اور بارش وغیرہ آتے ہیں اور عموماً زیادہ کھانا کھانے اور سرد پانی پینے سے سدر پیدا ہوتا ہے۔ سدر کی تمام انواع اس وقت لاحق ہوتی ہیں جب مریض گھومتے ہوئے مقامات پر ہوتا ہے یا وہ گھومتی ہوئی چیزیں مثلاً چکی اور رہٹ وغیرہ دیکھتا ہے یا ان اشیاء کا خیال کرتا ہے۔ ان اشیاء کا ادراک نظر سے ہوتا ہے اور نگاہ کی حرکت سے مرض متحرک ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے چہرہ تمتما جاتا ہے۔

ان تمام انواع کا علاج صداع کی انواع کی مانند ہی ہے جنہیں ہم کتاب الصنعۃ الکبیرہ میں بیان کر چکے ہیں۔

اگر اس کے ساتھ متلی پائی جائے تو اس کا سبب معدے میں ہوتا ہے۔ اس کے لیے سکنجبین اور گرم پانی سے قے کرانے کے بعد جوشاندے سے اسہال کرائیں اس کے بعد انار ترش، بہی، ناشپاتی، آب انگور خام، سماق، انگور کی شاخیں، تازہ بادام اور شامی توت کھلائیں اور مریض کو مذکورہ پھولوں کے پانی میں آٹا گوندھ کر اس کی روٹی کھلائیں اگر اس کے ساتھ چہرہ میں سرخی ہو اور رگیں ابھری ہوئی ہوں تو صداع حار کی مانند علاج کریں۔ بعض اوقات اگر سر بذات خود کمزور ہو یا اس میں فضلات بھرے ہوئے ہوں تو سورج کی دھوپ لگنے سے بھی سدر و دوار پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ سر پر روغن گل لگائیں۔

اگر یہ غم و فکر یا کھانا کھانے اور شکم پری کے بعد پیدا ہوئے ہوں اور ان کے ساتھ حرارت یا سرخی

وغیرہ موجود نہ ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ نمکین مچھلی، رائی، مولی اور سکنجبین ۶۰۰ ملی لیٹر بار بار پلائیں۔ اگر اس سے آسانی سے قے نہ آئے تو ایک مٹھی خرفہ، ۱۲۰۰ ملی لیٹر پانی میں اسقدر پکائیں کہ ایک تہائی پانی جل جائے۔ پھر اس میں تھوڑا سا نمک و شہد شامل کر کے اچھی طرح مخلوط کر لیں اور اسے تین بار میں پلائیں۔ یا مولی کا معہ پتوں کے پانی نچوڑ کر سکنجبین کے ہمراہ دیں۔ جب قے کے ذریعہ معدہ صاف ہو جائے تو اب مقوی معدہ دوائیں مثلاً اطریفل صغیر، جلنجبین ہمراہ مصطگی وعود استعمال کرائیں اور تر مزاج لوگوں کے موافق غذائیں مریض کو دیں۔ (ثابت)

دوران سر کبھی خاص سر کے درد سے پیدا ہوتا ہے اور کبھی معدہ کے کسی مرض کی بنا پر پیدا ہوتا ہے۔ اس صورت میں معدہ کی مشارکت سے پیدا ہوتا ہے۔ معدہ کی شرکت کی علامت یہ ہے کہ بھوک کم ہوتی ہے، بدہضمی ہوتی ہے، خفقان پایا جاتا ہے نیز متلی ہوتی ہے۔ ایک دوران سر ختم ہوتا ہے اور دوسرا شروع ہو جاتا ہے اور جو دوران سر خاص سر کی بنا پر ہوتا ہے اس میں مرض مستقل رہتا ہے۔ سر میں گرانی ہوتی ہے۔ کانوں میں آوازیں سنائی دیتی ہیں اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے یہاں تک کہ ہلکی چیز سے بھی مریض چکرا کر گر پڑتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ سر میں بکثرت غلیظ بخارات اکٹھا ہو جاتے ہیں اور جب اپنی کثرت یا گاڑھے پن کی وجہ سے تحلیل نہیں ہو پاتے تو سر کے اندر چکرانے لگتے ہیں جس سے دوران سر پیدا ہو جاتا ہے۔ (سرافیون)

کبھی گھومنے والی چیزیں مستقل دیکھتے رہنے سے دوران سر پیدا ہو جاتا ہے جس کا سبب عام طور سے یہ ہوتا ہے کہ دماغ میں غلیظ اور ناپختہ ریاح اکٹھا ہو کر روح نفسانی پر غلبہ حاصل کر لیتی ہیں۔ جس سے سر چکرانے لگتا ہے۔ اگر یہ ریاح معدہ یا تمام بدن سے سر میں پہونچتی ہیں تو یہ کان کے پیچھے کی شریانوں کے ذریعہ اوپر پہونچتی ہیں جس کی علامت یہ ہے کہ وہاں تناؤ پایا جاتا ہے۔ یا قرطیس نامی شریانوں کے ذریعہ پہونچتی ہیں جس کی علامت گردن میں تناؤ کی موجودگی ہوتی ہے اور جب یہ ریاح معدہ سے اٹھتی ہیں تو متلی، بدہضمی اور خفقان پایا جاتا ہے۔

دوران سر کا سبب کبھی دماغ میں موجود کوئی سرد یا صفراوی خلط بھی ہوتی ہے۔

دورانِ سر اور درد سر میں فرق یہ ہے کہ درد درد سر جلدی ختم ہو جاتا ہے جب کہ دورانِ سر دیر تک باقی رہتا ہے۔

علاج:

سبب کے مخالف وتدابیر اختیار کریں چنانچہ اگر خلط بارد سبب ہو تو دواء مسہل کے ذریعہ بدن کا تنقیہ کرنے کے بعد گرم ادویہ استعمال کریں اور جند بیدستر فرفیون، کلونجی، مشک، مرزنجوش وغیرہ پابندی سے سنگھائیں اور سر کا تنقیہ کرنے والی دواؤں سے غرغرہ کرائیں۔

اگر غلیظ ریاح سبب ہوں تو بابونہ، شوامر [زردی مائل ایک گھاس ہے جو عراق میں پیدا ہوتی ہے یہ کانٹے دار اور خوشبودار ہوتی ہے] ناخونہ، مرزنجوش، درمنہ اور غار کے پتوں کے جوشاندے سے بھپارہ دلائیں۔

اگر کوئی گرم خلط سبب ہو تو اس خلط کے لیے دواء مسہل مثلاً ہلیلہ زرد، ہلیلہ کابلی یا حب النیل کے جوشاندے سے بدن کا تنقیہ کریں۔ اگر اخراج خون کی ضرورت ہو تو قیفال کی فصد کریں بشرطیکہ مرض خاص سر میں ہو اور اگر مرض، معدہ کی مشارکت کے ساتھ ہو تو وریدالکحل کی فصد کریں اور تازہ گلاب، گاڑھا سرکہ، تازہ آس اور بنفشہ کے پتے کوٹ کر اور گلِ نیلوفر سنگھائیں۔

حقنہ بھی اس مرض میں مفید ہوتا ہے جس سے مادۂ مرض نیچے کی جانب لایا جاتا ہے چنانچہ اگر مرض بوجہ حرارت ہو تو ہلکا حقنہ استعمال کریں اور اگر مرض برودت کے سبب ہو تو تیز، گرم حقنہ استعمال کریں۔ اگر مذکورہ تدابیر سے دورانِ سر میں افاقہ نہ ہو اور مرض بڑھتا ہی جائے تو مریض کو ایارج جالینوس، ایارج ارکاغانیس یا ایلوے کا خیساندہ دیں۔

اگر معدہ اور سر کی مشارکت سے چکر آرہے ہوں اور ریاح کان کے پیچھے کی رگوں سے اوپر چڑھ رہی ہوں تو وہ دونوں رگیں کاٹ دیں۔ شاید کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ کیسے پتہ چلے گا کہ انہیں دونوں رگوں سے ریاح پہونچ رہی ہیں تو ہم اس سے کہیں گے کہ یہ جاننے کے لیے انگلی سے وہ دونوں شریانیں ٹٹولیں چنانچہ اگر وہ نبض عظیم محسوس ہو تو سمجھ لیں کہ ریاح ان سے اوپر پہنچ رہی ہیں اور کبھی دیکھنے ہی سے تناؤ اور امتلاء کا پتہ چل جاتا ہے۔ اگر یہ رگیں باندھ دی جائیں تو درد بند ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اس پر قابض ادویہ مثلاً مازو، گلنار، اقاقیا اور افیون وغیرہ سرکے میں مخلوط کر کے لگانے سے بھی درد میں افاقہ ہو جاتا ہے۔ اگر مذکورہ علامات نہ پائی جائیں تو یہ جان لیں کہ ریاح دوسری خفیہ رگوں کے ذریعہ اوپر پہونچ رہی ہیں۔ ایسی صورت میں مسہلات کے ذریعہ بدن کا تنقیہ کریں۔

دورانِ سر کی علامت یہ ہے کہ انسان کو اپنے آس پاس کی چیزیں گھومتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے اور وہ گرنے لگتا ہے۔ چنانچہ اگر رگیں بالخصوص کان کے پیچھے کی رگیں تنی ہوئی ہوں اور چہرہ سرخ ہو تو ان رگوں کی فصد کریں، پنڈلی پر پچھنہ لگائیں ورید صافن کی فصد کریں اور کافور وصندل وغیرہ سنگھائیں۔

ایسی بدہضمی کے بعد جس میں رنگ میں سرخی اور رگیں ابھری ہوئی نہ ہوں، جو دوران سر پیدا ہو اس میں ایلوا اور مرگی کے لیے مشہور گولی سے اسہال کرائیں اور نمکین مچھلی، مولی اور رائی کھلانے کے بعد سکنجبین اور گرم پانی ۶۰۰ ملی گرام کے ذریعہ بار بار قے کرائیں اور اگر اس سے قے نہ آئے تو مولی واسکے پتوں کا پانی پلائیں اور خربوزہ کا چھلکا سکھا کر باریک کر کے ۱۸ گرام استعمال کرائیں۔ یا جنگلی پیاز کوٹ کر نچوڑ لیں اور اس میں اسی کے ہموزن گولر کا دودھ شامل کر کے پلائیں۔ اس سے قبل غذا میں سریقہ، فجلیہ یا لوبیا یا دو تین عدد پیاز کھلا دیں یا کنکرز ویا مولی یا تخم بھوا ۱۰ گرام یا مرغی کی بیٹ ۳٫۵ گرام استعمال کرائیں۔ لیکن کندش، خربق اور جنگلی تل استعمال نہ کرائیں کیونکہ یہ خطرناک ثابت ہوتے ہیں لیکن بلغم جڑ سے اکھاڑ دیتے ہیں۔ اس لیے غلیظ بیماریوں میں بہتر ہوتے ہیں اور اگر ان کے بغیر چارہ نہ ہو تو ½ گرام تک ہی مندرجہ ذیل طریقہ پر استعمال کرائیں۔

نسخۂ قرص:

یہ بہت سہولت سے قے لاتی ہے۔ تخم، بھوا ۳۵ گرام، حرشف کا گوند ۱۸ گرام، کندش ۴ گرام اور روٹی کا بورہ ۷ گرام کو باریک کر کے آب کنکرز د تازہ یا خطمی کے پانی میں گوندھ لیں اور اس کی ٹکیاں بنا کر ۱۰ گرام کی مقدار میں ۱۸ گرام آبکامہ یا مولی کا عصارہ یا اس کے پتوں کا پانی یا سکنجبین اور گرم پانی یا سویا اور گیہوں کے جوشاندے کے ہمراہ دیں یا حرشف کا گوند ایک حصہ اور ترنجبین تین حصے ایک ساتھ ملا کر گولیاں بنائیں اور اس میں سے ۳٫۵ گرام کی مقدار میں استعمال کرائیں یا سویا، ہلیون اور مولی جوش دے کر یا کھانے میں کھلانے سے آسانی سے قے آجاتی ہے۔

نسخہ سکنجبین برائے قے:

تخم بھوا ۳۵ گرام، خربوزہ کے ٹکڑے اور حرشف کا گوند ہر ایک ۷۰ گرام، سکو ۴۰۰ ملی لیٹر پانی اور سرکے میں سرکے کے تین گنا شکر یا دوگنی شہد شامل کر کے سکنجبین کے طریقہ پر جوش دیں اور جب تیار

ہونے کے قریب پہونچ جائے تو اس میں ۳۵ گرام حرشف کا گوندحل کر کے نہار منہ مریض کو پلائیں اور جب متلی ہونے لگے لیکن قے نہ آئے تو گرم پانی خوب پلائیں اور روغن سرکہ میں ایک پرت کر کر کے یا ایارج لگا کر حلق میں ڈالنے سے نہایت آسانی سے قے آجاتی ہے۔ حمام کرنے سے بھی بآسانی قے ہوجاتی ہے۔ اس کے بعد تنقیۂ معدہ کے بعد اطریفل صغیر یا پرانا جلنجبین تھوڑی سی مصطگی کے ساتھ دیں اور غذا میں قلایا، مطنجن اور ہلکے گوشت دیں۔

لیثرغس یا نسیان

جیسا کہ بعض حکماء قدیم نے کہا ہے کہ نسیان نامی مرض دماغ کے پچھلے حصے میں واقع ہوتا ہے صحیح نہیں ہے بلکہ یہ ایک ہلکے بخار کے مانند ہوتا ہے چنانچہ دماغ کے اگلے بطون میں بلغمی خلط اکٹھا ہوجانے اور اس میں تعفن لاحق ہوکر دماغ میں ورم پیدا ہونے سے نسیان ظاہر ہوتا ہے۔ اس عفونت سے ہلکا بخار آنے لگتا ہے جس کے ساتھ غنودگی بھی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ متعفن بلغم حواس کو ان کے طبعی افعال سے باز رکھتا ہے۔ اس مرض کا نام نسیان رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ دماغ کا اگلا حصہ جو تخیل کا کام کرتا ہے۔ تکلیف محسوس کرتا ہے اور دوسرا حصہ جو یادداشت رکھتا ہے وہ محسوس کرنا چھوڑ دیتا ہے۔

مریض کی نبض ذات الریہ کے مریض جیسی لیّن، عظیم اور مسترخی ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ دونوں امراض، اعضا، علت فاعلہ اور عرض کے اعتبار سے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔ اعضاء کے اعتبار سے یگانگت یہ ہے کہ دونوں ہی نرم و تر اعضا میں پیدا ہوتے ہیں۔ علتِ فاعلہ میں یکسانیت یہ ہے کہ دونوں ہی کا مادہ بلغمی ہوتا ہے اور عرض میں یکسانیت بایں طور پر پائی جاتی ہے کہ دونوں ہی امراض میں مریض اونگھتا رہتا ہے۔ البتہ دونوں کی نبضوں میں یہ فرق پایا جاتا ہے کہ مرض نسیان میں نبض تھوڑی بطئی اور شدید متفاوت ہوتی ہے کیونکہ برودت کی کثرت ہوتی ہے اور قلب سے دوری کی وجہ سے استواء میں کمی ہوتی ہے اور ذات الریہ کی نبض قلب سے قربت اور بخار کی زیادتی کی بناء پر اس کے برعکس ہوتی ہے۔ (سرافیون)

علاج:

اگر عمر، موسم اور مریض کی قوت ساتھ دیں تو فصد کریں اور اگر کوئی مانع ہو تو بخارات نیچے کی

جانب اتارنے کے لیے تیز حقنے کریں، مریض کو کشادہ و روشن مکان میں رکھیں جب بدن کا تنقیہ ہو جائے تو اب سر میں موجود بخارات کا علاج کریں اس کے لیے سب سے بہتر دوا یہ ہے کہ روغن گل خام میں تھوڑا سا سرکہ ملا کر بالخصوص مرض کی ابتدا میں استعمال کریں۔ یہ سر کو تقویت دیتا نیز اس کے فضلات تحلیل کرتا ہے۔ لہذا اس کے ساتھ کوئی گرم دوا مثلاً جند بیدستر، پودینہ نہری، حاشا وغیرہ شامل کرلیں تاکہ دماغ کو تقویت وگرمی حاصل ہو اور بورۂ ارمنی یا عاقر قرحا یا تخم اوئنکن کسی تیل میں حل کر کے تمام بدن و ہاتھ پاؤں پر لگائیں۔

اس مرض میں جنگلی پیاز کا سرکہ بھی مفید ہے۔ نیز جنگلی پیاز باریک کر کے سرکے میں گوندھ کر اسے دونوں پیروں کی پنڈلیوں اور رانوں پر لیپ کرنے سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

مندرجۂ ذیل ضماد شدید اونگھ، غنودگی اور جمود میں مفید ہے۔ چنانچہ حاشا، پودینہ نہری اور پودینہ کو ہی باریک پیس کر جنگلی پیاز کے سرکے میں گوندھ کر ہونٹ اور زبان پر لگائیں اور اگر مریض غرغرہ کر سکے تو جنگلی پیاز کے سرکے یا سکنجبین میں ایارج حل کر کے اس سے غرغرہ کرائیں۔

اگر مرض طویل ہو جائے اور رعشہ پیدا ہو جائے تو ۲ گرام جند بیدستر استعمال کرائیں اور سر مونڈ کر نمک ومکّا وغیرہ سے اس کی سنکائی کریں اور حقنہ و مدر بول دواؤں سے مستقل بدن کا تنقیہ کرتے رہیں اور جب بیماری کم ہونے لگے تو ہلکی دوائیں، حمام اور موافق غذائیں استعمال کرائیں۔ (ابن سرافیون)

نسیان کا سبب لیسدار بلغم اور رطوبات کا دماغ پر غلبہ ہوتا ہے یا یبوست کی زیادتی یا تمام بدن کے مزاج کی برودت اس کا سبب ہوتی ہے۔ بہر حال اگر صرف دماغ کی رطوبت کی کثرت سبب ہو تو یاد داشت کمزور ہوتی ہے۔ نیند کی زیادتی اور سر میں گرانی پائی جاتی ہے اور اگر تمام بدن پر اس کا غلبہ ہو تو پسینہ اور پیشاب میں برودت کی علامات پائی جاتی ہیں۔ اس صورت حال میں اور فساد ذہن میں بلادری، تریاق ثلیثا اور ایارج سے غرغرہ کرانا مفید ہوتا ہے۔ یا عاقر قرحا، صعتر، مرزنجوش خشک انار دانہ، مصطگی، رائی ہموزن کوٹ چھان کر شہد میں حل کر کے اس سے غرغرہ کرائیں۔ یا جند بیدستر، جاؤشیر، زعفران اور بھیڑیئے کا پتہ ہموزن باریک کرلیں اور اس میں سے ۲ گرام لے کر چقندر کے عصارے میں ملا کر اس کی ہلاس دلائیں۔ یہ دماغ کی برودت اور فالج ولقوہ میں بھی مفید ہے۔

پرندوں بالخصوص سارس و باز اور بجو و بھیڑئے کا پتہ نسیان اور آنکھوں کے سامنے اندھیری آنے

میں مفید ہوتے ہیں۔

نسیان کا سبب عمومی طور پر بلغم اور کبھی کبھی خشک سودا ہوتا ہے۔نسیان کے مریض کو ہلکا بخار اور غنودگی طاری رہتی ہے۔نبض سست ہوتی ہے اور معدہ و دماغ کی مشارکت کی بنا پر ہچکی و جمائی کی کثرت ہوتی ہے۔اگر بلغم سبب ہوتو پاخانہ پتلا اور اگر سودا سبب ہوتو پاخانہ خشک ہوتا ہے۔مریض کی نبض سردی کی وجہ سے مرتعش ہوتی ہے۔(طبری)

علاج:

گرم حقنے کریں، پنڈلیاں اور ران خوب کس کر باندھ دیں تا کہ مواد نیچے کی جانب کھینچ آئیں۔ اریارجات سے اسہال کرائیں۔ بلادری و جوارش کمونی استعمال کرائیں۔ کندش، رائی اور سیاہ مرچ ناک میں پھونکیں۔ جند بیدستر، روغن سوسن و بورہ سر پر لگائیں۔ چنے اور رائی کا پانی اور ماءالعسل میں گرم پانی مخلوط کر کے پلائیں اور آخر میں حمام میں داخل کریں اس کے بعد روشن کمرے میں رکھیں تا کہ زیادہ سے زیادہ مواد تحلیل ہوں۔

سودا کے سبب پیدا شدہ نسیان میں تنقیۂ دماغ کے لیے ایارج ارکاغانیس دیں یا افتیمون، مویز منقی اور عناب کا جوشاندہ پلائیں گیہوں اور جو کا جوشاندہ سر کے پچھلے حصے پر ڈالیں۔ افتیمون اور ایارج فیقرا کے ہمراہ ماءالجبن پلائیں۔ روغن کنجد (تل کا تیل) و روغن بنفشہ سر پر ڈالیں۔ چزوں کا گوشت اور چھوٹی مچھلیاں کھلائیں اور ماءالعسل مع شکر پلائیں۔

یادداشت کھو جانے اور نسیان لاحق ہونے پر سر کے پچھلے حصہ میں درد ہوتا ہے۔جس کا سبب دماغ کے حصوں پر برودت کا غلبہ ہوتا ہے۔ایسی صورت میں ہلکی خشکی پیدا کرنے والی دوائیں استعمال کرائیں اور اگر رطوبات کی کثرت ہوتو اسے تھوڑا تھوڑا کم کریں اس کے بعد تبادریطوس وغیرہ استعمال کرائیں۔ اور اگر حرارت و یبوست سبب ہوتو سر پر دودھ یا مکھن لگائیں۔ دودھ و روغن کی ہلاس دلائیں اور لطیف غذائیں استعمال کرائیں۔

حنظل ۵ کلو اشنہ ۲ کلو اور قسط ۴ کلو لے کر شراب میں بھگو دیں۔ اگلے دن اس میں ۷۰۰ گرام شیر خشت شامل کر کے اتنا پکائیں کہ شراب جل جائے اور تیل رہ جائے۔اس میں سے تین حصے اور آب کشوث ۲ حصے لے کر اسے مریض کے تمام بدن پر ملیں اور اس میں اون تر کر کے مریض کے سر پر

رکھیں۔ یہ دوا تغیر عقل میں بھی مفید ہے۔

نسیان میں سارس کے دماغ واس کے پتے اور روغن چمیلی کا ہلاس لینا اور مرغ کا پِتا اور اس کا شوربا استعمال کرانا مفید ہوتا ہے۔ (شمعون)

نسخہ بلادری صغیر:

یہ چھیپ، برص اور نسیان میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ و آملہ ہر ایک ۱۰۵ گرام، کندر، تخم کاشم سیاہ مرچ، عسل بلادر ہر ایک ۱۸ گرام اور شہد تمام دوائیں، گوندھنے کے لیے لے کر ملالیں۔ اور ۳۔۵ گرام کی مقدار میں استعمال کرائیں۔

ثابت بن قرہ کے نسیان کے بارے میں اقوال وعلاج باب حمیات میں ملاحظہ فرمالیں۔

آخذہ قاطوخس (جمود وشخوص یا پتھرا جانا)

قاطوخس دماغ کے غدود ہوتے ہیں جن کا نام اخذ ہے۔ اکثر و بیشتر اطبا کا یہ ماننا ہے کہ یہ مرض دماغ کے پچھلے بطن میں کسی بارد و یابس خلط کے انسداد سے پیدا ہوتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ دماغ کا اگلا بطن، پچھلے بطن کی تکلیف سے ایذا محسوس کرتا ہے جس کے نتیجے میں حس و حرکت دونوں ختم ہو جاتی ہیں۔ بعض لوگ اس مرض کو قاطوخی یعنی استمساک [رک جانا] کہتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ یہ نام واجب پر رکھا گیا ہے۔ کیونکہ یہ مرض اچانک ظاہر ہوتا ہے اور انسان جس حالت میں ہوتا ہے اسی میں رہ جاتا ہے چاہے وہ بیٹھا ہوا ہو سو رہا ہو، لکھ رہا ہو یا کوئی اور کام کر رہا ہو۔ چنانچہ وہ پہلے جس حالت میں تھا اسی میں رہ جاتا ہے اور اس کی آنکھیں مبہوت اور حیرت زدہ شخص کی مانند کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں۔ نبض، نسیان کے مریض کی مانند عظیم وبطی ہوتی ہے کیونکہ دونوں ہی امراض سردی سے پیدا ہوتے ہیں لیکن اس کی نبض لیثرغس سے اس معنی میں مختلف ہوتی ہے کہ لیثرغس یا نسیان کی نبض نرم ہوتی ہے کیونکہ اس کا سبب برودت و رطوبت دونوں، جب کہ قاطوخس کا سبب برودت و یبوست ہوتا ہے اور رطوبت سے نبض میں نرمی اور ڈھیلا پن پیدا ہوتا ہے اور یبوست سے نبض میں سختی و خشکی پیدا ہوتی ہے۔

علاج:

اگر مریض کمزور ہو اور مسہل دواؤں کا استعمال ممکن نہ ہو تو خلط کے استفراغ کے لیے حقنوں کا

استعمال کریں اور جب قوت بحال ہو جائے تو مریض کی عمر، مزاج اور قوت کے مطابق ایارج فیقرا، تربد، غاریقون اور ملح نفطی کے ذریعہ بدن کا تنقیہ کریں۔

جب مرض کم ہونے لگے اور خون کے اخراج کی ضرورت پیش آئے تو ورید قیفال کی فصد کریں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو پنڈلیوں پر پچھنہ لگائیں۔ اس کے بعد جوشاندۂ افتیمون و غاریقون، بسفائج و اسطوخودوس دیں۔

اگر مریض بے خوابی میں مبتلا ہو تو روغن خشخاش اور روغن بنفشہ سر پر لگائیں۔ اس کے بعد بابونہ، بنفشہ خشک، ناخونہ، خشخاش، وتخم خس کا جوشاندہ سر پر ڈالیں۔ غذا ہلکی اور زود ہضم دیں۔ (ابن سرافیون)

یادداشت کھو جانا

عام طور سے یہ مرض مزاج بارد رطب کے فساد سے پیدا ہوتا ہے جس سے دماغ اتنا رطب ہو جاتا ہے کہ وہ کچھ قبول کرنے سے قاصر ہوتا ہے اس کی مثال ایسی پگھلی ہوئی موم کی سی ہے جس میں انگوٹھی کا عکس نہیں چھپتا۔ بعض لوگوں میں شاذ و نادر طور پر یہ بہت زیادہ خشکی کی بنا پر ہوتا ہے جس سے دماغ خشک ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال نہایت سخت ایسی موم کی سی ہے جس میں انگوٹھی کا عکس نہیں چھپتا۔

یہ مرض جب رطوبت کی کثرت سے پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ خوب نیند آتی ہے۔ سر میں گرانی پائی جاتی ہے اور دماغ سے ہمیشہ رطوبت بہتی رہتی ہے اور اگر یبوست و خشکی سبب ہو تو دائمی بے خوابی رہتی ہے ناک کے نتھنے اور تالو خشک رہتے ہیں اور اگر برودت کا غلبہ دماغ کے پچھلے حصہ کے ساتھ ساتھ وسط کے حصہ پر بھی ہو تو بے وقوفی اور کم عقلی بھی عارض ہو جاتی ہے۔ جیسا بہت زیادہ عمر کے بھوڑوں کو ہوتا ہے۔

علاج:

مزاج غالب کے بگاڑ کے اعتبار سے علاج کریں چنانچہ برودت و رطوبت کا غلبہ ہو تو ابتداءً تیز حقنے کریں تاکہ مواد نیچے کی جانب کھنچ کر آئیں۔ مریض کو ہوادار و روشن کمرے میں رکھیں تاکہ مادہ آسانی اور تیزی کے ساتھ تحلیل ہو۔ اس کے بعد ایارج فیقرا، جند بیدستر، عاقرقرحا اور شحم حنظل کے ذریعہ خلط کا استفراغ کریں اس کے بعد ان سے تیز اور قوی دوائیں مثلاً تیادریطوس و ایارج لوغاذیا، ایارج جالینوس و ایارج روفس وغیرہ استعمال کرائیں۔ اس کے بعد معجون انقرویا اور جوارش بلادر

کھلائیں۔ کیونکہ یہ جوارش اس مرض میں نہایت مفید ہے۔

قرابادین سرافیون سے بولس کا بتایا ہوا نسخۂ بلادری:

بلاذر [بھلانواں] ۳۵ گرام ایلوا ۲۶۰ گرام، غاریقون ۱۰۸ گرام، سلیخہ، زراوند، وج، دارچینی، مصطگی ۲۷ گرام، قسط، تخم سداب، مرچ سفید ہر ایک ۳۶ گرام، عود بلساں، اسارون، جنگلی لہسن، مرکی ہر ایک ۱۸ گرام، بالچھڑ ۱۳ گرام، افتیمون ۳۵ گرام اور شہد بقدر ضرورت۔ مقدار خوراک: ۹ گرام ہمراہ شربت شہد۔

ان دواؤں کے استعمال کے بعد سر کے خارجی علاج کے لیے یہ طلا لگائیں: جند بیدستر کو سرکے اور روغن سوسن میں حل کر کے سر پر لگائیں۔ یہ طلاء اسی وقت استعمال کیا جاتا ہے جب سر کی تقویت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور اگر ایسی ضرورت نہ ہو تو صرف بورۂ ارمنی ہی لگائیں تاکہ دماغ کی رطوبت خشک ہو جائے اور اگر بورۂ ارمنی سے تیز کسی دوا کی ضرورت ہو تو رائی، جنگلی سداب، جند بیدستر اور فرفیون سے تیار شدہ طلاء استعمال کریں۔

سمعیسموس نامی لیپ (جس کے معنی رائی کا علاج ہے) بھی مفید ہے۔ کیونکہ قدیم اطباء شدید سرد اعضاء کی حرارت غریزیہ کی حفاظت کے لیے اسے استعمال کرتے تھے اور طبعی قوت واپس لانے کی کوشش کرتے تھے تاکہ قوتِ حس واپس آ جائے۔ اس کے بعد بابونہ، ناخونہ، سویا، تلسی، پودینہ خشک، مرزنجوش اور چرائتہ شیریں وغیرہ کے جوشاندے سے پابندی سے سر دھلائیں اور وقتاً فوقتاً ایسی دوائیں استعمال کرائیں جو منہ کے راستہ سے رطوبات کا اخراج کرتی ہیں۔ مثلاً رائی، عاقر قرحا مویز، منقی، پوست بیخ کبر وغیرہ کے جوشاندے سے غرغرہ کرائیں یا ایارج فیقرا، جنگلی پیاز کے سرکے کی سکنجبین میں حل کر کے اس سے غرغرہ کرائیں۔ مشک، جاوتری، جائفل، لونگ، مرزنجوش اور درمنہ وغیرہ سنگھائیں۔ چنے کا پانی پلائیں اور پانی، نمک، سویا اور گندنا کا اسفیداج کھلائیں۔ پرانی خوشبودار شراب اور ماء العسل پلائیں۔

اگر مرض کا سبب، سرد وخشک مزاج کا بگاڑ ہو تو گرم وتر تدابیر اختیار کریں اور مرض کے مناسب دواؤں سے بدن کا تنقیہ کریں۔ پھر بابونہ، بنفشہ، ناخونہ اور بکری کے پائے پانی میں جوش دے کر اسے سر پر دھاریں اور روغن سوسن، روغن نرگس اور روغن خیری زرد سر پر لگائیں اور گرم وخشک دواؤں کے استعمال کی پابندی کرائیں۔

سرسام

سرسام کی بھی حار و بارد دو اقسام ہیں۔ پھر حار اور بارد کی بھی دو، دو قسمیں ہیں۔ سرسام حار کا سبب صفرا یا خون ہوتا ہے اور سرسام بارد بلغمی یا سوداوی اخلاط سے پیدا ہوتا ہے۔

سرسام حار دموی کی علامات یہ ہیں کہ دائمی بخار ہوتا ہے، آنکھیں اور چہرہ سرخ ہوتے ہیں نبض عظیم و ممتلی اور بدن تر و تازہ ہوتا ہے اور مریض ماقبل میں گوشت، شیرینی اور شراب کا استعمال کیے ہوئے ہوتا ہے۔

علاج:

اس کا علاج یہ ہے کہ فصد کریں۔ سرکہ اور عرق گلاب سر پر ڈالیں ہلکے حقنوں سے اجابت میں نرمی پیدا کریں۔ ماء الشعیر پلائیں۔ چھلی مسور کا پانی، آب انگور خام اور عناب کا خیساندہ پلائیں۔

اگر صفرا سبب ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ حمی مطبقہ بہت شدید ہوتا ہے۔ ساتھ میں متلی، جماہی اور یاوہ گوئی پائی جاتی ہے۔ سر میں ہلکا پن اور چہرہ اور آنکھوں میں سرخی ہوتی ہے۔ یہ کمزور بدن میں پیدا ہوتا ہے اور مریض ماقبل میں گرم اشیاء مثلاً لہسن، سیاہ مرچ وغیرہ استعمال کر چکا ہوتا ہے۔

علاج:

اس کا علاج یہ ہے کہ روزانہ پہلے آب آلو بخارا دیں اس کے ایک گھنٹہ بعد ماء الشعیر دیں۔ دوپہر کے وقت آب کدو اور آب ککڑی دیں اور شام کے وقت لعاب اسپغول دیں اور اگر کچھ کھلانا ممکن ہو تو ستو اور شکر اور روٹی اور شکر دیں۔ سرد پانی سے بالکل نہ روکیں۔

سرسام بارد یعنی لیثرغس کی علامات یہ ہیں کہ غنودگی طاری ہوتی ہے اور ہلکی حرارت کے ساتھ حمی مطبقہ رہتا ہے۔ زبان سفید ہوتی ہے اور پلکیں کھولنا دشوار ہوتا ہے اور اگر انہیں کسی طرح کھول دیا جائے تو پھر فوراً بند ہو جاتی ہیں۔

علاج:

اس کا علاج یہ ہے کہ شحم حنظل ایک مٹھی، قرطم دو مٹھی، تخم اونٹگن ایک مٹھی، پودینہ اور پوست بیخ کبر

ایک ایک مٹھی۔

تمام دوائیں ۱۲۰۰ملی لیٹر پانی میں اسقدر جوش دیں کہ پانی آدھارہ جائے پھراس پانی میں سے ۲۰ ملی لیٹر لے کر اس میں ۳۵ گرام آبکامہ اور ۹ گرام روغن زیتون شامل کر کے اس سے حقنہ کریں اور ابتدا کے تین دنوں میں شراب کا سرکہ اور عرقِ گلاب مریض کے سر پر ڈالیں اور چوتھے دن اس میں تھوڑی سی جند بیدستر شامل کر دیں۔ پھراس کے بعد تلسی اور پودینہ کوٹ کر شراب میں تر کر کے مریض کے سر پر رکھیں اور سیاہ مرچ اور جند بیدستر سنگھائیں۔

اگر مرہ سودا سبب ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ آنکھیں کھلی ہوئی ہوتی ہیں اور مبہوت شخص کی مانند جھپکتی نہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ شحم حنظل ایک مٹھی، بسفائج دو مٹھی، پودینہ اور افتیمون ایک ایک مٹھی لے کر جوش دے کر اس میں روغن بابونہ شامل کر کے حقنہ کریں اور روغن بنفشہ، روغن سوسن، روغن نرگس نیم گرم سر پر ڈالیں اور انہیں کی ہلاس دلائیں اور ماء الشعیر کے بجائے ماء العسل پلائیں۔ اسی طرح سرسام بارد بلغمی میں بھی علاج کریں۔

فرانیطس (دماغ کا فلغمونی ورم)

یہ دماغ کا ایک ورم ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ورم دماغ میں لاحق ہوتا ہے بلکہ دماغ کو محیط مانجس نامی جھلی میں لاحق ہوتا ہے۔ اس جھلی میں تکلیف ہونے سے دماغ میں بھی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ کبھی اس کا سبب غیر طبعی حرارت ہوتی ہے۔

اندرونی اعضا کی جھلیوں کی تکلیف سے بھی اعصاب کے ذریعہ مشارکت کی بنا پر کبھی دماغ کو تکلیف پہونچتی ہے لیکن ان دونوں کو فرانیطس نہیں کہا جاتا ہے۔ بلکہ انہیں اختلاط کا نام دیا جاتا ہے۔

بہرحال جب دماغ کا ورم فلغمونی ہوتا ہے تو عموماً مریض بے خوابی میں مبتلا ہوتا ہے۔ کبھی اسے کم خوابی کی شکایت ہوتی ہے یہاں تک کہ مریض بستر پر مچلتا اور چیختا رہتا ہے۔ اگر سبب خلط دموی ہو تو وہ ہنستا اور اچھل کود مچاتا ہے اگر صفرا کے احتراق سے مرض پیدا ہوا ہو تو مریض شوخ ہوتا ہے اور اچھل کود کرتا رہتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہوتی ہیں نیز مریض انہیں مستقل مسلتا رہتا ہے۔ کبھی آنکھوں

سے آنسو نکل آتے ہیں۔ زبان خشک کھردری اور سیاہ ہوتی ہے۔ ناک سے خون کے قطرے ٹپکتے رہتے ہیں۔کبھی مریض کپڑوں سے جوئیں اور دیوار سے گھاس چنتا رہتا ہے۔ مریض کو تیز بخار آتا ہے،مرض لمبا ہو جاتا ہے۔ پہلو پھول جاتے ہیں بالخصوص اس وقت جب کہ ورم فلغمونی دماغ واس کی جھلی کی مشارکت سے ہو۔

بہر حال اگر مرض دماغ کی جھلی میں ہوتو حرارت تیز ہوتی ہے یہاں تک کہ مریض کا چہرہ اور اس کی رگیں سرخ نظر آتی ہیں۔ آنکھیں تیزی سے حرکت کرتی رہتی ہیں نیز آنکھوں کی گہرائی میں مریض کو شدید درد محسوس ہوتا ہے۔

اگر مرض مانجس نامی سخت جھلی میں ہوتو یہ اعراض ہلکے ہوتے ہیں اور جب مرض نفس دماغ میں ہوتا ہے تو کھوپڑی کے اندر درد محسوس ہوتا ہے۔ تناؤ کی بنا پر نبض صلب ہوتی ہے بالخصوص اگر ورم صرف سخت جھلی میں ہو۔کبھی نبض صغیر ہوتی ہے کیونکہ اس مرض میں شریانیں سخت ہو جاتی ہیں اور نبض پھیل نہیں پاتی نیز قوت بھی کمزور ہوتی ہے اور اگر مادہ صفراوی و تیز ہوتو نبض سریع ہوتی ہے اور کبھی رطوبت دماغ کی کثرت کی بناء پر نبض مسترخی ہو جاتی ہے۔ اس مرض کا نام فرانیطس رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ مرض دماغ کے یادداشت والے حصے میں لاحق ہوتا ہے۔

فرانیطس ایسا درد اور بخار ہوتا ہے جو صفراوی کیموس کی بناء پر دماغ کے ورم سے پیدا ہوتا ہے اور اس میں وسواس پایا جاتا ہے۔ چنانچہ جب ورم دماغ کہا جائے تو اس کا مطلب دماغ کا ورم نہیں بلکہ دماغ کے اوپر کی مانجس نامی جھلی کا ورم ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں کہ ہر نرم عضو میں تناؤ پیدا نہیں ہوتا لہذا ورم کی نسبت اس کے اوپر لپٹی ہوئی جھلی کی جانب زیادہ بہتر ہے۔

علاج:

ابتدا میں اگر مریض طاقتور ہوتو فصد کریں اس کے لیے پیشانی کی رگ کھولیں ایک دفعہ میں اتنا ہی استفراغ کریں جتنے کا مریض متحمل ہو سکے۔ اس کے بعد سر کی جانب اٹھنے والے بخارات دوسری جانب پھیرنے اور دماغ کی تقویت کے لیے روغن گل خام اور سرکہ مخلوط کر کے سر پر ڈالیں اور جب مرض انتہا کو پہونچ جائے اور مریض بے خوابی کا شکار ہو جائے اور اس کی گفتگو بے ربط ہو جائے تو شیریں پانی میں گل بابونہ، بنفسہ خشک ، برگ نیلوفر، گل سرخ، جو نیمکوب، کدو کا چھلکا، خشخاش سیاہ و

سفید اور تخم خس جوش دے کر اسے سر پر دھاریں۔ اس کے بعد کوئی سرد و تر روغن مثلاً روغن بنفشہ، روغن نیلوفر یا روغن کدو شیریں سر پر ڈالیں۔ ان سب تدابیر کے باوجود اگر بے خوابی، ہذیان اور اختلاط عقل کے عوارض موجود ہوں تو اگر مریض طاقتور ہے تو اس کے سر پر بکری کا دودھ دوہیں اور اگر مریض کمزور ہے تو کسی عورت کا دودھ سر پر دوہیں۔ مریض کا کمرہ معتدل رکھیں۔ بایں طور کہ کمرے کی آب و ہوا غلیظ نہ ہو بلکہ صاف ستھری اور معتدل ہو اور گھر میں مختلف تصویریں رکھنے سے احتراز کریں کیونکہ مریض کی نظر ان پر پڑنے سے وہ ڈر سکتا ہے۔ مریض کے پاس اس کے دوست رہیں جو اس سے اچھی اچھی باتیں کرتے رہیں۔ کبھی ہلکے حقنوں سے مریض کی اجابت لانے میں اعانت کریں اور کبھی آب انار ترش، شربت بنفشہ، شربت نیلوفر، شربت گلاب اور آب کدو شکر میں جوش دیا ہو ماء الشعیر دیں۔ غذا میں ابلا ہوا خس، بتھوا، خبازی، کدو، پالک، کھیرا، ککڑی، چھلی اڑد اور مسور کی دال دیں اور اگر غذا سے مریض کا تغذیہ و تقویت مقصود ہو تو جو کا ستو، تخم کدو کا ستو، بادام کا ستو یا چھوٹے جو کا ستو شکر کے ساتھ دیں بشرطیکہ مریض کو قبض لاحق ہو اور اگر اجابت اچھی ہو رہی ہو تو غذاء شکر دیں۔ جب قارورہ میں نضج پختگی ظاہر ہونے لگے اور بخار اتر جائے تو نیم برشت انڈا، پہاڑی ندی کی تازہ چھوٹی مچھلیاں، مرغی کے چوزوں و تیہو کے پچھلے حصے استعمال کرائیں۔ خالص سرد پانی پینے سے پرہیز کرائیں بالخصوص اگر مرض دماغ کے وسطی حصہ میں یا دماغ کی جھلی کے اشتراک سے ہو۔ بلکہ پانی میں ہلکی شراب ملا دیں۔ بطور خاص اس مریض کو جو شراب کا عادی ہو نیز اس کا فم معدہ سرد و کمزور ہو اگر مریض کا پیشاب مشکل سے خارج ہوتا ہو جو اس مرض میں عام بات ہے تو عانہ پر بابونہ کا جوشاندہ ڈالیں۔ اس کے بعد روغن سویا و روغن بابونہ عانہ پر لگائیں اور جب یہ مرض ختم ہو جائے تو مریض کو آئندہ کے لیے خراب غذاؤں، تکان، دھوپ اور لو سے پرہیز کرائیں۔

سبات [کوما]

سبات (کوما) بوجہ حرارت و رطوبت

فاضل بقراط اور اکثر حکماء کی رائے میں نیند و بیداری کے اسباب حرارت غریزیہ کا اندرون بدن یا بیرون بدن چلا جانا ہوتا ہے۔ اس مریض کی نیند سبات کے ساتھ ہلکی ہوتی ہے جو جلدی سے ختم

ہو جاتی ہے۔اس کا سبب ایسے حار رطب و برے بخارات ہوتے ہیں جو دماغ کے اگلے حصہ کی طرف صعود کر جاتے ہیں۔

علاج:

اس کا علاج یہ ہے کہ فصد کریں۔اس کے بعد سر کی تقویت کے لیے سر پر روغن گل اور سرکے کی مالش کریں اور اگر عمدہ روغن گل دستیاب نہ ہو تو اس میں عرق گلاب شامل کر دیں۔(ثابت بحوالہ جالینوس)

سبات بوجہ برودت ورطوبت

یہ مرض اس وقت پیدا ہوتا ہے جب دماغ کے اگلے حصہ میں بکثرت بلغم اکٹھا ہو جاتا ہے جس سے مریض کو گہری نیند آ جاتی ہے اور وہ بڑی مشکل سے بیدار ہوتا ہے۔

علاج:

حبوب ایارج سے سر اور معدے کا تنقیہ کریں۔اس کے بعد اگر ضرورت محسوس ہو تو تیز دوائیں مثلاً بڑے ایارجات استعمال کرائیں اس کے بعد گرم روغنیات سر پر لگائیں اور اس پر گرم پانی ڈالیں۔

جالینوس نے طیماؤس میں حکیم افلاطون کے کلام کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ جب بدن میں بلغم اور خون جیسے رطب اخلاط کی کثرت ہو جاتی ہے تو ایسا آدمی بے وقوف، سست اور بکثرت سونے والا بن جاتا ہے۔اسی طرح صفرا و سودا کی زیادتی سے بے خوابی اور حرکت میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس مرض کا علاج لیثرغس یعنی سرسام بارد کی مانند کریں۔

برودت و رطوبت سے جو سبات پیدا ہوتا ہے اسے یونانی زبان میں فارموس اور سریانی میں طوعانا کہتے ہیں۔اس کا سبب بلغم بارد اور دماغ کے اگلے حصے میں رطوبت کی کثرت ہوتی ہے۔اس کی علامت یہ ہے کہ تمام بدن کی قوت حس و حرکت ختم ہو جاتی ہے اور مریض کی آنکھیں بند ہوتی ہیں۔اس مرض اور مرضِ نسیان میں یہ فرق ہے کہ اس کے مریض پر ایسی سخت نیند طاری ہوتی ہے کہ اسے کتنی ہی حرکت دی جائے وہ بولنے پر قادر نہیں ہوتا۔(مجہول)

علاج:

گرم اشیاء مثلاً رائی اور جند بیدستر وغیرہ سنگھائیں، عاقرقرحا اور نوشادر سے غرغرہ کرائیں۔غذا

میں آب نخود ہمراہ روغن اخروٹ، رائی اور شراب حند یقون دیں۔

سہر (بے خوابی)

بے خوابی جب کسی اہم کام میں اشتغال کی وجہ سے ہوتی ہے تو مریض کا بدن خالی ہو جاتا ہے اور اس کی مضرت ونقصان کم ہوتا ہے اور اگر بغیر کسی کام کے ظاہر ہوتی ہے تو یہ طبعی قوتیں تحلیل ہونے کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔ جس سے بھوک اور کھانے کی خواہش کم ہو جاتی ہے اور تمام طبعی افعال پر اس کا اثر پڑتا ہے۔

فاضل بقراط کہتے ہیں کہ کبھی بے خوابی سے اختلاط عقل و تشنج بھی لاحق ہو جاتے ہیں۔

سبات سہری

یہ مرض صفراوی یا بلغمی اخلاط سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ جب بلغمی اخلاط میں تحریک ہوتی ہے تو نیند آ جاتی ہے اور جب صفراوی اخلاط حرکت میں آتے ہیں تو بیداری ہو جاتی ہے بعض دفعہ اس کے ساتھ ہذیان اور گفتگو میں بے ربطی بھی پائی جاتی ہے۔

علاج:

اس کا علاج دونوں اخلاط کی قوت اور موسم کے اعتبار سے کیا جاتا ہے چنانچہ اگر خلط بلغمی کا غلبہ ہو تو ابتداء کسی تیز دوا کا حقنہ کریں اور اگر صفرا کا غلبہ ہو تو ہلکا حقنہ کریں ۔ یہ تمام نسخے باب فرانیطس و لیوغس سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ (ثابت)

ثابت بن قرہ نے اپنی کتاب میں بے خوابی کے سلسلے میں لکھا ہے کہ بے خوابی کا سبب جاننے کے لیے نیند کا سبب معلوم ہونا ضروری ہے چنانچہ نیند، جسے طبیعت دماغ کے جوفوں میں موجود روح نفسانی کی راحت کے لیے انجام دیتی ہے اور نیند ایک عنصر یعنی طبعی رطوبت ہے جو کہ غذا فراہم کرتی ہے۔ چنانچہ جب وہ رطوبت ختم ہو جاتی ہے تو نیند ختم ہو جاتی ہے اور جب نیند ختم ہو جاتی ہے تو بیداری ہو جاتی ہے۔ تو جب بے خوابی کا سبب دماغی رطوبت کی کمی ہو تو یہ رطوبت جتنی کم اور خشکی جتنی شدید ہوگی بے خوابی بھی اتنی ہی شدید اور طویل ہوگی۔ چنانچہ سوداوی وسواس یعنی مالیخولیا نامی مرض میں بے خوابی شدید اور طویل ہوتی ہے۔ چنانچہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو چالیس دن رات تک

بالکل نہیں سوئے اگر خشکی بہت شدید نہ ہوتو بے خوابی بھی شدید اور طویل نہیں ہوتی۔

دماغ کی یہ رطوبت دو اسباب سے کم ہوتی ہے۔ پہلا سبب طبعی ہے اور دوسرا عرضی۔ طبعی سبب میں بدن کا تغیر شامل ہے کیونکہ بعض لوگوں میں دماغ کا جوہر خشکی مائل ہوتا ہے اور ایسے لوگوں کے لیے نیند کی ضرورت کم ہوتی ہے اور بے خوابی زیادہ رہتی ہے۔

نوع طبعی سے قریب قریب ایک دوسری قسم بھی ہے یعنی وہ بے خوابی جو صناعتی امور میں اشتغال سے پیدا ہتی ہے۔ کیونکہ اس صورت حال میں کبھی مریض اپنے اختیار سے طویل مدت تک جاگتا رہتا ہے۔ بالخصوص اگر اس کے دماغ کا مزاج بھی موافق ہو چنانچہ میں نے ہر عمر کے ایسے افراد دیکھے ہیں جو چوبیس گھنٹے میں فقط چار یا پانچ گھنٹے سوتے ہیں۔ ان میں سے ایک عبید اللہ بن یحیٰ تھے جو رات میں تین ساڑھے تین گھنٹے اور دن میں ایک ڈیڑھ گھنٹے سویا کرتے تھے۔ بہر حال یہ حالت صحت میں بے خوابی کے طبعی اسباب ہیں۔

کبھی بے خوابی اختیاری وعرضی ہوتی ہے۔ مثلاً کم کھانا۔ کیونکہ کم کھانے سے نیند کم اور بے خوابی بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح بہت زیادہ کھالینے سے معدہ پر بوجھ بڑھ جاتا ہے اور مریض بستر پر کروٹیں بدلتا رہتا ہے اور اس کی نیند اڑ جاتی ہے۔

حالت صحت میں عرضی اسباب میں غم، فکر، خوف وخوشی وغیرہ شامل ہیں۔ یہ تمام اسباب بے خوابی پیدا کرتے ہیں۔ اگر چہ ان کے افعال تمام لوگوں میں برابر نہیں بلکہ مختلف ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ سوائے فکر کے یہ تمام اسباب بعض اوقات نیند بھی لے آتے ہیں لیکن اکثر وبیشتر یہ بیداری و بے خوابی ہی پیدا کرتے ہیں۔

جو اسباب حالت مرض میں بے خوابی پیدا کرتے ہیں ان میں سے ایک دماغ کا سوء مزاج عرضی ہے جس میں دماغ میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ یبوست دو اخلاط یعنی صفرا یا سودا سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ دونوں ہی اخلاط حالت مرض میں دو طرح سے بے خوابی پیدا کرتے ہیں ایک اپنے جوہر سے اور دوسرے اپنے بخارات سے۔ کیونکہ صفرا برودت کے ساتھ اور سودا حرارت کے ساتھ خشکی پیدا کرتا ہے اور سودا، وسواس سوداوی میں ایسا اس وقت کرتا ہے جب سوداوی بخارات عروق کے ذریعہ جرم دماغ سے مخلوط ہو جاتے ہیں۔ صفراء طبعی دماغ کی رگوں میں رہ کر دماغ کو خشک کر دیتا ہے۔ دوسری

صورت یہ ہے کہ صفرا محترق ہوکر سودا میں تبدیل ہو جائے۔ اس سے برسام وحشی پیدا ہوتا ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ دیافرغما نامی حجاب یا پردے میں ورم پیدا ہوکر اس کے دخانی بخارات دماغ تک پہونچتے ہیں اور اس میں خشکی پیدا کرتے ہیں۔ اس مرض کا نام برسام حجابی ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ امراض میں بے خوابی پانچ اسباب سے پیدا ہوتی ہے۔ اول یہ کہ سودا، دماغ سے مل جاتا ہے۔ دوم یہ کہ سودا کے بخارات معدہ سے دماغ تک پہونچتے ہیں۔ سوم یہ کہ صفرا جل کر سودا میں تبدیل ہو جاتا ہے اور دماغ میں خشکی پیدا کرتا ہے۔ چہارم یہ کہ صفرا دماغ میں ورم پیدا کر دیتا ہے اور پنجم یہ کہ صفرا سے حجاب حاجز یعنی دیافرغما میں ورم پیدا ہوکر اس کے بخارات دماغ تک پہونچتے ہیں۔

اختیاری اسباب میں صنعت میں مشغول ہونا، کم کھانا یا زیادہ کھانا شامل ہیں۔ عرضی اسباب میں غم ،فکر، خوشی وخوف شامل ہیں۔ چنانچہ بے خوابی پیدا کرنے والے تمام اسباب چودہ ہیں۔ جن میں سے ایک حالت صحت کا طبعی سبب ہے۔ پانچ اسباب، حالت صحت کے عرضی اسباب ہیں، پانچ اسباب، حالت مرض کے عرضی اسباب ہیں اور تین، حالت صحت کے اختیاری اسباب ہیں۔

علاج:

مزاج کی طبعی یبوست جس بے خوابی کا سبب ہو اس میں طبعی طور پر ترطیب کریں اس کے لیے شیریں اور نیم گرم پانی سے حمام کرائیں۔ مرطب تیل بدن پر ملیں۔ روغن بنفشہ اور روغن نیلوفر ناک میں ڈالیں۔ رطب غذائیں مثلاً خس، خشخاش اور تمام معتدل مزاج اور عمدہ کیموس والی غذائیں مثلاً پرندوں اور بکری کے بچے کا گوشت وغیرہ استعمال کرائیں۔

بے خوابی کا سبب اگر اختیاری ہو تو وہ اسباب زائل کریں۔ اگر حالت صحت کے عرضی اسباب مثلاً غم واندوہ ،فکر، خوف وخوشی بے خوابی کا سبب ہوں تو ان میں مذکورہ ترطیب کی تدابیر اختیار کریں ۔اچھی باتیں لطیفے اور نغمے وغیرہ سنائیں۔ عمدہ ولذیذ کھانے اور مشروبات استعمال کرائیں۔ خرافات کی کتابوں کی تصویریں دکھائیں۔

حالت مرض کے اسباب خمسہ سے جو بے خوابی لاحق ہو تو ماقبل میں مذکور مرطب تدابیر اختیار کریں اور یہ گولیاں استعمال کرائیں۔

نسخہ حب:

یہ گولیاں دماغ میں ورطوبت پیدا کرتی ہیں اور سوداوی وساوس سے پیدا شدہ بے خوابی میں نیند لاتی ہیں۔ پوست خشخاش مسلم ۷۰ گرام، ناخونہ، بابونہ، بنفشہ خشک اور جو نیمکوب ہر ایک ۳۵ گرام، تخم خس، تخم خرفہ، تخم کاسنی، برگ نیلوفر ہر ایک ۱۸ گرام۔ تمام دوائیں ایک بڑے گھڑے میں رکھ کر اس میں ۸ لیٹر پانی ڈال کر گھڑے کا منہ کپڑے سے خوب کس کر باندھ دیں پھر خوب پکا کر دوائیں گلالیں۔ اس کے بعد جب ہلکا گرم رہ جائے تو ایک لوٹے میں لے کر اس کی ٹونٹی سے تالو پر دھاریں۔ خیال رکھیں کہ دھارتے وقت تالو اور ٹونٹی میں ایک بالشت یا زیادہ کا فاصلہ رہنا چاہیے۔

دماغ کے ورم حار اور معد اور حجاب حاجز سے اٹھنے والے بخارات سے جو بے خوابی پیدا ہوتی ہے اس میں افیون ۳،۵ گرام، شاف مامیثا ۳،۵ گرام، اجوائن خراسانی ۷ گرام اور رسوت ۲ گرام کو گاڑھے سرکہ میں حل کر کے پیشانی پر لگائیں اور کنپٹیوں پر یہ لیپ کریں۔

نسخہ:

جو کا ستو ۱۸ گرام، افیون، مامیثا ہر ایک ۳،۵ گرام۔ سب دوائیں باریک کر کے گاڑھے سرکہ میں گوندھ کر ایک کاغذ پر رکھ کر سوتے وقت دونوں کنپٹیوں پر چپکا دیں۔ اس سے کنپٹی کی شریانیں سکڑ جائیں گی اور دخانی بخارات دماغ تک نہیں پہونچ پائیں گے اور وہ خشک ہو جائے گا۔ اس مرض میں مرطب روغن بھی ناک میں ڈالا جاتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ خلال یا اس جیسی چیز پر روئی لپیٹ کر اسے روغن نیلوفر یا روغن بنفشہ میں تر کر کے ناک میں اتنے اندر تک ڈالا جاتا ہے کہ روغن کی رطوبت نتھنوں کے اخیر تک اور پھر دماغ تک پہونچ جائے اور یہی اللہ کی رحمت سے کافی ہوتا ہے۔

سبات سہری:

نیند بیداری کے بارے میں سرافیون فرماتے ہیں کہ کبھی دماغ میں بلغم اور صفرا کے اختلاط سے ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب بلغم کا غلبہ ہوتا ہے تو مریض سوتا رہتا ہے اور جب صفرا کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ بے خوابی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی رہتی ہیں اور ورم دماغ کے مریض کی مانند نگاہ تیز ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ہذیان اور گفتگو میں بے ربطی پائی جاتی ہے اسے کچھ لوگ نسیان اور ورم دماغ کا مخلوط مرض سمجھتے ہیں جبکہ بعض لوگ ورم دماغ مع قاطوخس کہتے ہیں لیکن ہمارے زمانے

کے اطباء اس مرض کے اعراض کے مطابق اسے سبات سہری کہتے ہیں۔

مریض کی نبض ورم دماغ کے مریض جیسی ہوتی ہے اور بعض مرتبہ سرعت میں نسیان جیسی ہوتی ہے لیکن نسیان کے مریض کی نبض، ورم دماغ کے مریض سے سریع وعظیم وعریض ہوتی ہے۔ نبض کے عریض ہونے کی وجہ بلغم کی رطوبت ہوتی ہے اور قصر کی وجہ یہ ہے کہ نبض عریض ہاتھ کے نیچے قصیر یعنی چھوٹی محسوس ہوتی ہے۔

علاج:

جیسا کہ معلوم ہے کہ یہ مرض مشترک طور پر بلغم وصفرا دونوں سے پیدا ہوتا ہے لہذا موسم کے اعتبار سے مرکب ادویہ استعمال کریں چنانچہ اگر بلغم کا غلبہ ہو تو ابتدا میں نسبتاً تیز حقنے کریں اور اگر صفرا کا غلبہ ہو اور حرارت قوی ہو تو ہلکے حقنے کریں بقیہ علاج، نسیان اور ورم دماغ دونوں کو مرکب طور پر کریں۔

حرارت و رطوبت کے سبب سے جو سبات پیدا ہوتا ہے اس کا سبب دماغ تک گرم و رطب بخارات کا پہونچنا ہوتا ہے۔ یونانی میں اس کا نام قوماطوس جب کہ سریانی زبن میں طولاغا ہے۔ یہ سبات بعض بخاروں میں طاری ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ نیند خوب آتی ہے، عجیب وغریب خواب آتے ہیں۔ مریض نیند میں خوب باتیں کرتا ہے اور ڈر جاتا اور ایک ہی بات دوہراتا رہتا ہے۔ نیند میں جبڑے ڈھیلے ہوتے ہیں اور تمام سر میں رطوبت محسوس ہوتی ہے۔

علاج:

ہلکے حقنے کریں۔ بابونہ اور بنفشہ کا پانی ملا کر ہاتھوں اور پیروں پر ڈالیں تا کہ بخارات نیچے کی جانب آئیں۔ سکنجبین شکری اور جلاب مخلوط کر کے پلائیں۔ ماش کی دال، چولائی وغیرہ کھلائیں ابتدا میں سر پر روغن گل اور سرکہ ڈالیں اور آخر میں روغن بابونہ ڈالیں تا کہ سر میں مجتمع مواد تحلیل ہو جائیں۔ اسے مزید تیز کرنے کے لیے اس میں سداب پودینہ اور صعتر کا اضافہ کر کے استعمال کریں۔

برودت اور رطوبت سے جو سبات پیدا ہوتا ہے۔ یونانی میں اس کا نام فاقروس اور سریانی میں طوباعا ہے۔ یہ بہت زیادہ سرد و رطب بلغم کے پورے دماغ یا اس کے اگلے حصے میں اکٹھا ہو جانے

سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ مریض کی پیشانی کی حس وحرکت ختم ہو جاتی ہے نیز آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ اس میں اور مرض نسیان میں یہ فرق ہے کہ اس کا مریض کچھ بھی محسوس نہیں کر پاتا اور اس پر شدید نیند طاری ہوتی ہے اور حرکت دینے پر بھی بول نہیں پاتا۔

علاج:

گرم مشمومات مثلاً رائی پودینہ اور جند بیدستر سنگھائیں، عاقر قرحا اور نوشادر سے غرغرہ کرائیں۔ غذا میں آب نخود ہمراہ روغنِ اخروٹ، رائی اور شربتِ حند یقون دیں۔

مانیا (جنون ہائج)

یہ مرض صفرا کے احتراق یا سودا کے جوش واحتراق کے سبب پیدا ہوتا ہے۔ اکثر اطباء اس مرض کو پہچاننے میں غلطی کرتے اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ مرض دماغ کے ورم سے پیدا ہوا ہے جب کہ جنون کے مریض کو کبھی بخار نہیں آتا اور ورم دماغ کے مریض کو بخار کبھی چھوڑتا نہیں۔

اس مرض میں کبھی دائمی بے خوابی، برے خواب اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ مریض اچھل کود مچاتا ہے اور ایسی باتیں کرتا ہے جو کسی کی سمجھ میں نہیں آتیں۔ کبھی مریض تیز نظر سے گھورتا ہے۔ نبض صغیر وصلب ہوتی ہے۔ نبض کے صغیر ہونے کی وجہ قوت حیوانیہ کا ضعف اور صلابت کا سبب مادۂ غالب کی خشکی ہوتی ہے۔

علاج:

سب سے پہلے سر مونڈ دیں اور ہمیشہ اس پر بنفشہ خشک یا تر، بید کے پتے، برگ نیلوفر، گلاب، نیمکوب جو، پوست کدو، پوست ککڑی، خس کے بیج اور پتے، خشخاش سفید وسیاہ، گل بابونہ اور یبروج کا جوشاندہ ڈالتے رہیں۔ یہ نطول ایک بار دوپہر میں کھانے سے پہلے اور ایک بار شام میں کریں۔ نطول کرتے وقت مریض کو سیدھا بٹھائیں اور سر نہ جھکانے دیں، کیونکہ اگر سر جھکا ہوا ہوگا تو نطول سر کے پچھلے حصے پر پڑے گا اور اس مقام کی ہڈی کی سختی اور دبازت کی وجہ سے زیادہ نفع حاصل نہ ہوگا۔ اسی لیے مریض کا بالکل سیدھا بٹھانا ضروری ہے تاکہ نطول، نرم، پتلی اور متخلخل ہڈیوں پر پڑے تاکہ دماغ تک زیادہ سے زیادہ پہونچ سکے۔

سعوط کے لیے روغن بنفشہ یا روغن نیلوفر یا روغن کدو میں روغن بادام شیریں اور بچی کو دودھ پلانے والی عورت کا دودھ شامل کرکے استعمال کریں۔ اگر مذکورہ تدابیر کے بعد بھی مریض کے دماغ کی خشکی دور نہ ہوتو اس کے سر پر عورت یا بکری کا دودھ دوہیں۔ اس کے بعد ماقبل میں مذکور نطول نیمگرم سر پر دھاریں، لیکن خیال رکھیں کہ پانی بہت زیادہ گرم نہ ہو۔ اس کے بعد پھر سعوط استعمال کریں۔ اس کے بعد مریض کو سلانے کی کوشش کریں تاکہ نطول کی قوت سر میں نہ رہ جائے۔ مریض کو معتدل ہوا والے اور روشن کمرے میں رکھیں۔ اس کے پاس اس کے ایسے دوست جمع کردیں جن سے مریض شرم کرتا ہو۔ مریض کے نچلے اعضاء پر روغن نیلوفر اور روغن کدو کی مالش کریں اس کی پنڈلیاں اور رانیں سختی سے باندھ دیں تاکہ مادہ نیچے کی جانب اتر کر آ ئے۔

اگر بے خوابی شدید ہوتو دیاقوزہ سادہ یعنی لعوق خشخاش تنہا یا آب انار شیریں یا آب کدو یا آب آلو بخارا کے ہمراہ دیں۔ لیکن سکنجبین سے بالکل پرہیز کرائیں۔ اگرچہ اس میں کچھ خشک کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ اس کے بعد ماء الشعیر پلائیں اگر اجابت سخت ہو رہی ہوتو بابونہ، بنفشہ خشک، جو نیمکوب، سپستاں، خطمی، گوکھرو تل کا تازہ تیل، شکر سفید اور کھانے کا نمک پانی میں جوش دے کر اس سے حقنہ کریں جب مرض میں کمی ہونے لگے اور دماغ میں کچھ رطوبت محسوس ہونے لگے تو رگوں کی فصد کھولیں۔ اس کے بعد اگر بدن میں بکثرت صفراء متحرق کے فضلات کی موجودگی کا احساس ہوتو ہلیلہ جات کے جوشاندہ کے ذریعہ بند کا تنقیہ کریں اگر حرارت شدید ہوتو کدو، بتھوا، ککڑی، پالک، دال ماش اور خس ابال کر روغن بادام شیریں کے ہمراہ دیں اور اگر حرارت نہ ہوتو مرغی کے چوزے و بکری کے بچے کا گوشت، سری پائے، انڈا، تازہ اور چھوٹی مچھلیاں کھلائیں جب پیشاب میں رسوب ٹھہرا ہوا دیکھیں تو تازہ اور مخلوط شراب پلائیں بطور خاص اس وقت جب کہ مریض شراب کا عادی ہو۔ کیونکہ یہ بدن کی تقویت کے ساتھ اس میں برودت و رطوبت بھی پیدا کرتی ہے نیز خواب آور بھی ہے خالص پانی غلیظ ہوتا ہے جو تیزی سے اعضا تک نہیں پہونچ پاتا اور جب پانی میں شراب شامل کردی جاتی ہے تو وہ لطیف ہو جاتا ہے اور تیزی سے اعضا تک پہونچ جاتا ہے یہ شراب پانی کے لیے اعضاء تک پہونچانے کی سواری بن جاتی ہے۔ (سرافیون)

پانچواں باب

سوداوی وسوسے یا مالیخولیا

مالیخولیا

مالیخولیا کا سبب تمام بدن کا سوءِ مزاج سوداوی ہوتا ہے اور اس کا ضرر بالخصوص دماغ کو پہونچتا ہے۔ اس قسم میں سودا کی علامات تمام بدن میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس کی ایک دوسری قسم بھی ہے جس میں پورے بدن میں سودا کی کثرت کے ساتھ ساتھ ورم طحال، ریاح کی کثرت اور پیٹ پھولنے جیسی علامات بھی پائی جاتی ہیں۔ دونوں ہی اقسام کے اعراض کے طور پر ابتداء میں خراب و وحشی خیالات، بزدلی، بدگمانی اور ناامیدی ظاہر ہوتی ہے۔

علاج:

جالینوس نے اس کا علاج یہ بتایا ہے کہ تیز مسہل دوائیں استعمال کریں۔ پہلی قسم کے مالیخولیا میں قیفال نامی رگ کی فصد کھولیں اگر سیاہ خون خارج ہو تو طاقت وقوت کے لحاظ سے اسے خارج کریں۔ کیونکہ یہ مرض کے پورے بدن میں پھیل جانے اور دماغ پر غلبہ پا جانے کی دلیل ہے اور اگر سرخ خون خارج ہو تو اسے بند کر دیں کیونکہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خراب کیموس صرف دماغ کی رگوں میں ہے اور ابھی پورے بدن میں نہیں پھیلا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ پیشانی کی رگوں سے خون خارج کریں۔ اس کے بعد ساری ضروری تدابیر اختیار کریں۔ چنانچہ اگر دوسری قسم کا مالیخولیا یعنی کے ورم طحال کے ساتھ ہو تو ورید اسیلم سے برداشت کی حد تک خون خارج کریں چنانچہ اگر خون سیاہ ہو تو اسے زرد ہونے تک خارج کرتے رہیں۔ اس کے بعد ہضم کی تقویت اور بدہضمی سے بچانے پر توجہ مرکوز کریں۔ پانی کم پلائیں اور طحال کے علاج کے لیے مسہلات سودا اور طحال کے ضمادات استعمال کریں تا کہ اس کا مزاج تبدیل ہو جائے۔ بدن کی ترطیب پر بطور خاص پہلی قسم میں خاص دھیان دیں۔

یہ مرض بکثرت تنقیہ اور علاج میں صبر کا تقاضہ کرتا ہے۔ کیونکہ یہ مرض نیز تمام سوداوی امراض علاج بہت مشکل سے قبول کرتے ہیں۔ بہر حال اس کے لیے بہترین دوا معجون نجاح ہے جس کا نسخہ درج ذیل ہے۔

نسخہ:

ہلیلہ، بلیلہ، آملہ ہر ایک ۳۵ گرام، بسفائج، افتیمون، اسطوخودوس، تربد ہر ایک ۱۸ گرام، سب دوائیں کوٹ چھان کر شہد میں معجون بنائیں اور مریض کی قوت کے مطابق استعمال کرائیں۔ اگر اس میں اسہال کی صفت پیدا کرنا چاہیں تو اس میں غاریقون، خربق سیاہ اور سقمونیا کا اضافہ کر کے پہلے حب شبیار کھلا کر پھر اسے استعمال کرائیں۔ اسے دیگر سوداوی امراض مثلاً پرانی غلیظ خارش، جذام اور سیاہ چھیپ میں بھی استعمال کرایا جاسکتا ہے۔

نسخہ جوشاندۂ افتیمون:

ہلیلہ سیاہ ۷۰ گرام، بسفائج نیمکوب ۱۴ گرام تربد ۵ گرام، مویز منقی ۵۲ گرام، تمام دوائیں پانی ۱۶۰۰ ملی لیٹر میں اتنا جوش دیں کہ صرف ۴۰۰ ملی لیٹر پانی رہ جائے۔ پھر اس میں ۲۴ گرام تازہ افتیمون شامل کر کے دوبارہ جوش دے کر مل چھان لیں اور پہلے غاریقون ۳ گرام، شحم حنظل ۱۰ گرام، نفطی نمک ½ گرام شہد میں معجون بنا کر کھانے سے تین گھنٹہ پہلے کھلا کر مندرجہ بالا جوشاندہ پلائیں اور وحشت پیدا ہو جانے کے بعد ۲۴ گرام افتیمون باریک کر کے سکنجبین میں ملا کر پلائیں کیونکہ یہ تیز مسہل سودا ہے اور ہلیلہ، مویز منقی اور افتیمون سے تیار شدہ معجون برابر استعمال کراتے رہیں۔

جوشاندۂ دیگر:

ہلیلہ زرد و سیاہ ہر ایک ۳۵ گرام، شاہترہ ۱۸ گرام سنا مکی ۱۰ گرام، افسنتین، بسفائج و تربد، غافث، برگ تلسی تخم بادرنجبویہ، رام تلسی، گاؤزباں، منڈی، کنگرونده ہر ایک ۷ گرام، سنگ لاجورد نیمکوب ۲ گرام، مویز منقی ۷۰ گرام۔ تمام دوائیں ۱۶۰۰ ملی لیٹر پانی میں ڈال کر ہلکی آنچ پر پکا کر جب پانی چوتھائی حصہ رہ جائے تو اتار لیں۔ پھر اس میں ۱۴ گرام باریک افتیمون شامل کر کے مل کر چھان لیں اور اس میں سے ۲۸۰ گرام پلائیں اور اگر اس سے قے آجائے تو باقی جوشاندہ بھی پلا دیں لیکن

اس سے قبل رات کی ابتداء میں یہ معجون دیں۔
نسخہ:

ایارج فیقرا ۱۵،۳ گرام، غاریقون ۲ گرام، نفطی نمک ۳ گرام، سقمونیا ۲۵۰ ملی گرام۔تمام دوائیں شہد میں ملا کر استعمال کرائیں۔ یا جوشاندہ ہلیلہ استعمال کرائیں یا بوڑھا مرغ خوب نمکین پانی میں پکا کر استعمال کرائیں۔ یا بسفائج کا جوشاندہ دیں کیونکہ یہ تمام دوائیں بکثرت سودا کا اخراج کرتی ہیں۔ راحت کے ایام میں دوام کے ساتھ معجون نجاح استعمال کرائیں۔نمکسود، نمکین اشیاء، بینگن، لہسن، کرم کلہ، ڈال مسور، باقلا، پہاڑی جانوروں اور پرندوں کا گوشت، پرانی شراب اور تمام نمکین، چرپری، ترش و کسیلی اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ غذا میں چکنائی والے، شیریں اور لذیذ کھانے مثلاً روغن بادام اور شکر سے تیار شدہ پتلا و پختہ فالودہ، بکری کے بچے اور موٹی مرغی کا گوشت اور خوب پانی ملائی ہوئی شراب دیں۔مخلوط شراب سے بہتر ترطیب بدن کے لیے کوئی چیز نہیں بالخصوص جب اس میں گاوزباں بھی بھگو کر استعمال کیا جائے۔ اس کے علاوہ بدن میں تروتازگی پیدا کرنے کے لیے جب غذا ہضم ہونے لگے اس وقت مریض کو گرم پانی میں بٹھا دیں۔ اس کے بعد مریض کو سلا دیں۔

نسخہ معجون مفرح:

گاوزباں، زرنباد ہر ایک ایک حصہ کوٹ چھان لیں اور ۴ گرام مخلوط شراب کے ہمراہ دیں یا گاوٗزبان، شراب میں بھگو کر چھان کردہ شراب پلائیں۔

نسخۂ معجون برائے ایام راحت:

اسپند، تلسی، کنوچہ سفید، افتیمون، اسطوخودوس ہر ایک ۳۵ گرام لے کر تمام دواؤں کے تین گنا پانی میں تین دنوں تک بھگو کر ہلکی آنچ پر دو تین جوش دیں۔ پھر پانی نچوڑ کر چھان لیں۔ اس کے بعد اس پانی کے ہموزن زرد آلو لیں اور انہیں کوٹتے ہوئے یہ پانی اس پر ڈالتے جائیں یہاں تک کہ دونوں مل جائیں پھر انہیں ہلکی آنچ پر جوش دیں اور ہر ۴۰۰ ملی لیٹر میں لونگ، بادرنجبویہ، مصطگی رام تلسی، زعفران بجورا کا خشک چھلکا ہر ایک ۱۰ گرام باریک کر کے شامل کر دیں۔ یکجان کرنے کے بعد استعمال کرائیں۔

غم ،فکر اور خوف کے ازالہ کے لیے تقویت قلب بھی ضروری ہے۔ اس کے لیے تنقیہٗ بدن کے بعد قلب کا جائزہ لیں چنانچہ اگر وہ مائل بہ حرارت ہو تو خفقان مع حرارت کی کچھ دوائیں دیں اور اگر وہ مائل بہ برودت ہو تو ۵ گرام تریاق، گاؤ زباں بھیگی ہوئی شراب کے ہمراہ دیں اور دواء المسک شیریں و ترش، آب بادرنجبویہ کے ساتھ دیں۔ بادرنجبویہ کی سبزی روٹی کے ساتھ کھلائیں۔ مفرحات یا وہ دوا جو ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں یا سفوف گاؤ زباں اور سفوف زرنباد استعمال کرائیں۔ اگر مرض کا ظہور سر میں دھوپ لگنے یا گرم دوائیں اور غذائیں مثلاً لہسن ، پیاز، رائی، سیاہ مرچ، سداب اور جوارشات کے استعمال سے ہوا ہو تو دھوپ لگنے کی صورت میں روغن بنفشہ، روغن نیلوفر اور روغن کدو ناک میں ڈالیں اور تخم خیارین، مغز بادام شیریں، تخم خس اور خشخاش سفید، آب نیلوفر میں تین سے ۱۰ مرتبہ پرورده کر کے پھر اس کا روغن کشید کر لیں۔ مریض کو کافور کے استعمال سے پرہیز کرائیں کیونکہ یہ مزید خشکی و بے خوابی پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔ اس مرض میں درج ذیل نطول بھی مفید ہے۔

نسخہ:

بنفشہ خشک ،گل نیلوفر، خشخاش، جو کا گاڑھا شیرہ، خطمی کی ٹہنیاں اور کدو کے پتے ایک بڑے گھڑے میں جوش دے کر اسے سر پر دھاریں اس کے بعد سر پر عورت کا دودھ دوہیں۔

اور اگر گرم دواؤں یا غذاؤں کے استعمال سے مرض پیدا ہوا ہو اور مریض کو بخار ہو تو مندرجہٗ ذیل جوشاندے سے بدن کا تنقیہ کریں۔

نسخہ:

ہلیلہ زرد، آلو بخارا، املی، سپستاں، شاہترہ پانی میں جوش دے کر چھان کر شکر کے ساتھ پلائیں اور اگر بخار نہ ہو تو ۱۴۰ ملی لیٹر آب کاسنی میں ۴ گرام صبر بھگو کر اسے پلائیں۔ سکنجبین اور گرم پانی سے قے کرائیں۔ سکنجبین اور رب انگور سے غرغرہ کرائیں۔ اس کے بعد تمام مرطب تدابیر مثلاً سعوط اور اور سر پر پانی ڈالنے کی تدابیر اختیار کریں۔ نیز حمام میں لے جا کر سر پر خوب پانی ڈالیں۔ گوشت سے پرہیز کرائیں صرف آشِ جو، انڈے کی زردی اور خوب سفید مچھلی پر اکتفا کرائیں۔

چونکہ اس مرض کی ابتدا فاسد خیالات اور عقل کے تغیر سے ہوتی ہے اس لیے بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ عقل کا مسکن دل ہے۔ لیکن یہ ایک غلط خیال ہے۔ کیونکہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے

ہیں کہ عقل کی صحت کا دار و مدار تخیل اور حس و حرکت کے مقام جس کو قنطلیسا کہا جاتا ہے یعنی مقدم دماغ پر ہوتا ہے غور فکر کا مقام وسط دماغ ہوتا ہے اور یادداشت کا مقام موخر دماغ ہے۔ دماغ سارے حواس کا حاسہ ہے بایں طور کہ مقدم دماغ سے ایک نرم عصب نکلتی ہے جس میں حواس اربعہ یعنی شامہ، ذائقہ، سامعہ اور باصرہ کی قوت ہوتی ہے اور قوت لامسہ کی عصب موخر دماغ سے نکلتی ہے نخاع ایک موٹی عصب ہوتی ہے۔ عضلات و اوتار کا منبت یا منبع عصب ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ عصب جب عضو کے اول حصہ تک پہونچتی ہے تو تقسیم ہوجاتی ہے اور اس کے بعض اجزاء گوشت اور جلد سے جڑ جاتے ہیں اور اسے حس و حرکت پہونچاتے ہیں اور بعض اجزاء گوشت و رباط سے جڑ جاتے ہیں۔ ان تمام کے مرکب سے عضلہ بنتا ہے جس سے حرکت ارادہ کا ظہور ہوتا ہے۔ پھر عصب عضلہ کے سرے سے ہوتے ہوئے رباط و اوتار تک پہونچتی ہے اور ظاہری عضو سے مل جاتی ہے اور اس کے نچلے سرے سے گزرتے ہوئے عضو آخر سے جڑ جاتی ہے۔ چنانچہ وہ جوڑ کو باندھنے میں رباط کی مددگار ہوتی ہے۔ بہرحال عضلہ کا اول حصہ عصب اور آخری حصہ وتر ہوتا ہے۔ اور اس کے اعضا کو حرکت دینے کا طریقہ یہ ہے کہ عضلہ اپنی اصل یا جڑ کی جانب سکڑتا ہے چنانچہ عصب، حس کی زیادتی اور حرکت کی کمزوری کے ساتھ جب عضلہ حرکت کی زیادتی اور حس کی کمزوری کے ساتھ مخصوص ہے۔ بہرحال دماغ کا پہلا فعل، عقل کی تدبیر ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ معدے میں موجود صفرا کے بخارات سر تک پہونچ جانے سے جو تغیر عقل پیدا ہوتا ہے وہ سر پر روغنِ گل اور سرکہ ڈالنے سے دور ہو جاتا ہے۔

(ثابت)

وسواس سوداوی، اختلاط عقل کے مانند ہی ہے۔ البتہ اس میں بخار نہیں پایا جاتا۔ اس مرض کی پیدائش سوداوی کیموس سے ہوتی ہے جس میں سودا کی سیاہی اور تاریکی کی وجہ سے غور و فکر کی صلاحیت خراب ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ انسان خارجی تاریکی میں خیال کرتا ہے۔ کبھی یہ مرض صرف سر میں سودا کے اجتماع سے پیدا ہوتا ہے اور کبھی سر کے ساتھ پورے بدن پر سودا کے غلبہ سے پیدا ہوتا ہے۔

وسواس کی ایک تیسری قسم بھی ہے جو جوف کے ورم سے پیدا ہوتی ہے جس میں خون احتراق کے بعد سوداوی ہوجاتا ہے۔ چنانچہ جب یہ محترق خون شکم کی رگوں میں اکٹھا ہوتا اور سوء مزاج حار کی وجہ سے گاڑھا ہوجاتا ہے تو وہ سیاہ ہوجاتا ہے۔ اس سوداوی خون سے سیاہ و غلیظ بخارات اٹھنے لگتے

ہیں جب یہ بخارات دماغ سے ملتے ہیں تو یہ روح نفسانی کو سیاہ و تاریک بنا دیتے ہیں اور اسی وقت غم، فکر اور خوف لاحق ہو جاتا ہے اور یہ تینوں چیزیں وسواس کی تینوں اقسام میں ہمیشہ پائی جاتی ہیں۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جس مریض کو یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے وہ ہمیشہ غمگین رہتا ہے اور کچھ پوچھنے پر کوئی جواب نہیں دیتا۔ اکثر مریض ایسی چیزوں سے موت سے ڈرتا ہے جن سے ڈرنا نہیں چاہیے اور اکثر مریض موت کے متمنی ہوتے ہیں یہ کوئی تعجب کی بات بھی نہیں کیونکہ جب سودا، نفس ناطقہ کے عضو رئیس پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے تو اس سے شدید خوف اور طویل غم لاحق ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہم بدن سے باہر بہت سی ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جو تاریکی سے زیادہ خوفناک نہیں ہوتیں اور جب یہ تاریکی نفس ناطقہ پر پھیل جاتی ہے تو یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ انسان دائمی طور پر غم و خوف میں مبتلا ہو جائے۔ نیز جس طرح بعض اوقات فضا میں شدید تاریکی چھا جانے سے ہم محسوس کرتے ہیں اسی طرح سوداوی بخارات کے دماغ تک صعود کرنے سے سودا کا مریض ڈر اور خوف محسوس کرتا ہے۔ جیسا کہ نافخ کے نام سے معروف وسواس جس میں مراق یا شکم سے بخارات اٹھتے ہیں، اس میں مریض زندگی پر موت کو ترجیح دینے لگتا ہے کیونکہ اسے یہ وہم ہو جاتا ہے کہ اس کا سارا جسم ٹھیکرے کی مانند یا مرغ کی طرح ہو گیا ہے اسے ہر سیاہ چیز سے ڈر محسوس ہوتا ہے یا وہ خود پر آسمان گرتا ہوا محسوس کرتا ہے ان تمام خیالات کی حقیقت کا علم تو کسی کو نہیں، ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کے اسباب میں خلط سودا کا پورے بدن پر غلبہ اہم ہے۔ اس کی دیگر علامات بھی موجود ہوتی ہیں مثلاً بدن کا لاغر ہونا، رنگ کا سیاہ ہونا، بال گرنا اور ماقبل میں سودا پیدا کرنے والی غذاؤں کا استعمال وغیرہ۔ یا ایسی چیزوں کا رک جانا جو پہلے سے جاری تھیں مثلاً خون بواسیر یا حیض کا رک جانا وغیرہ۔

بہر حال اگر سوداوی اخلاط صرف دماغ میں محبوس ہوں تو تمام اعراض نہیں پائے جاتے بلکہ مریض صرف غم و فکر میں مبتلا ہوتا ہے اور ہمیشہ زمین کی جانب دیکھتا رہتا ہے اور اس کے بال سیاہ اور سیدھے ہوتے ہیں۔

تیسری قسم جو معدے سے بخارات اٹھنے سے پیدا ہوتی ہے جس کا معروف نام نافخ ہے اس میں کھٹی ڈکاریں آتی ہیں، لعاب کی کثرت ہوتی ہے، شکم میں سوزش و قراقر ہوتی ہے، دونوں کندھوں کے درمیان درد ہوتا ہے اور صفراوی مائل بلغمی قے ہوتی ہے۔ اس نوع کا نام مراقی ہے۔ کیونکہ یہ

مراق یا شکم سے شروع ہوتی ہے۔بعض لوگ اسے نافخہ کہتے ہیں کیونکہ اس میں دونوں پہلو پھول جاتے ہیں اور بعض لوگ اس میں ڈر لاحق ہونے کی بنا پر مالیخولیا کا نام دیتے ہیں۔(سرافیون)

علاج:

ابتدا میں ورید اکحل کی فصد کریں اور خوب خون خارج کریں تا کہ گاڑھا خون اور تلچھٹ خارج ہو جائے۔جب صاف خون خارج ہونے لگے تو بند کر دیں کیونکہ یہ دماغ کے لیے مضر ثابت ہوگا اگر کلائیوں کی رگیں باریک ہوں تو ٹخنوں کی رگوں سے خون خارج کریں بالخصوص عورتوں میں۔کیونکہ اس مقام سے خون خارج کرنا ادرار حیض کے لیے مفید ہے اس مرض میں جس مقام سے بھی خون خارج کیا جائے وہ نہایت مفید ثابت ہوتا ہے جیسا کہ بقراط نے غذا کے بارے میں اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے اور اس کا کلام درج ذیل ہے۔

کلام بقراط:

الاستفراغ واحد بالسوية و النفس واحد بالسوية و جميع الاعضاء يالم بعضها بالم ۔چنانچہ **الاستفراغ واحد بالسوية** سے مراد وہ غذا ہے جو جگر سے نکل کر وریدوں کے ذریعہ پورے بدن میں پھیل جاتی ہے۔**النفس واحد بالسوية** سے مراد قلب سے نکل کر شریانوں میں دوڑنے والی روح حیوانی ہے اور **جميع الاعضاء يا لم بعضها بالم** سے مراد وہ حس ہے جو دماغ سے نکل کر اعصاب کے ذریعہ تمام بدن میں پھیل جاتی ہے۔اسی وجہ سے ایک عضو دوسرے کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔بہر حال علاج کی جانب توجہ دیں اور عمدہ اخلاط پیدا کرنے والی معتدل غذائیں مثلاً بکری کے بچے اور مرغی کے چوزے کا گوشت، پہاڑی ندی کی تازہ مچھلی، خس، کاسنی، بھتوا، پالک، خبازی، کدو اور انڈے وغیرہ استعمال کرائیں۔غلیظ اخلاط اور سودا پیدا کرنے والی غذاؤں مثلاً مسور، کرم کلہ، بیگن، پرانا پنیر، نمکین گوشت اور مچھلیوں سے پرہیز کرائیں اور اگر حرارت لاحق نہ ہو تو تازہ، لطیف وسفید شراب پانی مخلوط کر کے پلائیں غلیظ و سیاہ شراب ہرگز نہ پینے دیں اگر حرارت ہو اور مریض کے پیشاب میں سرخی پائی جائے تو سکنجبین شکری پلائیں اس کے بعد مسہل سودا دوائیں دیں۔اس کے لیے سب سے پہلے سدے کھولنے کے لیے ایارج فیقرا اور افتیمون، شحم حنظل اور سقمونیا مریض کی قوت کے اعتبار سے دیں۔اگر یہ محسوس ہو کہ مرض میں افاقہ نہیں ہو رہا

ہے بلکہ وہ موقوف ہوگیا ہے تو چند دنوں تک مرطب غذائیں استعمال کرانے کے بعد جوشاندۂ افتیمون و غاریقون سے اسہال کرائیں۔ کیونکہ یہ دوا حرارت والے بدن سے سوداوی اخلاط خارج کرنے کے لیے نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔

اگر خلط، غلیظ و تلچھٹ جیسی ہو تو قے کے ذریعہ معدہ کا تنقیہ کریں اس کے لیے پہلے مریض کو سکنجبین میں مولی بھگو کر کھانے کے ساتھ کھلائیں اس کے بعد سویا، پودینہ نہری، نمک، تخم بھوا اور جوز القئی، گوند، حرشف اور تخم مولی کے جوشاندے سے قے کرائیں۔ جب مرض مزمن ہوجائے اور مریض کی قوت بحال ہو تو خربق کا جوشاندہ استعمال کرائیں اور سکنجبین میں مولی بھگو کر اس سے غرغرہ کرائیں۔

جب معدہ کا تنقیہ ہوجائے تو مندرجۂ ذیل مخرج سودا حبوب استعمال کرائیں۔

نسخہ:

ایلوا، افتیمون، بسفائج، شحم حنظل، غاریقون ہر ایک ۱۸ گرام، ہلیلہ سیاہ، ۳۵ گرام، دارچینی، بالچھڑ، سقمونیا، حب بلساں ہر ایک ۷ گرام اور زعفران ۳٫۵ گرام۔ تمام دوائیں کوٹ چھان کر جوشاندۂ افتیمون میں گوندھ کر حب بنائیں اور ۷ گرام کے بقدر گرم پانی سے استعمال کرائیں۔

حب لاجوردی:

یہ بھی مخرج سودا ہے۔ لاجورد مغسول ۱۰ گرام لونگ، انیسون ہر ایک ۷ گرام، سقمونیا ۲ گرام، غاریقون ۱۸ گرام، افتیمون ۱۴ گرام، بسفائج ۱۴ گرام، ایارج ۱۲ گرام، تمام دوائیں کوٹ چھان کر آب کاسنی سبز میں گوندھ کر گولیاں بنائیں۔ اور ۷ گرام کے بقدر ہمراہ ماء الجبن استعمال کرائیں۔ ایک ہفتے میں صرف ایک مرتبہ ہی دواء مسہل دیں دو مسہل کے درمیان روزانہ اطریفل صغیر ۱۰ گرام میں افتیمون ۳٫۵ گرام اور ایارج فیقرا ۲ گرام باریک کر کے ملا کر استعمال کرائیں۔ ان تدابیر کے ساتھ ساتھ ایسی دوائیں بھی دیں جو بدن کی ترطیب کے ساتھ ساتھ سودا کا اخراج بھی کرتی ہوں مثلاً ماء الجبن ہمراہ نمک ہندی، افتیمون، ہلیلہ سیاہ، شکر وغیرہ۔ یہ دوائیں ایسے کمزور لوگوں کو استعمال کرائی جاتی ہیں جو تیز ادویہ کے محتمل نہیں ہوسکتے۔ ان استفراغات کے بعد بھی اگر یہ مرض باقی رہ جائے اور جنون کے اعراض بدستور موجود ہوں تو دس دنوں تک مرطب غذائیں استعمال کرانے کے بعد ایارج

جالینوس جیسی طاقتور دوائیں استعمال کریں۔

ایارج جالینوس:

یہ سوداوی امراض، فالج، لقوہ، بلغمی استرخا اور قولنج، تشنج میں مفید ہے، مختلف اقسام کے فضلات سے بدن کا تنقیہ کرتا ہے نیز خونی پیشاب میں مفید ہے۔

نسخہ:

شحم حنظل، غاریقون، بھلبھلائی ہوئی پیاز، سقمونیا، خربق سیاہ، فرفیون ہر ایک ۲۱ گرام، بسفائج، افتیمون، مقل، کنگرونده، فراسیون، تج ہر ایک ۳۲ گرام، مرکی، سکبینج، زراوند طویل، مرچ سیاہ، فلفل دراز، دارچینی، جاوشیر، جند بیدستر، پہاڑی کرفس، کنگرونده۔ بعض لوگ اسمیں زعفران، ایلوا ۱۴-۱۴ گرام بھی شامل کرتے ہیں۔ تمام دوائیں کوٹ چھان کر شہد میں معجون بنائیں اور ۹-۱۴ گرام تک ہمراہ آب افتیمون، مویز منقی و ہلیلہ کابلی دیں یا اسے ۲ گرام ہندی نمک کے ساتھ استعمال کرائیں۔ کیونکہ یہ مختلف اقسام کے اخلاط کو آسانی سے خارج کرتا ہے۔ یا ایارج روفس استعمال کرائیں۔ یہ، صرع، دوران سر اور زبان اور سر کی گرانی میں مفید ہے کیونکہ یہ غلیظ اخلاط خارج کرتا ہے۔ مزید براں یہ فالج، یادداشت کی کمزوری میں بھی مفید ہے۔ معدہ کا تنقیہ کرتا اور ہضم میں مدد دیتا ہے، ریاح تحلیل کرتا اور اعتدال کے ساتھ اسہال لاتا ہے۔

نسخۂ ایارج روفس:

یہ دوا سودا، صداع اور داء الثعلب میں بھی مفید ہے۔ شحم حنظل ۹۰ گرام، انیسون ۴۵ گرام، خربق سیاہ ۴۵ گرام، ایلوا ۹۰ گرام، خولنجان ۴۵ گرام، کنگرونده ۴۵ گرام، اسطوخودوس ۶۸ گرام، پہاڑی کرفس ۲۳ گرام، زراوند طویل ۴۵ گرام، زراوند مدحرج ۳۶ گرام، فلفل سیاہ و فلفل سفید ہر ایک ۲۳ گرام، دار فلفل و بالچھڑ ہر ایک ۱۴ گرام، تج ۱۴ گرام، دارچینی و بھنگرہ ہر ایک ۱۴ گرام افتیمون ۴۵ گرام، جنگلی پودینہ ۳۶ گرام، سقمونیا ۴۵ گرام، تمام دوائیں کوٹ کر ریشم کے کپڑے میں چھاننے کے بعد شہد میں معجون بنا کر چھ مہینہ رکھ کر استعمال کرائیں۔ اس میں سے ۱۴ گرام کی مقدار خوراک مندرجہ ذیل جوشاندہ کے ساتھ دیں۔

نسخہ جوشاندہ:

افتیمون ۱۰ گرام، مویز منقی ۲۵ گرام، ہلیلہ کابلی ۲۵ گرام، تمام دوائیں ۴۰۰ ملی لیٹر پانی میں اسقدر جوش دیں کہ صرف ۱۳۵ ملی لیٹر پانی رہ جائے۔ پھر اسے چھان کر اس میں ایارج روفس ۱۴ گرام اور نمک ہندی ایک گرام شامل کر کے استعمال کرائیں۔ اگر مریض کمزور ہو تو ایارج روفس ۹ گرام تک دیں۔ اس کے بعد اسہال بند ہونے کے بعد مرغی کے چوزے کا زیرباج یا ایارج لوغاذیا استعمال کرائیں۔

ایارج لوغاذیا:

یہ ضعف و کمزوری پیدا کیے بغیر بدن سے جملہ اخلاط کا تنقیہ کرتا ہے نیز سر کے تمام امراض و اورام مثلاً شقیقہ، پورے سر کا درد، وسواس، جنون، دوران سر، بہراپن، صرع، برودت کے سبب پیدا شدہ گردوں اور مثانے کا درد، عرق النساء جوڑوں کا درد، نقرس ارتعاش، جذم، خارش، برص، داد، جلد سے چھلکے اترنا، خنازیری گلٹیاں اور سرطان وغیرہ میں مفید ہے۔ مزاج فاسد کو درست کرتا نیز کانوں اور آنکھوں کے درد میں مفید ہے۔ حیض جاری کرتا اور بخار زائل کرتا ہے۔ داء الثعلب، داء الحیہ، سر کے پرانے زخموں اور سوداو غیر منہضم بلغم سے پیدا شدہ امراض میں مفید ہے۔

نسخہ ایارج لوغاذیا از سرافیون:

شحم حنظل ۱۸ گرام، بھلبھلائی ہوئی پیاز دشتی، غاریقون، سقمونیا، خربق سیاہ، اشق وساقوردیون ہر ایک ۱۶ گرام، افتیمون، لکرونده، مقل، ایلوا ہر ایک ۱۰ گرام، حاشا، تیزپات، خراسیون، بھنکرہ، تج، فلفل سیاہ، فلفل سفید، دار فلفل، زعفران دارچینی، جاوشیر، بسفائج، سکبینج، جند بیدستر، سونٹھ، حماما، پہاڑی کرفس، مرمکی، زراوند طویل، عصارۂ افسنتین فرفیون، بالچھڑ ہر ایک ۷ گرام، جنطیانا رومی، اسطوخودوس ہر ایک ۵ گرام، شہد بقدر ضرورت۔ تمام دوائیں کوٹ چھان کر شہد میں معجون بنائیں اور اس میں سے ۱۸ گرام لے کر ہلیلہ کابلی، ہلیلہ سیاہ، افتیمون، اسطوخودوس، بسفائج، مویز منقی و نمک ہندی کے جوشاندے کے ہمراہ دیں۔ ان دواؤں سے تنقیۂ کرنے کے بعد جائزہ لیں کہ مریض کی طبعی عقل لوٹ آئی (جس کی علامت یہ ہے کہ غم وتکلیف کم ہو جاتی ہے) اور اگر ایسا نہ ہو تو دوران سر کی دواؤں سے سر کا تنقیہ کریں۔ اس طرح علاج کرنے سے مریض کو مکمل صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ اگر دو تین بار یہ علاج کرنے کے بعد بھی سودا کے اعراض کم نہ ہوں تو حجر ارمنی یعنی حجر لاجوردی استعمال کریں۔

قدیم حکماء ایک بار خربق جوش دے کر استعمال کرتے تھے اور ایک بار اسے باریک کر کے بطور سفوف استعمال کرتے تھے۔ چنانچہ اگر اس کا عمل ہلکا کرنا مقصود ہو تو اسے خوب باریک پیسیں اور اگر تیز رکھنا چاہیں تو دردرا پیسیں تاکہ یہ معدہ میں زیادہ دیر تک ٹھہر کر بہتر عمل کرے۔ خربق سیاہ کے ساتھ خلط سودا خارج کرنے والی دوسری دوائیں بھی شامل کر دیتے ہیں۔ لیکن جدید حکماء خربق سے تکلیف ہونے کے باعث اس پر حجر ارمنی کو ترجیح دیتے ہیں تجربہ سے خربق پر حجر ارمنی کی فضیلت ثابت ہے کیونکہ یہ بغیر غم و تکلیف کے تیزی کے ساتھ خلط موذی کا اخراج کرتی ہے۔ جب کہ خربق کے اندر یہ صلاحیت نہیں پائی جاتی۔ حجر ارمنی کی مقدار ۴،۵ گرام ہے۔ لیکن اس کا مغسول ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ تغسیل کے بغیر یہ قے آور ہوتی ہے۔

خربق سیاہ، سقمونیا سے زیادہ، غلیظ صفراوی اسہال لاتی ہے۔ اس لیے اسے گردن کے مواد، سینے کے درد، جنون، صداع، شقیقہ، رحم، مثنہ، قصبۃ الریہ، یرقان، گرمی دانے، خنازیری گلٹیاں پتی اور نملہ میں تنقیہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ سودا کا بھی اخراج کرتی ہے اس کی جڑ ۴،۵ گرام ماء العسل کے ساتھ استعمال کرائیں اور اگر اسے خالص شہد کے ساتھ دینا چاہیں تو صرف ۲،۲۵ گرام ہی دیں۔ نیز اس کے ساتھ پودینہ، صعتر اور لطیف دوائیں شامل کر دیں اس کے استعمال سے پہلے کھانا نہ کھانے دیں۔

مریض کا غم و خوف دور کرنے کے لیے تقویت قلب پر بھی توجہ دیں۔ تنقیۂ بدن کے بعد قلب کے مزاج کا جائزہ لیں۔ چنانچہ اگر وہ مائل بہ حرارت ہو تو خفقان قلب بوجہ حرارت کی دوائیں جو کہ قلب کی بیماریوں کے باب میں تحریر کی گئی ہیں استعمال کرائیں اور اگر مزاج قلب مائل بہ برودت ہو تو ۴،۵ گرام تریاق ہمراہ ایسی شراب دیں جس میں گاؤزباں کو بھگویا گیا ہو۔ یا دواء المسک شیریں و ترش، آب بادرنجبویہ کے ہمراہ دیں۔ کھانے میں بادرنجبویہ کا استعمال بھی تقویت قلب کے لیے عمدہ چیز ہے۔

اگر مریض بے خوابی میں مبتلا ہو تو جنون کے علاج میں تحریر نطول استعمال کرائیں۔ اگر مزید قوی اور تیز نطول کی ضرورت ہو تو بکری کے سری پائے پانی میں جوش دے کر اسے سر پر دھاریں اور مریض کے سر پر ہمیشہ بکری کا دودھ دوہیں۔ اگر ان تمام تدابیر کے باوجود بھی مرض ٹھیک نہ ہو تو مایوس نہ ہوں اور یہی دوائیں بار بار استعمال کراتے رہیں۔ کیونکہ سودا، برودت و یبوست کی بنا پر بڑی مشکل سے حرکت کرتا ہے۔ البتہ حرارت و رطوبت تیزی سے حرکت کرتے ہیں اور گرم و رطب اخلاط تیزی سے

بدن سے خارج ہو جاتے ہیں لہذا یہ بات ظاہر ہوگئی کہ سوداوی امراض دیر میں علاج قبول کرتے ہیں اسی لیے ان میں بہت زیادہ تنقیہ کی ضرورت درپیش ہوتی ہے۔

مالیخولیا کی تین اقسام ہوتی ہیں۔ایک قسم سر میں خون کے احتراق سے پیدا ہوتی ہے۔اس کی علامت یہ ہے کہ آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی اور جلد خشک ہوتی ہے اور مریض دھوپ میں چلنے پھرنے اور گرم دواؤں و خالص نبیذ کے استعمال کا عادی ہوتا ہے۔

علاج:

سر پر نیم گرم پانی بکثرت ڈالیں۔ نبیذ میں پانی ملاکر پلائیں۔ سرد روغنیات کی ہلاس دلائیں۔دیر تک سلائیں۔عمدہ کیموس والی غذائیں استعمال کرائیں نیز سر پر سبز بنفشہ، ککڑی اور کدو کا چھلکا پیس کر رکھیں نیز دھوپ سے بچائیں۔

دوسری قسم پورے بدن میں خون کے احتراق سے پیدا ہوتی ہے۔اس کی علامت یہ ہے کہ پورا بدن سیاہ و لاغر ہوتا ہے۔مریض کو نہایت تکان و مشقت محسوس ہوتی ہے اور ماقبل میں مریض مولد سودا غذائیں مثلاً مسور اور کرم کلہ وغیرہ بکثرت استعمال کر چکا ہوتا ہے۔

علاج:

وریدوا کحل کی فصد کھولیں۔افتیمون کے جوشاندے سے اسہال کرائیں۔عمدہ غذائیں مثلاً چوزوں اور بکری کے بچے کا گوشت شکر اور روغن بادام کا حلوہ کھلائیں اور شراب نیز پانی مخلوط کر کے استعمال کرائیں۔

تیسری قسم طحال و ماساریقا سے پیدا ہوتی ہے۔اس کی علامت یہ ہے کہ کھانے کی خواہش زیادہ لیکن ہاضمہ کمزور ہوتا ہے۔ پیٹ پھولا ہوا، نرم اور ریاح سے پُر ہوتا ہے۔

علاج:

۲۱ گرام افتیمون باریک پیس کر ۳۵ گرام سکنجبین کے ہمراہ ہفتے میں ایک بار دیں۔اس کے بعد طحال چھوٹی کرنے والی دوائیں جنہیں ہم آئندہ بیان کریں گے، استعمال کرائیں۔ معتدل جوارشات مثلاً جوارش عود، جوارش سفرجلی مسہل اور مفرح دوائیں مثلاً معجون خبث الحدید اور معجون فنجنوش دیں۔

معجون مفرح:

یہ غم وفکر میں مفید ہے۔ رنگ نکھارتا اور بدن کو فربہ کرتا ہے نیز خفقان قلب میں بھی مفید ہے۔ دائمی استعمال سے روح کو نشاط بخشتا ہے یہاں تک کہ مریض کے اندر رعونت پیدا کردیتا ہے اور سانس خوشبودار بناتا ہے۔

نسخہ:

گل سرخ ۲۱ گرام، ناگرموتھ ۱۸ گرام، لونگ، مصطگی، بالچھڑ، اسارون ہر ایک ۱۰،۵ گرام، تج، زرنب، زعفران ہر ایک ۷ گرام، جاوتری، بڑی الائچی، جائفل ہر ایک ۳،۵ گرام۔ تمام دوائیں خوب باریک کرلیں اور ۴۰۰ گرام تازہ آملہ ۴۸ لیٹر پانی میں پہلے بھگودیں۔ پھر اسے اسقدر جوش دیں کہ دوتہائی پانی جل جائے۔ پھر اسے چھان کر اس میں ۲۰۰ گرام شہد شامل کرکے دوبارہ جوش دیں پھر اس میں دواؤں کا سفوف شامل کرکے بید کی چوڑی لکڑی سے چلاکر ملا۔ اطریفل کی مانند اسے استعمال کریں۔ اس سے قلب کو فرحت ملتی ہے اور بڑھاپے کے عمل میں تاخیر ہوتی ہے۔ (رازی)

خربق سیاہ ۱۔۲ گرام شہد وشکر میں ملاکر تمام بدن میں سودا کے غلبہ کی صورت میں استعمال کرائیں۔ افتیمون کی سکنجبین دیں جس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ بیجوں اور جڑوں کے ہموزن نیا اور تازہ افتیمون کو سرکہ میں سکنجبین بنالیں یا افتیمون ہمراہ تین گنی شکر کے استعمال کرائیں یا بسفائج کو شکر یا شہد میں گوندھ کر استعمال کرائیں یا فربہ چوزے پکاتے وقت اس میں بسفائج ڈال دیں نیز اس میں نمک کا اضافہ کرکے اسفید باج اور سوپ بنالیں۔ (ملوکی)

سر کی تمام بیماریاں دو اسباب سے پیدا ہوتی ہیں۔ پہلا سبب خود دماغ کا بگاڑ اور دوسرا سبب معدہ ومراق کی مشارکت ہوتا ہے۔ دماغ کی مخصوص تیرہ اقسام کی بیماریاں ہیں صرع یعنی اسلم سیاہ کو بعض لوگ مرض کاہن کہتے ہیں کیونکہ صرع کے بعض مریض عجیب وغریب باتیں بتاتے ہیں۔ اس میں سے وحشت، وسوسہ، بکواس کرنا، خیالات کا فساد، نسیان، توحش، بے خوابی، غنودگی، کانوں میں آوازیں آنا، دوران سر اور ورم ہیں اور دردسر کی چھ اقسام ہیں۔ جاں تک وسوسہ، ہذیان، بے خوابی اور وحشت کے ساتھ عقل گم ہوجانے کا تعلق ہے تو یہ تمام بیماریاں دماغ میں حرارت اور خشکی کی زیادتی

سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی سرسام اور تیز بخار سے بھی تغیر عقل پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ جب دماغ کے دونوں جانب سردی اور خشکی لاحق ہوتی ہے تو اس سے سکتہ کا مرض پیدا ہوتا ہے اور جب برودت اور رطوبت کی کثرت ہوتی ہے تو اس سے سبات یا غنودگی پیدا ہوتی ہے۔ وحشت و بدگمانی کا سبب سودا ہوتا ہے۔ دونوں بیماریوں کے بارے میں ہم نے جو کچھ کہا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ شیریں گرم پانی سر پر ڈالنے اور اس پر سرد و تر اشیا رکھنے سے غنودگی و طاری ہوتی ہے۔ اس کے برعکس گرم و خشک چیزیں رکھنے، طویل خاموشی اور غم و فکر کی زیادتی سے بے خوابی پیدا ہوتی ہے اور جب مرض دماغ کے اگلے حصہ میں جو خیال و بنطیسا کا مقام ہے حق ہوتا ہے تو مریض کو ایسے ہی خیالات آتے ہیں جیسا کہ اس شخص کو جو چیخ چیخ کر گھر کے کسی گوشے میں کوئی خوفناک چیز ہونے کا دعوی کرتا ہے۔ اور جب مرض دماغ کے وسطی حصہ میں ہوتا ہے جو کہ غم و فکر کا مقام ہے تو اسے ایسے حالات پیش آتے ہیں جیسے اس شخص کو پیش آتے ہیں جو اپنے کمرے کا دروازہ بند کر کے گھر کی تمام چیزیں گھر سے باہر پھینک دیتا ہے۔ لیکن اسے پہلے شخص جیسے تخیلات و تصورات نہیں آتے لیکن وہ یہ نہیں سمجھ پاتا کہ وہ غلطی کر رہا ہے جس کا سبب ایسا خراب و بار دخلط ہوتا ہے جو عقل کے مقام کو فاسد کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے سرد زہروں والے کیڑے مکوڑے وغیرہ موسم سرما میں سردی کی وجہ سے زمین کے اندر چلے جاتے ہیں۔

جب دماغ کے پچھلے حصہ یعنی یادداشت کے مقام میں مرض واقع ہوتا ہے جیسا روم کے کچھ لوگوں کو ہو گیا تھا جب وہ جنگ کر رہے تھے کہ انہیں ایسی بدبو سے سابقہ پڑا کہ ان کی یادداشت بگڑ گئی چنانچہ بعض اوقات وہ اپنے اور اپنے آباواجداد کے نام تک یاد نہیں کر پاتے تھے۔ ہمارے زمانے میں بھی ایک آدمی کا دماغ ایسا خراب ہوا تھا کہ ویسا آج تک سنا نہیں گیا۔ وہ یہ کہ اس آدمی نے ایک رات اپنا گلا کاٹ لیا اور اس سے خون بہنے لگا تو لوگوں نے اسے پکڑ کر اس کا علاج کیا اور اس کے اس فعل کا سبب پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس نے بہت سے مردوں و عورتوں کو اپنے گھر کے آس پاس دیکھا جو کہہ رہے تھے کہ اس نصرانی کو دیکھو یہ عفت و پاکدامنی کا اظہار کرتا تھا اور ایک مسلم عورت سے زنا کر لیا۔ کوئی کہتا تھا کہ صبح تک روکے رکھو بھاگ نہ جائے کوئی کہتا تھا کہ اگر اس کو روکا نہ گیا تو یہ کنویں میں کود جائے گا۔ کوئی کہتا تھا کہ اس کے لیے یہی بہتر ہے کہ اپنے آپ کو ذبح کر لے اور عذاب سے چھوٹ جائے۔ بس اس نے چھری سے اپنا گلا کاٹ لیا۔ لیکن اس سے اس پر صرف غشی

طاری ہوئی بعد میں اس کا علاج کیا گیا تو اس کی عقل واپس آ گئی۔ (طبری)

میں نے مزید دو ایسے لوگ دیکھے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو ذبح کر لیا اور ان کی موت واقع ہوگئی۔ طبرستان میں بہت سے ایسے مرد و عورتیں دیکھی ہیں جو خوف یا غم کے وقت اپنے کو درختوں سے لٹکا لیتے تھے۔ (طبری)

ان تمام امراض کا سبب یہ ہے کہ نفوس پر ظلمت و تاریکی چھا جاتی ہے اور وہ اس سے روشنی کی جانب بھاگتا ہے اور چونکہ دماغ نفس ناطقہ کا محل و مقام ہے تو جب وہاں تارک و سرد بخارات پہونچتے ہیں تو نفس ناطقہ ان سے گھبرا جاتا ہے اور اس پر غم، وحشت اور خوف طاری ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ بعض لوگ آواز کی بھنبھناہٹ سنتے ہیں جب کہ حقیقت میں ایسی کوئی آواز خارج میں موجود نہیں ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض لوگ ایک چیز کو دو چیزیں دیکھتے ہیں یہ تمام چیزیں دماغ کی بیماریوں سے ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ امراض معدہ یا مراق کی ریاح یا ان کے فساد و بگاڑ سے بھی پیدا ہوتے ہیں ان کی علامات یہ ہیں کہ معدے میں صفرا و بلغم کے اجتماع سے مریض میں اختلاط عقل، ہذیان اور لہو ولعب پیدا ہو جاتا ہے اور صرف صفرا کے اجتماع سے مروڑ، دھونی ڈکاریں منہ میں ترشی اور پیاس اور رنگ میں زردی پائی جاتی ہے۔ اگر صرف بگڑا ہوا بلغم اس کا سبب ہو تو منہ میں لعاب کی کثرت اور کھٹی ڈکاریں پائی جاتی ہیں۔

علاج:

معدہ و مراق کی شرکت کی صورت میں خلط فاعلہ کا تنقیہ کریں۔ فصد کریں اور خارجی طور پر عضو کی تقویت کے لیے معدہ پر قوی اور خوشبودار دواؤں کا ضماد کریں اور غذا کی اصلاح کریں۔ (جالینوس)

جالینوس نے بیان کیا ہے کہ اس نے ایک ایسے نوجوان کو دیکھا جو پنڈلی سے دماغ کی جانب سرد ریاح کا صعود محسوس کرتا تھا یہاں تک کہ اس کی عقل مختلط ہو جاتی تھی۔ اکا سبب پنڈلی میں سرد و فاسد مرض تھا۔ اس مرض کے بڑھنے اور اس کے بخارات سر تک پہونچنے سے عقل خراب ہوگئی۔ کبھی بچھو کے زہر سے بھی یہ حالات پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ زہر قدم سے تمام بدن میں پھیل جاتا ہے یہاں تک کہ ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے۔ چنانچہ جالینوس نے اس نوجوان کی پنڈلی کے اس مقام سے جہاں وہ مرض محسوس کرتا تھا اوپر باندھنے کا حکم دیا تو مرض ہلکا اور موخر ہو گیا۔ معدہ اور پنڈلی پر گرم پانی

ڈالنا بھی اس مرض میں مفید ہے۔ جب عضو کی بیماری خارج ہو جائے تو حرکت کرانے کے بعد بکثرت حمام کرائیں۔ پنڈلی اور مقام درد پر چپتہ لکڑی پیس کر لگائیں۔ سر پر سرد پانی ڈالیں کیونکہ اس سے سر تک بخارات نہیں پہونچتے۔ اس کے بعد حقنے کرائیں۔

مالیخولیا کا سبب فاسد سودا ہوتا ہے۔ چنانچہ جب کسی جسم میں سودا کا کیموس بنتا ہے اور وہ تمام بدن اور دماغ دونوں کے ساتھ مخلوط ہو جاتا ہے تو اس سے مالیخولیا پیدا ہو جاتا ہے۔ دوسری قسم میں سودا صرف دماغ کی رگوں میں پایا جاتا ہے بالخصوص جب مریض دبلا پتلا اور اس کی رگوں میں غلیظ خون موجود ہو اور وہ تکان، شدید محنت، بے خوابی یا روزہ، خشک غذاء، کوئی حار مرض یا حمی غب میں مبتلا ہو اور مرض دواؤں سے ٹھیک نہیں ہوتا۔ پہلی قسم ان لوگوں میں تیزی سے پیدا ہوتی ہے جن کی جلد معتدل طور پر سرخ، بدن میں بالوں کی کثرت اور سر میں شدید حرارت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کا خون اچانک سودا میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ بالخصوص جب یہ لوگ بھی تکان، شدید محنت و مشقت، گرم دواؤں یا مشروبات کے عادی ہوں اور سرد ممالک یا سرد فضا میں قیام پذیر ہوں تو ان کے بدنوں سے بخارات کم خارج ہوتے ہیں اور وہ اندر ہی اندر گھٹ کر عفونت زدہ ہو جاتے ہیں اور مسامات بدن کے بند ہونے کی بنا پر ان کے بخارات دماغ کی طرف جانے لگتے ہیں یا اس کا سبب لگاتار تیز امراض میں مبتلا ہونا ہوتا ہے یا مریض ماقبل میں استفراغ یا فصد کا عادی ہوتا ہے۔

تیسری قسم ان لوگوں میں پائی جاتی ہے جن کے بال شدید سرخ اور گھنگریالے ہوتے ہیں اور خصوصی طور پر اس مرض میں وہ لوگ مبتلا ہوتے ہیں جو ماقبل میں بدن سے فضلات کے اخراج اور فصد یا حجامت [پچھنہ لگانا] کے عادی ہوتے ہیں اور پھر ترک کر چکے ہوتے ہیں یا سودا پیدا کرنے والی غذائیں مثلاً جنگلی جانوروں بالخصوص خرگوش کا گوشت، نمکین گوشت و مچھلی، بیگن، کرم کلہ کا استعمال کرتے ہیں۔ یا حرارت کی زیادتی کی بنا پر صفرا میں احتراق پیدا کرنے والی غذاؤں دواؤں یا مشروبات مثلاً کدو وغیرہ اور بے خوابی، غم وفکر وغیرہ کے عادی ہوتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں مزاج میں بگاڑ پیدا کر کے صفرا کو سودا میں تبدیل کر دیتی ہیں۔ جن کے بخارات معدے سے دماغ تک ہونچ کر اپنی حدت، حرارت و یبوست سے اس میں ہیجان پیدا کر دیتے ہیں۔ جو اخلاط طبعی حرارت غریزیہ سے پیدا ہوتے ہیں ان کی قوت متوسط ہوتی ہے اور برودت و یبوست کی بناء پر ان میں بہت زیادہ علاج

کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

مالیخولیا کی ایک قسم لیسدار بلغم سے پیدا ہوتی ہے جو غلیظ ولیسدار غذاؤں کے استعمال اور قے و استفراغ اور حمام میں پسینہ بہانے کو جس کے وہ عادی ہوں ترک کر دینے اور سرد ممالک میں رہنے سے پیدا ہوتی ہے۔ جس سے بدبودار و سیاہ بخارات اٹھتے ہیں اور دماغ تک پہونچ کر اسے سیاہ بنا دیتے ہیں۔ چنانچہ اس کے کچھ مریض غم وفکر میں مبتلا ہو جاتے ہیں، کچھ لوگ بچوں کی طرح ڈر اور خوف میں مبتلا ہوتے ہیں جب کہ بعض لوگوں میں دونوں چیزیں پائی جاتی ہیں۔ بعض لوگ موت کی خواہش کرتے ہیں اور بعض لوگوں کے اختلاط عقل و دہشت کا سبب موت کا خوف ہوتا ہے اکثر و بیشتر وہ اپنے پیشوں سے ہی ڈرنے لگتے ہیں جنھیں وہ پہلے انجام دیتے تھے اور بعض لوگ بالکل دودھ پیتے بچے کی طرح لوگوں کی جدائی سے ڈرتے ہیں۔ بہر حال جو لوگ خوف میں مبتلا ہوتے ہیں وہ تاریکی اور ان چیزوں سے ڈرتے ہیں جن سے ڈرنا نہیں چاہیے، جس کا سبب سودا کی سیاہی و تاریکی اور اس کے سیاہ بخارات ہوتے ہیں جس طرح چراغ کی لو ہوا سے تھرتھراتی ہے اسی طرح سودا کے بخارات سے روح نفسانی تھرتھراتی ہے۔ یا جس طرح سورج پر بادل، غبار، یا دھواں چھا جاتا ہے بالکل اسی طرح دماغ پر سودا کے بخارات دماغ اور اس کے مقام فکر پر چھا جاتے ہیں اور جن لوگوں کے کان میں بھنبھناہٹ ہوتی اور آوازیں آتی ہیں جب کہ خارج میں کوئی آواز یا چیخ موجود نہیں ہوتی یا آنکھوں کے سامنے بال اور مکھی اڑتی ہوئی محسوس ہوتی ہے جب کہ خارج میں یہ پائی نہیں جاتیں، ان سب کا سبب سودا ہی ہوتا ہے۔ جن سے خوف کھانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

(ابن ماسویہ بحوالہ بیوفقراطیس و جالینوس)

جالینوس نے خراماطبقین یا بلغا کے ایک شخص کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اس کی فکر فاسد ہوگئی تو نعوذ باللہ اس کے دماغ میں یہ بات سما گئی کہ اللہ تعالی آسمان کو روکنے پر قادر نہیں ہے لہذا آسمان گر پڑے گا اور وہ اس کے نیچے مر جائے گا چنانچہ وہ کھلے آسمان کے نیچے چلنے سے بھاگتا تھا اور ایک شخص اس خوف سے انسانوں اور دیواروں کے قریب نہیں جاتا تھا کہ کہیں کوئی اس سے ٹکرا نہ جائے۔

ایک آدمی آدھی رات کے بعد قبرستان سے ہو کر گزرا اور ہوا اور درختوں کی شاخوں کے آپس میں ٹکرانے کی آواز سے اس کی فکر اور خیال میں فساد لاحق ہو گیا اور وہ یہ سوچنے لگا کہ شیاطین اسے

پکڑنا اور مارنا چاہتے ہیں۔لوگ اسے اگلے دن ایک عالم ودانا طبیب کے پاس لے گئے۔وہ سمجھ گیا کہ یہ جھوٹے خیالات کا مرض ہے جو خوف سے پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ اس نے علاج کرنے سے انکار کردیا اور مریض کو مایوس واپس کردیا۔ جب مریض کے جھوٹے خیالات ختم ہو گئے تو وہ طبیب کے پاس دوبارہ آیا اور اس سے پوچھا کہ آپ نے میرا علاج کرنے سے انکار کیوں کردیا تھا تو طبیب نے جواب دیا کہ اس رات میں وہاں سے گزر رہا تھا اور ایک وزنی چیز اٹھانے میں مدد کے لیے تمہیں آواز دے رہا تھا لیکن تم نہیں آئے تو مریض نے کہا اچھا! وہ آپ کی آواز تھی اس کے بعد اس کا سوءظن بالکل ختم ہو گیا اور وہ اس کے بعد کبھی نہیں ڈرا۔

ایک عورت کو اسی طرح کا سوءظن اور فساد عقل لاحق ہو گیا تھا چنانچہ وہ یہ سمجھ بیٹھی کہ اس نے سانپ نگل لیا ہے جس سے وہ گھبرا گئی۔اس عورت کے لیے جالینوس نے ایک حیلہ کیا اور اس سے سانپ کی قسم کے بارے میں دریافت کیا تو عورت نے سانپ کی لمبائی، اس کی دھاریوں اور رنگ کے بارے میں بتایا۔ پھر جالینوس سانپ پکڑنے والوں سے بالکل عورت کے بتائے ہوئے سانپ کی طرح ایک سانپ لایا پھر اسے مار کر عورت سے کہا کہ میں تیرا علاج کرنا چاہتا ہوں تا کہ سانپ تمہارے پیٹ سے باہر آجائے۔ پھر اس نے عورت کو ایک دوا پلا کر اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی تاکہ وہ کچھ دیکھ نہ سکے۔ پھر جب عورت نے قے کی تو جالینوس نے وہ مردہ سانپ اس کی قے پر ڈال کر اسے یقین دلا دیا کہ سانپ پیٹ سے نکل آیا ہے۔اس کے بعد عورت ٹھیک ہوگئی۔(جالینوس)

داء المراق، معدہ کے نفخ کو کہتے ہیں اس کا سبب جگر کو غذا پہونچانے والی باریک رگوں کی شدید حرارت ہوتی ہے۔اس درد میں مریض کا بدن غذا قبول نہیں کرتا بلکہ غذا ہضم ہوئے بغیر معدے میں پڑی رہتی ہے اور فم معدہ، آنتوں اور وریدوں کا درد بھی ختم نہیں ہوتا کیونکہ ورم غذا کو آنتوں میں اترنے نہیں دیتا۔ اسی لیے دوسرے دن غذا ہضم ہوئے بغیر بذریعۂ قے منہ سے باہر آجاتی ہے۔ کیونکہ شدید حرارت غریزی کی مثال اس چراغ جیسی ہوتی ہے جسے دھوپ میں رکھ دیا گیا ہو تو اس کی روشنی ظاہر نہیں ہوتی اور معدے کے بخارات سر تک پہونچتے ہیں اور دماغ سیاہ و بدبودار بخارات سے منقبض ہونے لگتا ہے اور مرض مالیخولیا کو مرض مفزع کہنا ہی کافی ہے کیونکہ اس کا سبب سودا ہوتا ہے اور ہر سیاہ چیز خوفناک ہوتی ہے۔ایک شخص مرغ پال کر انہیں بیچا کرتا تھا۔ جب وہ اس مرض میں مبتلا ہوا

تو کبھی کبھی اپنے گھر کے اوپر چڑھ کر مرغوں کی طرح اپنے بازو، پہلو پر مارا کرتا اور بانگ دیتا تھا۔
بعض لوگ اپنے آپ کو مارتے ہیں اور موت کی تمنا کرتے ہیں اور ہر مفید و موافق شے سے فرار اختیار کرتے ہیں۔ بعض لوگ پانی میں کود کر جان دیدیتے ہیں بعض لوگ کنوؤں میں کود پڑتے ہیں اور بعض لوگ اپنے آپ کو ہلاک کرنے کے لیے تلوار، چاقو پر جھپٹتے ہیں۔ بہرحال جب یہ علامات ظاہر ہونے لگیں تو مریض کو قید کر کے باندھ دیں تاکہ وہ خود کو ہلاک نہ کر سکے۔ اس مرض میں بعض مریضوں کے دماغ کے تینوں حصے متاثر ہوتے ہیں اور مریض کسی بات کا جواب نہیں دے پاتا۔ بعض مرتبہ اپنے دوست کی پریشانی سے مریض مبہوت ہو جاتا ہے یا وہ غلبۂ سودا کی وجہ سے زمین پر نظریں جمائے رہتا ہے۔ بعض لوگ تنگ و تاریک مقامات اور بند دروازے سے خوف کھاتے ہیں اور بعض مریض سارا دن سوتے رہتے ہیں اور رات جاگ کر گزارتے ہیں، بعض لوگوں کو نیند کے وقت باذوک (بخت۔ اونٹ کی ایک قسم جو بہت بڑا اور دو کوہانوں والا ہوتا ہے) جیسی چیزیں نظر آتی ہیں۔ (دیافلوس)

بہادری اور محنت کی کمی اس مرض کو برانگیختہ کرتی ہے۔ اسی طرح غور و فکر کی زیادتی اور ادب کی اصناف میں اشتغال بھی اس کا سبب بنتا ہے، اس لیے صاحب کمال لوگ ہی اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ اشعار کہتے ہیں اور ہوا میں کتابیں لکھتے ہیں۔ بعض مریض غیب کی خبریں بتاتے ہیں اور آئندہ پیش آنے والے واقعات کی پیشین گوئیاں کرتے ہیں۔ اکثر لوگ توحش اور لوگوں سے فرار کی وجہ سے تقوی اور حسن سیرت اختیار کر لیتے ہیں۔

سرد خون ہی دراصل سودا ہے جسے اطباء نے یہ نام دیا ہے۔ خون میں یہ برودت لیسدار بلغم سے آتی ہے اور اسی سے سودا بنتا ہے کبھی یہ بلغم کی طرح سفید اور کبھی سیاہ ہوتا ہے تو جب یہ بلغم معدے میں پہونچتا ہے تو ترش ہو کر خراب ہو جاتا ہے۔ (تیاذوق)

میں اس عورت کے مرض کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا جس میں ایک عورت کو سانپ نکلنے کا وہم ہو گیا تھا لیکن جو مریض اپنا بدن ٹھیکرے کی مٹی کی مانند سمجھتا تھا اس کا سبب شاید یہ ہو کہ یبوست و خشکی کی زیادتی کی بناء پر اپنا بدن مٹی کا بنا ہوا سمجھنے لگا ہو۔ اور جو مریض یہ وہم کرنے لگا تھا کہ اس کے سر ہی نہیں پھر اسے سیسہ کی بھاری ٹوپی پہنائی گئی تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ اس کا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ اس کے سر میں ہلکا پن پیدا ہو گیا ہو جس کا سبب دن میں پیدا ہو کر اوپر صعود کرنے والی ریاح ہوتی ہے۔

جن لوگوں کی بھوک ختم ہو جاتی ہے اس کا سبب ہضم طعام کی کمی ہوتی ہے اور جن لوگوں کو زیادہ بھوک لگتی ہے اس کا سبب برودت و سردی ہوتی ہے کیونکہ جب ہمیں سردی لگتی ہے تو ہمیں کھانے کی خواہش ہوتی ہے۔ اسی لیے شمالی سرد ہوائیں ہضم کو تیز کر دیتی ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کی مالش کریں۔ اسے گرمی پہونچائیں۔ صاف نبیذ پلائیں۔ آگ کے قریب بٹھائیں اور حرارت پیدا کرنے والی چیزیں کھلائیں۔ جو لوگ موت کے قریب ہوتے ہیں وہ برودت کے غلبہ کی بناء پر ہی کھانے کی خواہش کرتے ہیں اسی وجہ سے سرد پانی پینے والے، شراب پینے والوں سے زیادہ کھاتے ہیں۔ کیونکہ پانی بدن کو سرد کرتا ہے اور سوداوی مزاج والوں کا بدن سرد ہوتا ہے اسی لیے انہیں نشہ جلد نہیں آتا۔ اگر ایسے لوگ معتدل طور پر شراب کا استعمال کرتے رہیں تو ان کا مرض دور ہوسکتا ہے۔ (جالینوس)

یہ ممکن ہے کہ فکر یعنی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت درست ہو لیکن یاد داشت خراب ہو، اسی طرح یادداشت درست ہونا اور فکر خراب ہونا بھی ممکن ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سوچ اور یادداشت دونوں صحیح ہوں لیکن قوت خیال میں بگاڑ ہو۔ چنانچہ فساد فکر کی علامت یہ ہے کہ اس کا مریض اچھائی اور برائی میں تفریق نہیں کر پاتا۔ سوچ اور یا یادداشت کی درستگی کے ساتھ خیال کے بگاڑ کی مثال برقلس نامی طبیب کی ہے کہ جب اس کو مرض لاحق ہوا تو وہ یہ خیال کرنے لگا کہ اس کے گھر کے تمام گوشوں میں دن رات گویے گاتے رہتے ہیں تو وہ چیخنے لگتا اور انہیں اپنے گھر سے نکلنے کا حکم دینے لگتا۔ لیکن جب اس کا مرض ختم ہو گیا تو اس نے محسوس کیا کہ یہ سوچ اور یادداشت کا نہیں بلکہ خیال کا فساد تھا۔

یاداشت میں بگاڑ کی علامت وہ ہے جسے جالینوس نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے کہ کچھ لوگ جنگ کر رہے تھے جس میں دونوں طرف کے بہت سے لوگ مارے گئے اور ان کی لاشوں کی بدبو سے ان کے دماغ الٹ گئے اور یہ سب کچھ حتی کہ اپنے نام تک بھول گئے۔ کبھی خلط سودا کا فساد اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ مریض کے براز، قے، فصد اور حجامت سے ایسا سودا خارج ہوتا ہے کہ اسے درندے، جانور اور پرندے بھی نہیں کھا سکتے۔ اس پر مکھیاں بھی نہیں بیٹھتیں اور زمین اس سے ابلنے لگتی ہے۔ اسی وجہ سے افلاطون نے اس کو حامض یعنی ترشی کہا ہے کیونکہ سرکہ اور صفرا کی مانند جب یہ قے میں نکلتا ہے تو اس کی تلخی سے زمین ابلنے لگتی ہے۔

مالیخولیا بدن کے تمام اخلاط کے احتراق اور ان کے سودا میں تبدیل ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے۔
ہر خلط کا الگ علاج ہے چنانچہ اگر مالیخولیا کا سبب خون کا احتراق ہو تو سب سے پہلے فصد کریں۔ اس میں تاخیر نہ کریں۔ کیونکہ تاخیر سے مرض بڑھ جائے گا اور مزید فاسد و خراب بخارات دماغ میں پہونچ کر وہاں سدہ پیدا کر دیں گے۔ لیکن فصد کرنے سے پہلے یہ مناسب ہے کہ مرض کو چند ایام غلیظ خراب اور خون پیدا کرنے والی غذاؤں اور مشروبات سے روک دیں بلکہ اسے عمدہ اخلاط پیدا کرنے والی غذائیں مثلاً مرغی، اس کے چوزوں اور بکری کے دودھ پیتے بچے کا گوشت، انڈا، کاسنی، خس، خرفہ، چوڑے پتوں والی شامی کاسنی، چولائی اور کدو وغیرہ کے استعمال کا حکم دیں جو رطب و معتدل خون پیدا کرتی ہیں۔ صاف اور رقیق نبیذ پلائیں۔ سر پر ماء الشعیر یا یہ جوشاندہ ڈالیں۔
سفید نیمکوب جو، خس، بنفشہ، خشخاش، گل نیلوفر، کدو، بارتنگ اور خرفہ کا جوشاندہ سر پر ڈالیں اور روغن بنفشہ، روغن نیلوفر، روغن گل ڈالیں۔ اگر تقویت دماغ مقصود ہو تو یہ روغنیات عرق گلاب، سرکۂ شراب، آب آس کے ہمراہ استعمال کریں۔ چند دنوں تک مذکورہ تدابیر اختیار کرنے کے بعد بائیں ہاتھ کی ورید واکحل کی فصد کھولیں بشرطیکہ مرض پورے بدن میں پھیلا ہوا ہو جس کی علامت یہ ہے کہ مریض دبلا پتلا، گندمی رنگ اور کشادہ رگوں والا ہوتا ہے اور اس کے بدن پر بکثرت بال ہوتے ہیں اگر مریض کے بدن پر بال کم ہوں وہ موٹا اور سفید ہو نیز رگیں اتنی تنگ ہوں کہ فصد نہ کی جا سکے اور مرض پورے بدن میں نہ ہو کر کسی مخصوص عضو میں ہو تو فصد کے بجائے اسہال اور تنقیۂ بدن کی راہ اختیار کریں۔

اگر مریض کی قوت ساتھ دے تو ابتداء میں خوب خون خارج کریں کیونکہ ایک ہی مرتبہ میں خون کے اخراج سے بدن کے فاسد بخارات تحلیل ہو جاتے ہیں اگر کلائی کی رگ میں فصد کرنا ممکن نہ ہو تو پیر میں ٹخنے کے اوپر والی صافن نامی ورید کی فصد کھولیں بالخصوص عورتوں اور ان جیسے مرطوب بدن والے لوگوں میں۔ تاکہ ان کا حیض جاری ہو جائے اور اگر کسی بھی رگ میں فصد کرنا ناممکن ہو تو گھٹنے کے نیچے پنڈلیوں کی پشت پر پچھنہ لگائیں بشرطیکہ فاسد خون تمام بدن میں موجود ہو۔
اگر مرض صرف بدن کے اوپری حصے میں ہو تو ورید صافن کے بجائے پیشانی کی رگ کی فصد کھولیں اور یہ معلوم ہے کہ اسہال اور تنقیہ کے ذریعہ پورے بدن کا علاج کرنے کے بعد ایک ایک

عضو کا علاج کرنا مریض کے لیے مضر ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن اگر پورے بدن کے علاج سے پہلے ہی مفرد عضو کا علاج شروع کر دیا جائے تو مادہ، بیمار عضو میں مزید بڑھ جاتا ہے اور مریض کو نقصان پہونچتا ہے۔ بہرحال یہ مالیخولیا بہ سبب خون اور اس کے فساد کا علاج ہے قبل اس کے کہ وہ ایک تیز ولذاع خلط یا سودا میں تبدیل ہو کر تمام بدن میں پھیل جائے اور جنون، اختلاط عقل اور فساد دماغ کا باعث بنے۔ جنون محض مالیخولیا کے دماغ میں جم جانے ہی کا نام ہے۔

اگر صفرا خون میں شامل ہو گیا ہو تو مذکورہ بالا اشیاء سے بدن کی ترطیب کرنے کے بعد اس کا استفراغ کریں۔ ایسا کرنے سے صفرا خارج ہو جائے گا اور یبوست پیدا نہیں کر سکے گا۔ اس کے لیے مندرجۂ ذیل نسخہ نہایت مفید ہے۔

نسخہ:

ایلوا مغسول سے تیار کردہ ایارج فیقرا ۹۱ گرام، سقمونیا مشوی ۵۰ ۷ ملی گرام، افسنتین رومی ۱۳ گرام، پوست ہلیلہ زرد ۲۷ گرام، نمک ہندی ۵ گرام، حجر ارمنی مغسول ۵ گرام، عصارۂ عافث وافسنتین اور عصارۂ شاہترہ ہر ایک ۲۷ گرام، تمام دوائیں کوٹ چھان کر آب مکو سبز اور آب کاسنی سبز میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنا کر سایہ میں سکھا لیں۔ اس میں سے ۷ گرام استعمال کرائیں اگر ہم اس نسخہ میں غاریقون ۱۸ گرام کا بھی اضافہ کر دیں تو یہ مختلف اقسام کے اخلا کو خارج کر دیتا ہے۔

مریض کے لیے مناسب ہے کہ وہ اسہال کے بعد گل نیلوفر اور نیمکوب جو کے نیم گرم جوشاندہ سے غسل کرے یہ جوشاندہ پانی اپنے سر پر خوب ڈالے، جب سر پر پانی ڈالنا مقصود ہو تو پانی میں مذکورہ بالا دواؤں کے ساتھ گلاب، بارتنگ اور مکو بھی شامل کر لے کیونکہ یہ دوائیں عفوعصت کی بناء پر دماغ کو قوت پہونچاتی ہیں اور ردی بخارات کا تنقیہ کرتی ہیں۔ اس کے بعد آب پوست کدو شیریں، آب انگور خام آب آس تازہ، آب بارتنگ، آب مکو سبز، آب کاسنی سبز، سرکۂ شراب، روغن گل اور روغن بید مشک سر پر ڈالیں جب سر دھونے کی ضرورت پیش آئے تو انڈے کی زردی مع سفیدی، تل کے پتے، خطمی کے پتے، کدو کے پتے آب اسپغول، کتیرا، آب تربوز اور میدے کی بھوسی سے سر دھوئیں۔ اگر مریض بے خوابی میں مبتلا اور ضعیف و کمزور ہو تو اس کے سر پر عورتوں اور موٹی گدھی کا دودھ دوہیں کیونکہ یہ لطیف ہوتے ہیں۔ اگر مریض طاقتور ہو تو بھیڑ یا بکری کا دودھ دوہیں اور اگر خشکی

کا غلبہ بہت زیادہ ہو تو روغن نیلوفر روغن بنفشہ، روغن کدو شیریں اور عورت کے دودھ کی ہلاس دلائیں غذا میں خس، کاسنی، کدو، بھوا اور چولائی وغیرہ ہمراہ روغن بادام استعمال کرائیں۔ نرم اجابت کے لیے ہلیلہ زرد، آلو بخارا خشک و تازہ، عناب، املی، مویز منقی شاہترہ تازہ یا خشک پانی میں جوش دے کر اس میں سے ۲۰۰ گرام لے کر اس میں پسا ہوا سفید غاریقون ۳،۵ گرام اور ایارج فیقرا، سقمونیا مشوی ہر ایک ۵۰۰ ملی گرام شامل کر کے مریض کو پلائیں۔ اس کے تین یا چار دنوں کے بعد دوبارہ یہی جوشاندہ دیں۔ اس کے دو یا تین دنوں کے بعد سکنجبین کے ساتھ تیار کردہ ماء الجبن جوش دے کر چھان کر روزانہ ۲۰ گرام استعمال کرائیں۔

ماء الجبن کی تیاری کا طریقہ:

جس بکری کے دودھ کا ماء الجبن تیار کرنا ہو پہلے اسے کاسنی، دھنیا سبز و خشک، بارتنگ، گاوزباں برگ اسپغول، برگ سونف وغیرہ کھلائیں اس کے بعد سورج غروب ہونے کے وقت اس کا دودھ نکالیں اور اسے ایک صاف ہانڈی میں خوب جوش دیں انجیر کی تر لکڑی سے چلاتے رہیں۔ ہانڈی کے اطراف کو شیریں پانی میں بھگوئے ہوئے سفید اون سے پونچھیں۔ اس کے بعد ہانڈی آگ سے اتار کر اس میں آب انگور خام ۳۵ گرام شامل کر کے دوبارہ انجیر کی تر لکڑی سے چلائیں اور گاڑھا ہونے تک چھوڑ دیں۔ پھر اسے صاف کپڑے میں نچوڑ کر چھان لیں۔ پھر اس کو دوبارہ ایک صاف ہانڈی میں جوش دیں اور اس میں ۴،۵ گرام نمک ہندی شامل کر دیں جوش دیتے وقت جھاگ اتارتے رہیں جب جھاگ آنا بند ہو جائیں تو اسے چھان لیں اور اس میں سے ۲۰۰ گرام لے کر اس میں ۱۴ گرام ہلیلہ زرد پیس کر [روغن بادام میں چرب کیا ہوا] اور سقمونیا مشوی ایک گرام شامل کر دیں۔ غذا میں مرغ کے چوزے، چکور، تیہو، بھوا، چولائی، خبازی اور شامی کاسنی وغیرہ ابال کر دیں اگر مریض ان کے استعمال پر راضی نہ ہو تو ماء الشعیر ہمراہ آب انار شیریں بقدر ضرورت دیں۔ لیکن اگر مریض ماء الجبن استعمال کرے تو ماء الشعیر اور آب انار کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور تنقیۂ بدن کے بعد اگر مزید ترطیب کی ضرورت محسوس ہو تو گائے کے دودھ کی مکھن نکلی ہوئی چھاچھ بقدر ضرورت و برداشت دیں۔ لیکن گائے سیاہ رنگ اور مذکورہ سبزیاں کھائی ہوئی ہونی چاہیے۔ چتکبری گائے کا دودھ پینے سے پرہیز

کرائیں چوزوں، بکری کے بچے، تیتر اور تیہو کا گوشت کھلائیں۔ تھوڑی سی نبیذ میں بہت سارا پانی ملا کر پلائیں۔ سکنجبین شکری اور رب انار استعمال کرائیں، سبزیاں کم استعمال کرائیں کیونکہ یہ فم معدہ پر غذا کو روک لیتی ہیں۔ بہر حال یہ مخلوط صفراوی خون سے پیدا شدہ مالیخولیا کا علاج ہے۔

بلغم کے احتراق سے پیدا شدہ سودا سے جو مالیخولیا ظاہر ہوتا ہے اس کا علاج مذکورہ دواؤں، غذاؤں، مشروبات اور روغنیات کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے مریضوں میں مشقت کی کمی اور آرام و راحت ضروری ہوتی ہے۔ اسی طرح غلیظ اور مولد سودا غذاؤں مثلاً بیگن، مسور کی دال پرانا پنیر، زیتون اور تمام نمکین اشیاء سے پرہیز ضروری ہوتا ہے۔ اس کے بجائے معتدل غذائیں مثلاً بکری کے یک سالہ نر بچے، مرغی کے چوزے اور تیہو کا گوشت کھلائیں۔ شہد، میعۂ سائلہ و جلاب سے تیار کردہ پرانی، صاف اور عمدہ نبیذ پلائیں۔ سبزیوں میں ترہ تیزک، پودینہ اور برگ مولی استعمال کرائیں حمام میں بکثرت لے جائیں، سویا اور پودینہ کے ساتھ مولی جوش دے کر اس سے قے کرائیں۔ رائی، آبکامہ، صعتر اور شہد استعمال کرائیں۔ اس کے بعد سکنجبین عسلی میں سویا، پودینہ، نمک، مولی، اور لوبیا سرخ کا جوشاندہ شامل کر کے اس سے بار بار قے کرائیں اس کے بعد جوشاندۂ غاریقون وافتیمون کا استعمال کرائیں۔

نسخہ جوشاندۂ غاریقون وافتیمون:

پوست ہلیلہ کابلی ۷۰ گرام، ہلیلہ سیاہ، ۳۵ گرام، شاہترہ، ۳۵ گرام، مویز منقی یا کشمش ۵۲ گرام، سنا مکی ۳۵ گرام۔ تمام دوائیں ۸،۴ لیٹر پانی میں اسقدر جوش دیں کہ صرف ۴۰۰ ملی لیٹر پانی رہ جائے اور اس میں افتیمون ۱۸ گرام، بسفائج ۱۰ گرام ڈال کر سرد ہونے تک چھوڑ دیں پھر اسے مل کر چھان لیں۔ اس میں سے ۱۴۳ گرام لے کر اس میں غاریقون ۴،۵ گرام، افتیمون ۷ گرام، نمک سیاہ ایک گرام، ایارج فیقرا ۲۱ گرام اور تربد ۲ گرام شامل کر کے مریض کو پلائیں۔ یہ جوشاندہ اسی طرح تیار کر کے ہر دو تین دنوں کے بعد دو تین بار پلائیں۔ اس کے بعد حب اصطمخیقون دیں۔

نسخہ حب اصطمخیقون:

ایارج فیقرا ۳۵۱ گرام، افتیمون ۳۱ گرام، غاریقون ۴۵ گرام، تربد سفید ۴۵ گرام، ہلیلہ ہندی

۲۲ گرام، انیسون، اجوائن دیسی، تخم کرفس و سونف ہر ایک ۷ گرام، بسفائج ۱۸ گرام، سقمونیا مثنوی ۲۲ گرام اور خربق سیاہ، ۲۲ گرام۔ تمام دوائیں کوٹ کر چھان لیں اور مقل ۳۱ گرام نیمکوب کر کے ایک دن و رات کے لیے عرق بادیان میں بھگودیں پھر اسے کوٹ کر نرم کر لیں اور اسی میں دوائیں گوندھ کر سیاہ مرچ کے بقدر گولیاں بنا کر سکھالیں۔ یاد رہے کہ گولیاں بناتے وقت ہاتھ میں روغن حب البان لگالیا کریں۔ اس میں سے ۹۔۱۳ گرام تک سحر کے وقت آب نیم گرم کے ہمراہ دیں۔ اس کے چند دنوں کے بعد ایارج لوغاذیا ۱۸ گرام استعمال کرائیں اس کے بعد افتیمون ۱۸ گرام، پوست ہلیلہ کابلی ۲۴ گرام، بسفائج ۱۰ گرام، منڈی ۱۰ گرام، اسطوخودوس ۱۴ گرام اور مویز منقی ۲۱ گرام تمام دوائیں ۱۶۰۰ ڈالر پانی میں اسقدر جوش دیں کہ ۴۰۰ ملی لیٹر سے کم پانی بچے۔ پھر اسے چھان کر اس میں سے ۲۰۰ ملی لیٹر پانی میں ۲ گرام نمک ہندی اور ایارج روفس ۲۱ گرام [بشرطیکہ مریض طاقتور ہو] شامل کر کے استعمال کرایں اور اگر مریض کمزور ہو تو ایارج روفس صرف ۱۰ گرام شامل کریں۔ تنقیۂ بدن کے بعد حمام کی پابندی کرائیں۔ ایسے مریضوں اور تندرست لوگوں کے لیے بھی ایسے حمام موافق ہوتے ہیں جن کی عمارت مضبوط، کمرے کشادہ اور چھتیں اونچی ہوں۔ گرمی معتدل، پانی شیریں اور فضا خوشگوار ہو۔ اس کے برعکس تنگ و بدبودار حمام بہتر شمار نہیں کیے جاتے۔ حمام کے پانی میں عود، لونگ، جاوتری، جائفل یا کندر جوش دے کر استعمال کرائیں۔ آب مرزنجوش یا آب درمنہ ترکی میں چونا حل کر کے اور روغن بالچھڑ، روغن چملی یا روغن سوسن کا استعمال کرائیں۔ (ابن ماسویہ)

صرع (مرگی)

صرع کا سبب بلغم ہوتا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ بدن ڈھیلا، رنگ سفید اور مزاج بارد ہوتا ہے، مریض سرد اغذیہ کے استعمال کا عادی، لعاب کی کثرت اور حواس مکدر ہوتے ہیں دورہ کے وقت منہ سے بکثرت جھاگ خارج ہوتے ہیں۔

علاج:

ایارج روفس اور جالینوس کی بیان کردہ حب قوقایا سے بدن کا تنقیہ کریں۔

نسخہ حب قوقایا:

ایلوا، شحم حنظل، مصطگی، افسنتین یا اس کا عصارہ، سقمونیا ہر ایک ہموزن لے کر بڑی بڑی گولیاں بنائیں اور مریض کی برداشت کے مطابق دیں۔ اس کے بعد سکنجبین اور رائی سے غرغرہ کرائیں۔ سیاہ مرچ، کندس اور جند بیدستر سنگھا کر چھینکیں لائیں۔ پابندی سے سداب سنگھائیں۔ غذا کم اور محنت ومشقت میں اضافہ کردیں اس مریض کے لیے بہترین غذا آب نخود اور قلایا ومطنجنات ہوتے ہیں۔

کبھی اس کا سبب بدن پر سودا کا غلبہ ہوتا ہے۔ جس کی علامات بدن کی لاغری، بھوک کی زیادتی، خفقان قلب، اختلاج اور کھٹی ڈکاریں وغیرہ ہوتی ہیں۔

علاج:

چند بار جوشاندۂ افتیمون یا ایارج جالینوس سے اسہال کرائیں اس کے بعد عمدہ غذائیں مثلاً مرغی کے چوزوں، بکری کے یک سالہ بچے کا گوشت اور انڈے کی زردی کھلائیں۔ شراب میں بکثرت پانی ملا کر پلائیں اور دماغ کی تقویت کے لیے مشک اور غالیہ سنگھائیں نیز بہت زیادہ پسینہ بہائے بغیر بکثرت حمام کرائیں۔

صرع کا سبب کبھی کسی عضو سے اٹھنے والی بارد ریاح ہوتی ہیں جس میں مریض ہاتھ یا پاؤں سے

سرتک ریاح پہونچتے ہوئے محسوس کرتا ہے۔اس کے بعد اسے دورہ پڑتا ہے۔اس کا علاج یہ ہے کہ اس عضو کے اوپر باندھ دیں۔اس کے بعد وہاں عسل بلادر و روغن زیتون لگا کر آبلہ یا زخم ڈال دیں اوراس پر سینگھیوں کے ساتھ پچھنہ لگائیں۔

جب خون کی زیادتی اس کا سبب ہوتو گردن اور چہرے کی رگیں پھولی ہوئی اور آنکھیں سرخ ہوجاتی ہیں،اس کے بعد صرع کا دورہ پڑتا ہے کبھی مریض کی ناک سے خون جاری ہوجاتا ہے۔اس کا علاج ورید صافن کی فصد، پنڈلی پر پچھنہ لگانا اور غذا میں کمی کرنا وغیرہ ہیں۔(رازی)

صرع کا سبب اعصاب نکلنے کے مقام پر نامکمل سدہ کی تشکیل ہے۔اسی وجہ سے اس سے غلط حرکات پیدا ہوتی ہیں۔اس کے برعکس سکتہ دماغ کے مکمل سدہ سے پیدا ہوتا ہے۔اسی لیے اس میں حس وحرکت دونوں ختم ہوجاتی ہیں۔(ثابت)

صرع کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔پہلی قسم خصوصی طور پر دماغ کے مرض سے پیدا ہوتی ہے۔اس کی علامت یہ ہے کہ مریض مرگی کی ابتداء کو سمجھ نہیں پاتا۔اس کا علاج خربق سیاہ کا استعمال ہے۔دوسری قسم دماغ اور معدے کی مشارکت سے پیدا ہوتی ہے۔جس کی علامت یہ ہے کہ مریض کو غشی طاری ہوجاتی ہے پھر معدہ کی حرکت سے مرگی آجاتی ہے۔اس کا علاج شحم حنظل کا استعمال ہے اور تیسری قسم دماغ اور معدے کے علاوہ کسی دوسرے عضو مثلاً پنڈلی وغیرہ کی شرکت سے ہوتی ہے۔جس کی علامت یہ ہے کہ اس عضو سے ریاح وغیرہ دماغ تک پہونچتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔اس کا علاج ماقبل میں مذکورہ دواؤں سے کریں۔(جالینوس)

پہلی اور دوسری قسم میں جالینوس سے منقول قے واسہال لانے والی دواؤں سے پورے بدن اور معدے کا تنقیہ کریں نیز مستقل طور پر مزاج تبدیل کرنے والی دوائیں استعمال کریں۔صرع کے دورے کے وقت کسی روغن میں ایارج فیقرا حل کرنے کے بعد اس میں ایک پر تر کرکے مریض کے حلق میں ڈالیں اور قے کرائیں اور تیسری قسم میں اس عضو کے اوپر باندھ دیں۔وقفہ کے دوران اس عضو کی اس قدر مالش کریں کہ وہ سرخ اور گرم ہوجائے۔اس کے بعد اس پر رائی، کبوتر کی بیٹ شیرۂ انجیر یا کوئی یتوع مثلاً لاغیہ سے نکلنے والا دودھ اور چوہہ کنی وغیرہ لگائیں تاکہ وہاں آبلے پڑجائیں۔ اس کے علاوہ انجیر خشک، اخروٹ و بادام کے ہمراہ دیں۔

اس مرض کے لیے مرکب اور مسہل دوا کے طور پر یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:

پوست ہلیلہ زرد ۳۵ گرام، ہلیلہ کابلی ۱۸ گرام، بسفائج ۱۰ گرام، اسطوخودوس ۱۴ گرام، گل بنفشہ ۱۴ گرام، افتیمون ۱۲ گرام۔ ہلیلہ اور بسفائج ۱۸۰۰ ملی لیٹر پانی میں اتنا جوش دیں کہ پانی صرف ۶۰۰ ملی لیٹر رہ جائے۔ پھر اس پانی میں ساری دوائیں دوبارہ اسقدر جوش دیں کہ صرف ۴۰۰ ملی لیٹر پانی باقی بچے۔ پھر اسے مل کر چھان لیں اور اس کے استعمال سے دو گھنٹے قبل درج ذیل دوا دیں۔

نسخہ:

شحم حنظل ایک گرام، غاریقون ۲ گرام، ایارج فیقرا ۲ گرام خربق سیاہ، ۲۰۰ ملی گرام کو شہد میں ملا کر استعمال کرائیں۔ اس کے بعد مذکورہ جوشاندہ ۲۸۰ گرام کی مقدار میں دیں۔ اسی طرح معجون نجاح استعمال کرائیں۔ کیونکہ اسہال لانے اور تبدیل خراج کے سلسلے میں اس کا بہت اچھا کردار ہے۔ معجون نجاح میں آپ غاریقون، خربق سیاہ اور شحم حنظل بھی شامل کر سکتے ہیں۔

مزاج میں تبدیلی پیدا کرنے کے لیے تریاق اربعہ کسی بھی موسم میں نہار منہ ۵،۴ گرام کی مقدار میں دیں اور سکنجبین عنصلی تنہا یا زوفا خشک کے جوشاندے کے ہمراہ دیں۔ رطوبت ختم کرتی اور معدے نیز سینے کے فضلات کو خارج کرتی ہیں بالخصوص زوفا میں جلا کی خاصی قوت پائی جاتی ہے۔ بعض فضلات پیشاب اور پاخانہ کے راستے سے خارج ہو جاتے ہیں۔

معجون برائے تبدیلیٔ مزاج:

وج ترکی، اسطوخودوس ہر ایک ۳۵ گرام، سیاہ مرچ، سونٹھ، بالچھڑ ہر ایک ۱۸ گرام، غاریقون ۸ گرام۔ تازہ جنگلی پیاز کا پانی نچوڑ لیں۔ پھر اس میں اسی کے ہموزن شہد شامل کر کے پکا کر گاڑھا کر لیں بعد ازاں اس میں دیگر دوائیں شامل کر کے روزانہ ایک بندقہ یا بیر کے برابر استعمال کرائیں۔

اگر کسی بچے کو یہ مرض لاحق ہو تو اس کی گردن میں فاوانیا [عود صلیب کی ایک قسم] کی لکڑی لٹکائیں۔

مریض کو کرفس، پیاز، لہسن رائی، گندنا، باقلا، وشراب کے استعمال اور بدبودار چیزوں مثلاً شربین کے درخت کا تیل، قیر اور کرم کلہ وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔ کیونکہ ان کے استعمال سے بعض اوقات مرض

اسی وقت ہیجان میں آ جاتا ہے۔ اس مرض میں اور دماغ کی تمام رطوبات میں بلغمی رطوبات کھینچنے والی اشیاء سے غرغرہ کرانا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے مثلاً ۴۰۰ گرام سکنجبین میں ۳۵ گرام رائی پیس کر شامل کر کے اس سے غرغرہ کرائیں یا نبطی آبکامہ یا تنہا سکنجبین سے غرغرہ کرائیں۔ مریض کو سداب، پودینہ، سنبھالو اور فاوانیا سنگھائیں۔

اگر صرع کے ساتھ ساتھ حرارت اور چہرے میں سرخی پائی جائے اور رگیں ابھری ہوئی ہوں تو پنڈلی پر پچھنہ لگائیں، ورید صافن کی فصد کھولیں اور ناک میں اسقدر حرکت دیں کہ اس سے خون جاری ہو جائے۔ اس کے بعد ہلیلہ زرد کے جوشاندے سے اسہال کرائیں۔ شیرینی، گوشت، دودھ اور شکم پری سے بچائیں نیز سر پر روغن گل، عرق گلاب اور سرکہ ڈالیں۔ گلاب، صندل، عرق گلاب، کافور سنگھائیں۔

صرع کو ابیلمیا کہتے ہیں اور بعض لوگ اسے مرضِ کاہن بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں مریض عجیب وغریب باتیں بتاتا ہے۔ (طبری)

صرع دراصل دماغ کا تشنج ہوتا ہے جس سے افعال مدبرہ فاسد ہو جاتے ہیں۔ یہ صرع کی محض ایک قسم ہے چنانچہ اس کی کل تین اقسام ہوتی ہیں۔ پہلی قسم صرف دماغ میں پیدا ہوتی ہے۔ دوسری قسم دماغ اور معدے کی مشارکت سے پیدا ہوتی ہے بکہ تیسری قسم دماغ اور کسی دیگر عضو مثلاً ہاتھ، پاؤں وغیرہ کی مشارکت سے پیدا ہوتی ہے۔ (سرافیون)

میں نے ایک حاملہ عورت کو رحم کے درد سے صرع میں مبتلا دیکھا اور جب اس کی ولادت ہوگئی تو مرض دور ہو گیا۔

جالینوس کے نظریہ کے مطابق کسی غلیظ خلط کے دماغ کے بطون میں سدہ پیدا کر دینے سے صرع کا عارضہ ہوتا ہے اکثر و بیشتر یہ خلط لیسدار اور بلغمی ہوتی ہے۔ کبھی شاذ و نادر طور پر سوداوی ہوتی ہے۔

ارسطاطالیس کے نظریہ کے مطابق صرع غلیظ ریاح کے بطون دماغ کے منافذ بند کر دینے سے پیدا ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے لطیف روح دماغ تک نہیں پہونچ پاتی اور وہ اعضا میں حرکت شروع کر دیتی ہے۔ اسی وجہ سے مرگی دفعتاً ظاہر اور دفعتاً ہی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اسے زمین کے زلزلہ پر قیاس کیا ہے۔ لیکن اس حوالے سے ارسطاطالیس کے مقابل جالینوس کی رائے زیادہ وقیع ہے کیونکہ طب

میں اس کا سکہ چلتا ہے۔

اس مرض کے اچانک ظاہر ہونے اور اچانک ٹھیک ہو جانے کی دلیل جالینوس نے یہ دی ہے کہ جو رطوبت وسیع فضا میں حرکت کرتی ہے وہ آسانی اور تیزی کے ساتھ حرکت کرتی ہے اور اسی طرح مرگی میں ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ مریض کو سر میں گرانی، چکر، آنکھوں کے سامنے تاریکی آنا، چہرہ چمکدار ہو جانا اور زبان کی لڑکھڑاہٹ جیسی علامات بھی ظاہر ہوتی ہیں۔

دماغ اور معدے کی مشارکت سے جو مرگی پیدا ہوتی ہے اس کے مریض کے معدے میں دائمی طور پر اختلاج اور سوزش پائی جاتی ہے۔ خصوصاً خلوء معدہ کی حالت میں۔ جب مرض ظاہر ہوتا ہے تو مریض اچانک گر پڑتا ہے اور اسے تشنج اور اضطرابی حرکات لاحق ہو جاتی ہیں۔ کبھی مریض چیخ پڑتا ہے۔ کبھی منی خارج ہو جاتی ہے۔ صرع کی تینوں انواع کا عام عارضہ یہ ہے کہ دورے کے وقت منہ سے جھاگ نکلنے لگتے ہیں اور ہونٹ پھڑکتے ہیں۔ جھاگ نکلنے کے اسباب تین ہوتے ہیں۔ پہلا سبب شدید حرکت ہوتی ہے جس کی مثال سمندر میں بعض اوقات ظاہر ہونے والا جھاگ ہے اور صرع میں اضطرابی حرکت اور تشنج یا قوی حرارت سے جھاگ ظاہر ہوتے ہیں جس کی مثال ابلتی ہوئی ہانڈی ہے۔ یا شدید حرکت سے جھاگ بنتے ہیں جیسا کہ ہم گھوڑوں میں دوڑ لگاتے وقت دیکھتے ہیں اور جب کسی دوسرے عضو کی مشارکت سے صرع کا عارضہ ہوتا ہے تو مریض اس عضو سے ردی اور خراب اخلاط دماغ تک چڑھتے ہوئے محسوس کرتا ہے اور وہ خبردار ہو جاتا ہے جیسا کہ ایک بچے کو اس سے پہلے درد لاحق ہوا کرتا تھا تو وہ خبردار ہو جایا کرتا تھا۔

ایک لڑکے نے بتایا کہ وہ سرد تیروں جیسی چیزیں دماغ کی طرف چڑھتے ہوئے محسوس کرتا ہے۔ جس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ان اعضا کے اوعیہ میں سدہ اور تنگی پائی جاتی ہے۔ جو روح نفسانی کو نفوذ سے روک دیتی ہے اور وہاں کا خون مردہ ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے وہاں سے سرد وخشک تیروں جیسی چیزیں اوپر چڑھتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ جیسا کہ منی اور خون حیض رک جانے سے اوعیہ بھر کر بند ہو جاتے ہیں اور روح حیوانی کے لیے کوئی راستہ ہی نہیں بچتا۔ (جالینوس)

صرع اکثر و بیشتر بچوں خصوصاً نومولود بچوں کو عارض ہوتی ہے کیونکہ ان کے دماغ میں رطوبت کی کثرت ہوتی اور ان کے اعضا کمزور ہوتے ہیں۔ یونانی میں بعض لوگ اسے فادون کہتے ہیں۔

کیونکہ یہ اکثر و بیشتر بچوں کو لاحق ہوتی ہے۔ نیز اس کو مرض کاہن بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ مرض شیطان کے فعل سے پیدا ہوتا ہے ابرقلس جس کے معنی جابر و سرکش ہوتے ہیں، کی مناسبت سے اس کا ایک نام ابرقلسا بھی ہے۔

صرع کا علاج:

اگر مریض بچہ ہو تو اسے دودھ پلائیں اور کوئی دوا نہ دیں۔ کیونکہ وقت گزرنے اور حرارت قوی ہو جانے سے دماغ کی رطوبت تحلیل ہو جاتی ہے اور مرض خود بخود ختم ہو جاتا ہے اس کی شہادت 'کتاب الفصول' کے مقالہ دوم میں مذکور بقراط کے اس قول سے ملتی ہے کہ بچوں کو لاحق ہونے والی صرع عمر، موسم، شہر اور تدابیر کی تبدیلی سے ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اسی کتاب کے پانچویں مقالے میں وہ مزید لکھتا ہے کہ موئے زیر ناف اگنے سے پہلے جب مرگی کا مرض لاحق ہوتا ہے تو وہ ٹھیک ہو جاتا ہے اور اگر پچیس سال کی عمر کے بعد لاحق ہوتا ہے تو وہ ٹھیک نہیں ہوتا بلکہ مریض اس مرض کے ساتھ ہلاک ہوتا ہے۔ لہذا بچے کے علاج میں بہت زیادہ محنت نہ کریں بلکہ دودھ پلانے والی عورت پر دھیان دیں چنانچہ اگر اس کا دودھ لطیف ہو تو اسے گاڑھا اور معتدل بنائیں۔ کیونکہ بعض اوقات لطیف دودھ غذائیت نہیں دے پایا اور اگر وہ غلیظ ہو تو اسے لطیف بنائیں کیونکہ غلیظ دودھ تشنج اور اعصاب میں سختی پیدا کرتا ہے۔ عورت کو مباشرت سے پرہیز کرائیں کیونکہ اس سے دودھ لطیف اور بدبودار ہو جاتا ہے۔ اگر عورت حاملہ ہو جائے تو اس کا دودھ مہلک ہو جاتا ہے۔ عورت کو غذا سے پہلے ورزش کرائیں اس کے بعد عمدہ خلط پیدا کرنے والی غذائیں دیں۔ پیاس کے وقت ایسی شراب پانی ملا کر پلائیں جو نہ بہت زیادہ نئی ہو اور نہ پرانی۔ اس میں جنگلی پیاز کا سرکہ بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ سبزیوں اور خصوصاً کرفس سے پرہیز کرائیں۔ کیونکہ یہ مرگی کے مریض کے لیے مضر ثابت ہوتی ہے۔ شلیثا نامی معجون، آب مرزنجوش اور آب شابانک [اشنان سبز جیسی ایک بوٹی جو بغداد میں کھائی جاتی ہے] میں حل کر کے بچے کی ناک میں ڈالیں۔ اگر بچہ حرکت کی عمر کو پہونچ گیا ہو تو غذا سے قبل ہلکی ورزش کرائیں۔ اس کے بعد اچھی طرح آٹا گوندھ کر تنور میں روٹی پکا کر دیں کیونکہ اس روٹی میں فضلات کم ہوتے ہیں۔ اگر مریض کا مزاج حار ہو تو روٹی کشنیز کے ساتھ دیں کیونکہ یہ دماغ کی جانب بخارات کے صعود کو روکتی ہے۔ اگر مریض سبزیاں کھانے کی خواہش کرے تو اسے کاسنی، خس،

شاہترہ اور چقندر استعمال کرائیں۔ اس کے علاوہ تیتر، مرغی کے چوزوں، چکور اور گوریا کا گوشت استعمال کرائیں۔ بچے کو تمام چوپایوں خصوصا خنزیر کے گوشت سے پرہیز کرائیں۔ اگر اس کی ضرورت درپیش ہوتو بہت تھوڑی مقدار میں دیں۔ اگر بچے کو بدہضمی اور نفخ کی شکایت ہوتو کھانا پکاتے وقت اس میں سیاہ مرچ، انیسون اور دارچینی شامل کردیں۔ رائی اگرچہ بلغم ختم کرتی ہے لیکن چونکہ وہ بخارات پیدا کرتی ہے اس لیے اس سے پرہیز کرائیں۔ اگر مریض مچھلی کھانے کی خواہش کرے تو پہاڑی ندی کی چھوٹی چھوٹی تازہ مچھلیاں تھوڑی مقدار میں دیں۔ لیکن پابندی سے استعمال نہ کرائیں جب تک مرض قائم رہے تمام پھلوں سے پرہیز کرائیں۔ اگر پھل کھانے کی مریض کو شدید خواہش ہوتو کھانے کے وسط میں تھوڑا سا پھل دیں۔ خشک پھلوں خصوصا اخروٹ سے بھی پرہیز کرائیں البتہ تھوڑا سا پستہ مضر نہیں ہے۔ ہر قسم کی شراب سے پرہیز کرائیں کیونکہ یہ بکثرت بخارات پیدا کرتی ہے۔ البتہ تھوڑی مقدار میں ہضم میں مدد کرتی اور معدے کو تقویت بخشتی ہے۔ حمام سے بھی پرہیز کرائیں خصوصاً کھانا کھانے کے بعد کھانے کے بعد کوئی بھی مشروب یا پانی بالخصوص خالص شراب ہرگز نہ دیں۔ حمام سے نکلنے کے بعد جنگلی پیاز کی سکنجبین دیں۔ اگر اس کی فراہمی مشکل ہوتو شربت افسنتین دیں کیونکہ یہ معدے کے لیے نہایت مفید ہے اور اس میں جمع فضلات خارج کرتی ہے۔

مرض کی ابتداء میں دورے کے وقت روغن سوسن میں ایک پر یا کسی روغن میں اون تر کر کے حلق میں داخل کر کے قے کو تحریک دیں اور قے کرا کے معدے میں موجود بلغم کو خارج کریں۔ اگر اس سے قے نہ آئے تو سویا، پودینہ، نمک، جوزالقی، کنکرزد اور تخم مولی کا جوشاندہ پلائیں اور جب دورہ ختم ہو جائے تو مریض کا جائزہ لیں اگر بدن میں حرارت کے ساتھ شدید قسم کا امتلا ہوتو فصد کریں اور اگر یہ مشکل ہوتو پنڈلیوں پر پچھنہ لگائیں۔ اس کے بعد ملطف دوائیں لگائیں۔ موسم سرما ہوتو زوفا خشک کا جوشاندہ مریض کو پلائیں میں نے بہت سے مریضوں کو اس سے مکمل طور پر صحتیاب ہوتے دیکھا ہے کیونکہ یہ لیسدار رطوبات اکھاڑتا اور معدہ کو فضلات سے پاک کرتا اور باقیماندہ فضلات کو بول و براز کے راستے سے خارج کرتا ہے۔ اسے تنہا اور کبھی جنگلی پیاز کی سکنجبین کے ہمراہ بھی استعمال کرایا جاتا ہے۔ اگر گرمی کا موسم ہوتو جنگلی پیاز کی سکنجبین کے ہمراہ افسنتین کا جوشاندہ دیں۔ اس کے بعد اگر سودا کا غلبہ ہوتو افتیمون، غاریقون، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی، شاہترہ، بسفائج اور ایارج وتربد کا جوشاندہ دیں

کیونکہ یہ جوشاندہ عجیب طرح سے سودا کا تنقیہ کرتا ہے اسے بار بار استعمال کرائیں خصوصاً اس وقت جب مریض کا مزاج حار ہو اور اگر بلغم کا غلبہ ہو تو حب اسطخیقون اور جالینوس کی حب قوقایا استعمال کرائیں۔

مندرجۂ ذیل حب بھی صرع میں نہایت مفید ہے۔

نسخہ:

شحم حنظل، اسطوخودوس، جند بیدستر ہر ایک ۱۴ گرام، غاریقون ۷ گرام، تربد سفید ۲۴ گرام کوٹ چھان کر گولیاں بنائیں اور اس میں سے ۷۔۱۰ گرام تک مریض کی طاقت، موسم اور عمر کے اعتبار سے دیں۔ اگر مریض جوانی کی آخری منزل پر اور طاقتور ہو تو اسے ثبادریطوس میں ایک ایک گرام افتیمون اور شحم حنظل شامل کر کے استعمال کرائیں کیونکہ یہ معجون تمام فضلات سے بدن کو پاک کر دیتا ہے میں نے بہت سے لوگوں کو صرف اسی معجون کے استعمال سے صحت یاب ہوتے دیکھا ہے۔

معجون ثبادریطوس بلغم اور سودا سے تمام بدن کے امتلاء سن بھری جگر، معدہ طحال اور گردوں کے درد اور برودت و رطوبت سے پیدا شدہ قولنج میں مفید ہے۔ اس کے علاوہ حیض جاری کرتا ہے۔ بغیر مشقت کے اسہال لاتا ہے اور سر کے تمام امراض، نقرس اور اختناق الرحم میں مفید ہے۔

نسخہ معجون ثبادریطوس:

ایلوہ ۲۱۰ گرام، غاریقون ۸۴ گرام، زعفران ۲۱ گرام، زراوند ۱۰ گرام، اسارون، ملیٹھی، روغن بلساں جنگلی لہسن، عود بلساں اور حب بلساں ہر ایک ۱۴ گرام، قسط شیریں و تلخ ہر ایک ۲۸ گرام وج ترکی، مصطگی، دارچینی و لونگ ہر ایک ۲۱ گرام، تج و جائفل ہر ایک ۳۸ گرام، بالچھڑ ۲۱ گرام، منڈی ۲۸ گرام، مرمکی ۷ گرام، مرچوں کی تینوں اقسام و فرفیون ہر ایک ۳۸ گرام، اذخر کی کلی ۷ گرام، حنطیانا ۱۴ گرام، حماما ۷ گرام، سقمونیا ۶۳ گرام اور شہد بقدر ضرورت۔ تمام دوائیں کوٹ چھان کر شہد میں معجون بنائیں۔ پھر اس میں ۱۴ گرام کے بقدر ہمراہ جوشاندۂ افتیمون، مویز منقی و ہلیلہ سیاہ دیں۔

اگر اس کے بعد بھی مرض باقی رہ جائے تو ایارج جالینوس و ایارج یوغاذیا جن کا بیان مالیخولیا کے ذیل میں ہو چکا ہے، استعمال کرائیں اور ان کے ساتھ ہلیلہ سیاہ، افتیمون، بسفائج، اسطوخودوس، مویز منقی اور نمک ہندی کا جوشاندہ دیں۔ اس کے بعد غرغرہ کرائیں تاکہ اگر دماغ میں غلیظ و لیسدار

فضلات موجود ہوں تو وہ خارج ہو جائیں غرغرہ کے لیے جنگلی پیاز کے سرکے میں ایارج فیقر ملا کر یازوفا خشک، رائی، عاقر قرحا اور پوست بیخ کبر کا جوشاندہ استعمال کریں۔اس کے بعد مرض کی واپسی روکنے کے لیے قے کے ذریعہ تحفظی تدابیر اختیار کریں۔ کیونکہ قے فضلات کو اچھی طرح خارج کر دیتی اور اخلاط کو بدن میں رکنے اور گاڑھا ہونے سے باز رکھتی ہے۔اس کا سب سے بہترین وقت کھانے کے بعد بالخصوص سرکہ اور نمکین اور شیریں کھانا کھلانے کے بعد ہے۔ بلکہ سب سے بہتر یہ ہے کہ غذا اور پانی سے پوری طرح معدہ پُر کر کے قے کرائیں کیونکہ اس حالت میں قے معدے کے غلیظ اور لیسدار اخلاط بآسانی سے خارج کر دیتی ہے۔ کیونکہ جب معدہ میں اخلاط کی کثرت ہوتی ہے تو طبیعت کے لیے اس کا دفعیہ اور اخراج آسان ہوتا ہے۔(جالینوس)

اگر معدے میں موجود خلط گرم سوداوی ہوتو وہ آسانی سے غذا کے ساتھ مخلوط ہو جاتی ہے اور معدہ و مری میں کوئی تکلیف پہونچائے بغیر خارج ہو جاتی ہے لیکن جب وہ خلط بارد اور غلیظ ہوتی ہے تو وہ غذاؤں کی قوتِ ملطفہ سے ختم ہو جاتی ہے۔اسی لیے کھانے سے پہلے قے کرانے سے وہ خلط مشکل سے خارج ہوتی ہے اور اگر مرض کسی دوسرے عضو مثلاً ہاتھوں، پیروں اور پنڈلیوں میں ہو تو اس عضو پر توجہ دیں اور بدن سے بلغم و سودا کا استفراغ کریں پھر اس کے بعد گرم، جذب کرنے والی اور لطافت پیدا کرنے والی دوائیں عضو پر لگائیں مثلاً تعریق کے ذریعہ بکثرت رطوبت خارج کریں۔اس کے لیے ایک نہایت مفید دوا چینہ لکڑی ہے اور جب قے، اسہال اور غرغرہ وغیرہ کرادیں تو عضو ماؤف کی ورزش کرائیں۔ جب مرض طویل ہو جائے اور اس کی قسم ردی ہو تو شدید قوت والی ملطف دوائیں بالخصوص ایسی مسہل دوائیں دیں جس میں خربق بھگویا گیا ہو۔ کیونکہ یہ لیسدار غلیظ بلغم کو قے کے ذریعہ خارج کرتا ہے۔اس کے بعد منقیٔ فضلات و ملطف معجونات مثلاً تریاق، مثرودیطوس، ایارج روفس اور معجون ہرمس دیں تاکہ باقیماندہ فصلات خارج ہو جائیں اور قلب کا سوءِ مزاج دور ہو جائے اس کے علاوہ درج ذیل معجون بھی مفید ہے۔

نسخۂ معجون:

سیسالیوس، حب الغار ہر ایک ۱۰ گرام، زراوند مدحرج، بیخ عود صلیب ہر ایک ۷ گرام، جند بیدستر، قرص جنگلی پیاز ۳،۵ گرام۔ تمام دوائیں شہد میں گوندھ کر معجون بنلیں اور ماء العسل یا

سکنجبین عنصل کے ہمراہ دیں۔ مفرد دوا کے طور پر عاقر قرحاء، سرکہ اور شہد میں گوندھ کر چند ایام تک ایک چمچہ گرم پانی کے ہمراہ دیں۔ یہ ایک مجرب دوا ہے جسے جالینوس نے اپنی 'کتاب الادویۃ البسیطہ' میں بیان کیا ہے۔ یہ دوا بالخصوص صرع اطفال میں نہایت مفید ہے۔ اسی طرح جالینوس نے عودصلیب کے بارے میں کہا ہے کہ ایک بچے کو مرگی کا مرض لاحق تھا اس کے گلے میں عودصلیب لٹکا دی گئی تو پندرہ مہینے اسے مرگی کا دورہ نہیں پڑا۔ جب یہ لکڑی اس کی گردن سے گر گئی تو اسے فوراً مرگی کا دورہ پڑ گیا پھر دوبارہ اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا تو اسے دوبارہ دورہ نہیں پڑا۔ پھر میں نے اس دوا کے تجربے کی طور پر وہ لکڑی اتار لی تو اسے مرگی آ گئی اور جب میں نے اسے گردن میں لٹکا دیا تو اسے پھر کبھی مرگی نہیں آئی۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ یہ لکڑی تازہ زیادہ بہتر ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے اجزاء تحلیل ہو کر سانس کے ساتھ دماغ میں پہونچتے ہیں اور مرض کا دورہ نہیں پڑتا۔

صرع اطفال اور ارواح وشیاطین کے لیے کفتار کا خون، عقاب کا پتہ اور خنزیر کا دماغ باہم مخلوط کر کے بطور سعوط استعمال کرائیں۔ (شمعون)

بیخ عودصلیب بکثرت درختوں والی سایہ دار جگہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کے پتوں کی دھونی ان لوگوں کے لیے نہایت مفید ثابت ہوتی ہے جنہیں اچانک مرگی کا دورہ پڑ جاتا ہے اور ان کی عقل بگڑ جاتی ہے۔ اس کی تھوڑی سی مقدار مریض کی گردن میں لٹکا دینے سے تمام آفات سے حفاظت ہو جاتی ہے۔ بت کے سامنے اس کی جڑ کی دھونی دی جاتی ہے۔ اس کا پھل جلنجبین کے ہمراہ چند ایام استعمال کرنے سے پاگل پن دور ہو جاتا ہے۔ (بوفقراطیس)

چھینکیں، غلیظ بخارات سے پیدا شدہ گرانیٔ سر میں نہایت مفید ہیں۔ امراض راس مثلاً بے خوابی اور نسیان وغیرہ چھینک لانے والی دواؤں کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ (جالینوس)

قطرب

یہ مرض احتراق خون کی ایک قسم ہے اس کی علامت یہ ہے کہ چہرہ سکڑا ہوا، دائمی غم، دن میں مریض خاموش اور رات میں ہیجان میں مبتلا ہوتا ہے۔

علاج:

تمام بدن پر غلبۂ سودا کے سبب پیدا شدہ مالیخولیا کی مانند علاج کریں۔ سر پر بکثرت تیل ڈالیں۔ حمام کرائیں نیند لانے والی دوائیں مثلاً خس، پوست خشخاش اور بنفشہ خشک کا جوشاندہ اور دودھ سر پر ڈالیں۔ غذا میں خس و کدو ہمراہ روغن بادام دیں۔ (رازی)

قطرب نامی مرض دماغ میں سودا کے بگاڑ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ مریض آوارہ پھرتا ہے۔ اس کے کندھے جھکے ہوئے، چہرہ متغیر، نگاہ کمزور، آنکھیں اندر دھنسی ہوئی زبان خشک اور رنگ زرد ہوتا ہے۔ مریض میں پیاس کا غلبہ، فساد عقل اور پنڈلیوں پر زخم پائے جاتے ہیں۔

علاج:

اگر ممکن ہو تو فصد کریں اور اسقدر خون نکالیں کہ مریض غشی کے قریب پہونچ جائے۔ کھانے میں لطیف غذائیں دیں۔ شیریں پانی سے حمام کرائیں۔ دو تین خوراک بڑے ایارجات دیں۔ ماء الجبن اور سکنجبین ہمراہ نمک ہندی، ہلیلہ سیاہ و زرد، ایلوہ، سقمونیا استعمال کرائیں۔ مولد سوداء ادویہ سے پرہیز کرائیں۔ بنفشہ، بابونہ، پوست خشخاش اور تخم خس کا جوشاندہ سر پر ڈالیں۔ خواب آور دوائیں سنگھائیں۔ پیشانی اور کنپٹی پر بھنگ، مرکی اور افیون جیسی دوائیں لگائیں۔ (مجہول)

قطرب کے مریض کو تین دن تک ماء الجبن پلائیں نیز ایارج فیقرا یا شحم حنظل سے اسہال کرائیں اور نیند لانے کی تدبیر کریں۔ (شمعون)

کابوس

نیند میں گلا گھٹنا

اگر کابوس کا علاج نہ کیا جائے تو یہ آگے چل کر صرع کا سبب بن جاتا ہے۔ اس کا سبب شراب کا بکثرت استعمال اور بدن میں خون کی زیادتی ہوتی ہے۔ اس کی علامات آنکھوں میں سرخی اور نیند کا غلبہ وغیرہ ہیں۔

علاج:

پنڈلی پر متواتر پچھنہ لگائیں۔ غذا کم کر دیں اور نیند کا استعمال ترک کرادیں۔

کبھی غلبۂ بلغم بھی اس کا سبب بنتا ہے جس کی علامت حواس مکدر ہونا، لعاب ورطوبت کی کثرت اور بدن کا ڈھیلا اور سست ہونا وغیرہ ہیں اور اس کا علاج صرع بلغمی کی مانند کیا جاتا ہے۔ (رازی)

کابوس خراب غذاؤں کے بخارات سے پیدا ہوتا ہے نیز جلد ہی ختم ہو جاتا ہے۔ بدن میں فضلات کا اجتماع بھی اس کا ایک سبب ہوتا ہے۔ اس کے علاج میں جلدی کرنی چاہیے ورنہ یہ صرع میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج تنقیۂ بدن ہے اور اگر یہ کافی نہ ہو تو صرع کی مانند علاج کریں۔ (ثابت)

کابوس، اختلاط عقل یا سکتہ کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتا ہے۔ اس مرض کا سبب ایسے غیر منہضم ماکولات ومشروبات ہوتے ہیں جن سے بارد اور غلیظ بخارات اٹھ کر اوعیہ دماغ کو پُر کر دیتے ہیں۔ اس میں آواز نہیں نکلتی۔ مریض نیند میں اپنے اوپر کوئی بھاری چیز رکھی ہوئی یا گلا گھٹنا اور سر میں گرانی محسوس کرتا ہے اور اچانک اس کی نیند کھل جاتی ہے۔

علاج:

اگر خون کی کثرت سبب ہو تو صافن کی فصد کھولیں یا پنڈلیوں پر پچھنہ لگائیں اور حب اسطمخیقون سے بدن کا تنقیہ کریں یا ایارج روفس دیں یا آب افتیمون یا مویز منقی کے ہمراہ خربق سیاہ ۳،۵ گرام کی دیں یا عود صلیب سنگھائیں۔ عمدہ غذائیں استعمال کرائیں اور سر پر روغن سویا جیسے ہلکے تیل کی مالش کریں۔ (مجہول)

عشق

مریض عشق کی آنکھیں غم سے آنسو نہیں بہاتیں بلکہ وہ بے خوابی کی وجہ سے پھول ہوئی اور بہت تیزی کے ساتھ حرکت کرتی رہتی ہیں۔

عشق کے مریض کے لیے کھیل کود، سماع میں مصروفیت، حمام کرانا، مرطب روغنیات کا استعمال،

ہنسی مذاق کی باتیں اور مقام کی تبدیلی مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس کے علاج میں مریض کی رائے کے بالکل برعکس تدابیر اختیار کریں اور ضرورت پڑنے پر اچانک مریض کو خوف و دہشت میں مبتلا کر دیں۔

(شمعون)

عشق دماغ سے چمٹی ہوئی شدید فکر و شہوت ہوتی ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں کہ آنکھیں اندر دھنسی ہوئی اور پلکیں مستقل حرکت کرتی رہتی ہیں۔ پلکوں کے سوا تمام بدن لاغر ہوتا ہے۔ کیونکہ بے خوابی کی وجہ سے بخارات آنے سے پلکیں بوجھل رہتی ہیں۔ نبض، غم و فکر میں مبتلا شخص جیسی ہوتی ہے نیز اس میں کوئی نظام نہیں پایا جاتا سوائے اس وقت کے جب اس کے محبوب کا تذکرہ کیا جائے۔

علاج:

مجرب یا اس کے کسی ہم شکل سے ملاقات کرائیں۔ یا اسے محبوب سے خوف دلائیں۔ نغمے سنائیں، شراب پلائیں۔ بدن میں رطوبت پیدا کریں ورنہ یبوست میں اضافہ سے مرض مزید خطرناک صورت اختیار کر سکتا ہے۔ (مجہول)

اس کا علاج یہ ہے کہ مریض پابندی سے جماع کرے، سفر کرے اور ہمیشہ نشے میں رہے۔

(رازی)

سکتہ

اس مرض کا سبب خون کی کثرت ہے جس کی علامت یہ ہے کہ چہرہ سرخ اور گردن کی رگیں ابھری ہوئی ہوتی ہیں۔ س کا علاج یہ ہے کہ ایک ساتھ دونوں ہاتھوں کی ورید قیفال کی فصد کھولیں۔ پنڈلی پر پابندی سے پچھنہ لگائیں۔ غذا میں کمی کر دیں۔ شراب اور دودھ کا استعمال ترک کرادیں نیز حمام کی پابندی کرائیں۔

کبھی یہ ہلکے اخلاط مثلاً بلغم سے بھی ہوتا ہے اس کی علامت بدن کا ڈھیلا پن، رنگت میں سفیدی اور لعاب و رطوبت کی کثرت وغیرہ ہیں۔

علاج:

حب قوقایا اور ایارج روفس استعمال کرائیں۔ تیز حقنے کریں۔ گرم خوشبوئیں مثلاً مشک و غالیہ،

سداب اور جند بیدستر سنگھائیں۔ رائی، سکنجبین اور ایارج فیقرا سے غرغرہ کرائیں نیز سیاہ مرچ، جند بیدستر، نک چھکنی وغیرہ سنگھا کر چھینکیں لائیں۔

نسخہ اریاج فیقرا:

حب بلساں، عود بلساں، دارچینی، تج اساروں، بالچھڑ، مصطگی، زعفران ہر ایک ۷ گرام، ایلوا سرخ ۱۱۲ گرام، تمام دوائیں کوٹ چھان کر ہموزن شہد میں معجون بنا کر محفوظ کرلیں۔ اس کے علاوہ مندرجۂ ذیل ایارج، صداع، صرع دوران سر امتلائی، ضعف بصارت بوجہ رطوبت اور موتیا کی ابتدا میں مفید ہے۔

نسخہ:

ایارج فیقرا ۳۵ گرام، شحم حنظل ۱۲ گرام، سقمونیا ۸ گرام تربد، اسطوخودوس ہر ایک ۱۸ گرام، دوائیں کوٹ چھان کر ملالیں۔ یہ تمام دوائیں دس خوراک بنیں گی۔ اس کے علاوہ حب قوقایا یا ایارج روفس دیں۔ تیز حقنے کریں۔ گرم خوشبوئیں مثلاً سداب مشک، غالیہ سنگھائیں۔ سیاہ مرچ، ایارج فیقرا، جند بیدستر وغیرہ سونگھا کر چھینک لائیں اور رائی، سکنجبین اور ایارج فیقرا سے غرغرہ کرائیں۔ (رازی)

یہ مرض بلغم کے بطون دماغ پُر کردینے اور پورے دماغ میں مکمل سدہ بن جانے سے پیدا ہوتا ہے جس سے تمام بدن میں روح نفسانی کا نفوذ نہیں ہو پاتا، اسی وجہ سے اس مرض میں حرکت بالکل ختم ہوجاتی ہے۔ جب کہ مرگی کا سدہ نامکمل اور اعصاب کی نالیوں میں ہوتا ہے، اسی وجہ سے اس میں پاگلوں کی طرح اضطراری حرکات سرزد ہوتی ہیں اس میں جو تشنج پایا جاتا ہے اس کی وجہ اعصاب کا اپنی اصل کی جانب کھینچاؤ ہوتا ہے۔ سکتہ کے خفیف یا شدید ہونے کی پہچان تنفس سے کی جاتی ہے چنانچہ اگر سانس مشکل سے آرہی ہو تو سکتہ کامل ہوتا ہے اور اگر آسانی سے آرہی ہو تو سکتہ نامکمل ہوتا ہے۔ اس کے باوجود اگر سانس لینے میں زیادہ پریشانی ہورہی ہو تو یہ قوی سکتہ ہوتا ہے۔

علاج:

ابتداء علاج میں مریض کا منہ کھولنے کی کوشش کریں اور کسی روغن اور ایارج فیقرا میں ایک پر تر کرکے حلق میں داخل کریں تاکہ طبیعت قے پر آمادہ ہوسکے۔ پھر ایک لوہے کے گرم ٹکڑے سے سر کی سنکائی کریں۔ اس کے بعد تیز حقنے کریں اور جب مریض کو ہوش آجائے تو آب انیسون کے ہمراہ

کوئی تریاق دیں یا شہد میں مصطگی حل کر کے دیں۔ اس مرض میں اگر مریض ہلاکت سے محفوظ رہتا ہےتو وہ فالج یا لقوہ یا دونوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (ثابت)

جب تمام اعصاب کے مبدا میں تکلیف لاحق ہوتی ہے تو اس سے تمام اعضاء بدن کی حس و حرکت باطل ہو جاتی حتیٰ کہ نفسانی افعال تک بگڑ جاتے ہیں اسی لیے اس مرض کا نام سکتہ رکھا گیا ہے۔ اس کا سبب فاعلی غلیظ اور سرد بلغم ہوتا ہے جو بطون دماغ کو پُر کر دیتا ہے اور روح نفسانی کو نفوذ سے روک دیتا ہے۔ خلط کے بطونِ دماغ میں محبوس ہونے کی پہچان یہ ہے کہ مرض کامل طور پر ٹھیک نہیں ہوتا بلکہ مریض فالج میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ طبیعت دماغ کے بطون میں غلبہ پذیر خلط کے دفعیہ پر قادر نہیں ہوتی اور اگر یہ صرع کی مانند کسی اور مقام پر ہو تو طبیعت کے لیے اس کا نکالنا آسان ہوتا ہے۔

سکتہ اور صرع میں یہ فرق ہے کہ سکتہ میں پورے دماغ میں کامل و مکمل سدہ پایا جاتا ہے۔ اسی لیے اس میں حس و حرکت دونوں باطل ہو جاتی ہیں۔ اس کے برعکس صرع کا سدہ نامکمل اور اعصاب کے مخرج و مبدا پر ہوتا ہے۔ اسی لیے اس میں پاگلوں جیسی حرکات سرزد ہوتی ہیں اور کبھی ابتدائے سکتہ اور صرع بعض مقامات پر ایک ساتھ پائے جاتے ہیں کیونکہ یہ دونوں ہی امراض دماغ میں پائے جاتے ہیں اور دونوں کا سبب غلیظ اور سرد اخلاط ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب اخلاط کی مقدار زیادہ ہوتی ہے تو سکتۂ کاملہ واقع ہوتا ہے اور اگر ان کی مقدار کم ہوتی ہے تو ہلکا سکتہ واقع ہوتا ہے اور سکتہ کے کامل یا غیر کامل ہونے کی پہچان تنفس سے کی جاتی ہے کبھی سکتہ کے مریض کو تندرست لوگوں کی طرح تحیر کا سامنا بھی ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ سکتہ کا مریض بالکل صحت یاب نہیں ہوتا اور کم سے کم اس کا ٹھیک ہونا مشکل ہوتا ہے۔ (سرافیون)

مکمل سکتہ کا علاج ناممکن ہے کیونکہ خفیف اور نامکمل سکتہ کا علاج بھی آسان نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود اگر مرض زائل ہو جاتے تو بھی مریض جلد ہی ہلاک ہو جاتا ہے کیونکہ مرض کے ساتھ جسم کے اجزا بھی تحلیل ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود علاج کرنا چاہئے۔ چنانچہ حقنوں کے ذریعہ اجابت میں نرمی پیدا کریں تاکہ مواد نیچے کی طرف آئیں۔ قے کرائیں۔ گرم لوہے سے سنکائی کریں سر پر جونکیں لگائیں۔ لونگ، جاوتری اور الائچی کا جوشاندہ سر پر دھاریں اور چودھویں روز کے بعد روغن ارنڈ ہمراہ ماء الاصول اور ایارج فیقرا دیں۔ (بقراط - کتاب الفصول مقالہ دوم)

کبھی اس مرض میں روغن ککلانج بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ نیز ہر تیسرے دن بلغم خارج کرنے والی گولی استعمال کرائیں۔ اس کے بعد ایارج جالینوس، ایارج لوغاذیا، ایارج ارکاغانیس اور تیادریطوس استعمال کرائیں اور بلغم کا اخراج کرنے والی دواؤں مثلاً ایارج مرکی، جنگلی پیاز کا سرکہ، مویز منقی کوہی، عاقر قرحا، پوست بیخ کبر اور رائی میں حل کر کے اس سے غرغرہ کرائیں۔ غذا میں چنے کا سادہ پانی چوزوں کے گوشت کے ساتھ پکا کر کھلائیں۔ چکور یا گوریا کا شوربا پلائیں۔ پینے کے لیے گرم مصالحوں کے ساتھ تیار کردہ ماءالعسل، پرانی ریحانی شراب، مویز منقی اور شہد کی شراب دیں۔

جب مرض کی شدت کم ہونے لگے تو مریض کو حمام کرائیں اور روغن سنبل، روغن فرفیون، روغن سویا یا روغن قسط ایک بار سادہ اور ایک بار جند بیدستر یا عاقر قرحا شامل کر کے بدن پر لگائیں۔

سکتہ میں تمام اعضا کی حس و حرکت ختم ہو جاتی ہے اور ہلکی سی سانس باقی رہتی ہے۔ سکتہ سے پہلے اچانک شدید دردسر لاحق ہوتا ہے۔ گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں۔ چکر آتے ہیں۔ آنکھوں کے سامنے چنگاریاں اڑتی ہیں۔ بغیر کسی مرض کے ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں، بدن میں پھڑکن پائی جاتی ہے حرکت دشوار ہوتی ہے اور نیند میں دانت بیٹھ جاتے ہیں۔ اکثر و بیشتر یہ مرض بوڑھے لوگوں، دموی مزاج والوں، مولد بلغم غذائیں استعمال کرنے والوں اور سردی کے موسم میں ہوتا ہے۔ سکتہ یا تو ٹھیک ہی نہیں ہوتا یا وہ فالج ولقوہ میں منتقل ہو جاتا ہے جوانی کی عمر اور موسم خریف میں لاحق ہونے والا سکتہ موت پر منتج ہوتا ہے۔

علاج:

اگر سکتہ خفیف اور ضعیف ہو تو قنطوریون، شحم حنظل، مقل، بابونہ، پھٹکری، پرانا روغن زیتون اور مری سے تیار شدہ تیز حقنہ کریں۔ روغن فرفیون اور جند بیدستر سے تمام بدن بالخصوص سر کی مالش کریں جاوشیر، سکبینج اور ہینگ سنگھائیں منہ کھول کر روغن میں ایک پر تر کر کے حلق میں ڈال کرتے کرائیں۔ قے کے لیے ماءالعسل اور سکنجبین عسلی پلائیں۔ صعتر اور پودینہ، سرکے میں جوش دے کر اس سے غرغرہ کرائیں۔ تریاق یا معجون بلادری ماءالعسل کے ہمراہ دیں۔ لوہے کے ایک گرم ٹکڑے سے سر کی

سنکائی کریں۔ کبوتر کے چوزے کا شوربہ، رائی، سیاہ مرچ، روغن اخروٹ، روغن حبۃ الخضراء کے ہمراہ دیں اور چودہ دنوں کے بعد ایارج جالینوس یا معجون شبادر یطوس استعمال کرائیں اور ایارج فیقرا یا مویز منقی کو ہی اور مصطگی سے غرغرہ کرائیں۔ بیس دنوں کے بعد حمام میں لے جائیں اور بدن کی مالش کریں مریض سے پڑھنے، بات کرنے اور حرکت کرنے کو کہیں۔ پینے کے لیے لطیف ماء العسل، گرم مصالحوں کے ساتھ دیں۔ آخر میں ایارج یوغاذیا پلائیں۔ مریض کے مزاج، عمر اور قوت کے مطابق اس کا علاج کریں۔ (اختصاریات)

دماغ میں برودت اور غلیظ اخلاط کے تمام امراض مثلاً سکتہ اور فالج میں یہ حب مفید ہے۔

نسخہ:

ایلوا ۳،۵ گرام، شحم حنظل ۱۰ گرام، فرفیون تازہ ۲۵۰ ملی گرام اور اگر پرانا ہو تو ۵۰۰ ملی گرام اور سقمونیا ۲۵۰ ملی گرام۔ تمام دوائیں کوٹ چھان کر گولیاں بنائیں۔ اگر بدن میں بہت زیادہ ترہل اور رطوبات کی کثرت ہو تو یہ گولی اسہال لاتی ہے۔ اس کے علاوہ درج ذیل حقنہ بھی سکتہ اور سرد امراض میں مفید ہے۔

نسخہ:

شحم حنظل دو مٹھی، تخم ارنڈی، تخم قرطم نیمکوب ہر ایک ایک مٹھی لے کر ۱۲۰۰ ملی لیٹر پانی میں اسقدر ابالیں کہ نصف پانی رہ جائے اور اس میں ۱۰ گرام لون پاپڑی باریک کر کے حل کر دیں اور اس میں ۷ گرام روغن ارنڈی یا پرانا مویز منقی یا روغن بادام تلخ حل کر کے اس سے حقنہ کریں نیز مندرجہ ذیل عطوس سنگھائیں۔

نسخہ:

سیاہ مرچ، نک چھکنی، جند بیدستر، کلونجی اور جاؤ شیر ہموزن گوندھ کر مسور کے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی آب سداب یا آب مرزنجوش میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں۔ غذا میں قلایا اور مطنجنات خوب گرم مصالحوں کے ساتھ نیز لہسن اور آب نخود کے ہمراہ صباغات دیں۔ (رازی)

فالج

فالج کا سبب تمام بدن پر بلغم کا غلبہ ہوتا ہے۔اس کی علامات سکتہ یہ غلبۂ بلغم جیسی اور علاج بھی سکتہ ہی کے مانند ہوتا ہے۔

کبھی چوٹ لگنے یا گر جانے سے فالج لاحق ہو جاتا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ پورا بدن یا اس کے کچھ حصے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور اعضا کا رنگ سبز ہو جاتا ہے۔ جب تک اس استرخا اور ڈھیلے پن میں کمی واقع نہ ہو اس کا علاج ممکن نہیں۔ جب اس میں کمی واقع ہونے لگے تو اس کا علاج یہ ہے کہ چوٹ کے مقام پر گرم ضمادات مثلاً روغن زیتون یا روغن سوسن ۳۵ گرام میں ۷ گرام جند بیدستر اور فرفیون شامل کر کے لگائیں یا موم ۱۸ گرام، سوسن، نرگس ہر ایک ۱۰۵ گرام، مرمکی، جاؤشیر، میعہ سائلہ ہر ایک ۱۸ گرام، جند بیدستر ۱۰ گرام اور فرفیون ۷ گرام کو آپس میں مخلوط کر کے چوٹ کے مقام پر لیپ کریں۔(رازی)

پچاس سال کی عمر کے لوگوں میں دماغ سے نزلہ کا انصباب ہوتا ہے جس سے فالج کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔(ثابت، بقراط)

اس عمر میں جن لوگوں کے سر، بارد ممتلی ہوتے ہیں اور اچانک انہیں گرمی یا شدید سردی لاحق ہوتی ہے تو انہیں فالج ہو جاتا ہے لیکن یہ عمر گزر جانے کے بعد یہ مرض نہیں ہوتا کیونکہ پھر سر رطوبت سے پُر نہیں ہوتا۔

یہ مرض دماغ میں موجود بارد اور غلیظ اخلاط سے پیدا ہوتا ہے اور اس میں دماغ کے اس حصے کے اعصاب کی نالیاں خراب ہو جاتی ہیں جس سے ایک ساتھ فالج اور لقوہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر یہ سرد اور غلیظ خلط گردن کے نصف مہروں میں لاحق ہوتی ہے تو اس سے استرخا اور تشنج دونوں لاحق ہو جاتے ہیں۔ان دونوں کے درمیان فرق خلط کی غلظت کا ہے چنانچہ غلیظ خلط سے ایک ہی عضو میں ایک ہی وقت میں تشنج اور استرخا دونوں واقع ہو جاتے ہیں جس کی مثال لقوہ ہے جس میں ایک طرف کا حصہ ڈھیلا اور ایک حصہ کھنچا ہوا ہوتا ہے۔(جالینوس)

بقراط کے مطابق قوی فالج کا علاج ناممکن اور ہلکے فالج کا مشکل ہوتا ہے۔لہذا چوتھے دن تک

تیز مسہل دوائیں نہ دی جائیں۔ اگر مرض ہلکا ہوتو ساتویں دن تک مسہل نہ دیں ۔ کیونکہ تیز مسہل ادویہ کے استعمال سے مرض میں اضافہ ہوسکتا ہے۔لہذا ان دونوں میں جلنجبین عسلی اور ایارج فیقرا تھوڑا تھوڑا دیں یا حقنے کریں اور روزانہ ملطف دوائیں مثلاً تریاق کبیر اور مشرودیطوس وغیرہ ۲ گرام استعمال کرائیں۔(ثابت)

معجون مشرودیطوس:

جوشخص معجون مشرودیطوس پابندی سے استعمال کرتا ہو اس پر مہلک دواؤں کا اثر نہیں ہوتا۔ یہ معجون باہ کو برانگیختہ کرتی ۔ رنگ نکھارتی ۔غم وفکر دور کرتی نیز عسر بول اور پرانے دستوں میں مفید ہے۔اس کے علاوہ بینائی اور تمام حواس تیز کرتی ہے۔

مشرودیطوس اس معجون کو ترکیب دینے والے شخص کا نام ہے۔ وہ ایک بادشاہ تھا جو مہلک دواؤں کا توڑ کرنے والی مفرد دواؤں کا تجربہ کرتا رہتا تھا وہ اپنی دوائیں واجب القتل لوگوں پر آزماتا تھا اس نے مشاہدہ کیا کہ بعض دوائیں رتیلا نامی مکڑی کے کاٹنے میں مفید ثابت ہوتی ہیں۔بعض سانپ کے ڈسنے بعض دریائی خرگوش کے کاٹنے اور بعض دوائیں دوسرے امراض میں مفید ثابت ہوئی ہیں تو جب مشرودیطوس نے یہ تمام دوائیں آپس میں مخلوط کرکے ایک دوا بنالی تو یہ دوا تمام مہلک ادویہ اور زہروں کے لیے مفید پائی گئی۔

اندروماخس رئیس اطباء یونان نے جب اس میں کچھ چیزوں کا اضافہ اور کچھ کی کمی کی تو اس کا نام تریاق رکھا۔اس میں اس نے سانپ کے گوشت کا اضافہ کردیا۔اسی وجہ سے سانپ ڈسنے میں تریاق کا فائدہ معجون مشرودیطوس سے زیادہ ظاہر ہوتا ہے۔لیکن دوسری چیزوں میں اس کا فائدہ تریاق سے کم نہیں بلکہ بعض مقامات پر تو اس سے بڑھا ہوا ہے۔ چنانچہ بے وقت بڑھاپا لاحق ہونے سیب رودت کے شکار افراد میں مسلسل کھانسی، سانس کی تنگی سینے کے مواد، جگر کے سدوں، اخلاط کی عفونت اور دستوں وغیرہ میں یہ نہایت مفید ہے۔ مزید براں یہ معجون بھوک بڑھاتی ۔ رنگ نکھارتی۔ گردوں کی پتھری توڑتی، پیشاب کھولتی، بلغم دور کرتی، بدن سے سودا کی مضرت ختم کرتی رحم مادر میں جنین کی حفاظت کرتی اور عورتوں کے تمام امراض کو دور کرتی ہے۔اس کا سب سے اہم فعل یہ ہے کہ یہ مہلک زہروں کے اثرات سے بدن کو محفوظ رکھتی ہے۔

نسخہ مشرودیطوس:

مرمکی، زعفران، عاقرقرحا، سونٹھ، زنجبیل، دارچینی، کتیرا ہرایک ۳۵ گرام، بالچھڑ، کندر، حرف بابلی، اذخر، عود بلساں، اسطوخودوس، سیسالیوس، ککرونده، قسط شیریں وتلخ، دارفلفل، عصارۂ لحیۃ التیس، جند بیدستر، تیزپات، میعہ سائلہ، جاؤشیر ہرایک ۲۸ گرام، تج، فلفل سفید وسیاہ، سورنجان، بھنگرہ، جنگلی لہسن، دوقو، ناخونہ، پکھان بید، روغن بلساں، حب بلساں، قرص فرفیون، مقل ہرایک ۲۵ گرام، سداب ۷ گرام، اشق، بالچھڑ، مصطگی، گوند ببول، پہاڑی کرفس، سیاہ زیرہ، سونف، گلاب خشک، افیون، مشکطرامشیع ہرایک ۱۸ گرام، انیسون، وج ترکی، مرمکی سکبینج، اسارون ہرایک ۱۰ گرام، اقاقیا، سقنقور کی ناف ہرایک ۱۶ گرام، تمام دوائیں کوٹ چھان کر بقدر ضرورت شراب میں بھگودیں اس کے بعد شہد میں معجون بناکر محفوظ کرلیں اور چھ ماہ بعد استعمال کریں۔ اسے ایک بندقہ یاباقلا کے برابر مناسب شربت کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اس نسخے کی تمام دواؤں کی تعداد ۵۶ ہے جب کہ اس نسخے میں ۵۴ دوائیں مذکور ہیں دو دوائیں جو چھوٹ گئی ہیں وہ بیخ سوسن اور نمک ہیں۔ جب کہ یہ دونوں دوائیں جالینوس کے نسخے میں موجود ہیں۔

معجون مشرودیطوس میں مذکور قرص فرفیون کا نسخہ درج ذیل ہے۔

قرص فرفیون:

مویز منقی ۱۴ گرام......۸۴ گرام، مرمکی واذخر ہرایک ۴۲ گرام، دارچینی، نکھ، مقل، سنبل رومی تج، ناخونہ، ناگرموتھ، حب الغار ہرایک ۱۰ گرام، چرائتہ شیریں، ۳۲ گرام، زعفران ۳،۵ گرام، کاپھل ۹ گرام، تمام دوائیں شراب میں بھگوکر بقدر ضرورت جھاگ اتارے ہوئے شہد میں معجون بنالیں اوراسے ۲ گرام کے بقدر، اجوائن، زیرہ سیاہ، تخم سویا، تخم سداب کے جوشاندے، ۳۵ گرام کے ہمراہ دیں۔ دوسرے ہفتہ میں حب شیطرج اور حب منتن کبیر وغیرہ استعمال کرائیں۔

نسخہ حب منتن:

تربد ۳،۵ گرام، ایلوا ۵ گرام، شحم حنظل، سورنجان، چیتہ لکڑی، سکبینج ہرایک ۷۵۰ ملی گرام اور مقل ایک گرام۔ یہ ایک خوراک ہے۔ یا حب فرفیون دیں جس کا نسخہ درج ذیل ہے۔

حب فرفیون:

فرفیون، سکبینج، غاریقون، شحم حنظل، مقل، بادام تلخ، خرنوب شامی ہر ایک ۳،۵ گرام اور ایلوا ۷ گرام کو کوٹ چھان کر آب کرم کلہ میں گولیاں بنائیں۔ اور طاقتور مریض کو ۵،۴ گرام اور کمزور کو ۲،۲۵ گرام دیں۔ علاج کی ابتداء میں درج ذیل غرغرہ کرائیں۔

نسخہ:

مرزنجوش، صعتر، اناردانہ، ایلوا ہموزن نیمکوب کر کے پانی میں جوش دے کر اس سے غرغرہ کرائیں۔ کیونکہ یہ لیسدار بلغم خارج کرتا ہے۔ اور جب تیسرا ہفتہ شروع ہو جائے اور ایسا محسوس ہو کہ بدن کا تنقیہ مکمل ہو چکا ہے یا موذی مواد بدن میں کم رہ گئے ہیں تو روغن ارنڈ ہمراہ ماء الاصول اور ماء البزور دیں۔ حقنہ کریں۔ چھینک لانے والی چیزیں سنگھائیں اور غرغرہ کرائیں۔ آخر میں چند دن ایارج جالینوس، ایارج لوغاذیا یا معجون تیادریطوس استعمال کرائیں۔ اس کے علاوہ معجون انقرویا بقدر بندقہ روزانہ آب سویا یا آب انیسون و مصطگی کے ہمراہ دیں۔

معجون انقرویا:

اس کا نام معجون بلادری بھی ہے۔ یہ بہت سے امراض میں مفید ہے بالخصوص رطوبت کی کثرت سے پیدا شدہ جنون، سدر، دوران سر، اختلاط عقل، پرانے درد سر اور سینہ و معدے کے امراض اور فالج میں مفید ہے۔

نسخہ:

بالچھڑ، تیزپات، مرمکی، تج قلمی، زعفران۔ بعض لوگ اس میں درج ذیل دوائیں بھی شامل کرتے ہیں۔ درمنہ ترکی، افتیمون، اذخر، ریوند چینی، حب البان، لونگ ہر ایک ۳۵ گرام، مصطگی، انقرویا یعنی عسل بلادر ہر ایک ۱۲ گرام، حب بلساں، سونٹھ، ایلوا ہر ایک ۳۵ گرام، غاریقون ۱۲ گرام، بیخ سوسن آسمانجونی ۷۰ گرام، پوست بیخ بادیان ۱۲۰۰ گرام اور سرکہ تمام دواؤں کے تین گنا۔ پوست بیخ بادیان تین دن تک سرکے میں بھگو کر ہلکی آنچ پر پکا کر آدھا کرلیں اس کے بعد آگ سے اتار کر چھان لیں پھر دوبارہ اس میں تین جوش دیں۔ اس کے بعد اس میں چار لیٹر ۲۰۰ گرام شہد شامل کر کے

ہلکی آنچ پر پکا کر گاڑھا کرلیں۔ پھر اس میں خشک دواؤں کا سفوف شامل کر کے ملالیں اور اسے ۲،۵ گرام کی مقدار میں کرفس یا سویا کے جوشاندے کے ہمراہ دیں۔

کافی دنوں تک مندرجہ بالا تدابیر اختیار کرنے کے بعد مریض کے اعضاء اور گردن نیز پشت کے مہروں پر گرم روغنیات لگائیں لیکن اس سے قبل مرزنجوش، تلسی، قیسوم، درمنہ ترکی، برگ چکوترا، اجوائن دیسی، صعتر، برنجاسف، مشکطرامشیع، حاشا اور پودینہ کے جوشاندے سے سنکائی کریں اور روزانہ اس کا بھپارہ بھی دلائیں۔ اگر مریض سنکائی کے لیے راضی نہ ہو تو متاثر اعضا اور پشت کے مہرے ایک موٹے کپڑے سے رگڑ کر گرم کردیں اس کے بعد صرع بارد کے باب میں مذکور کوئی گولی منہ میں چبا کر اس مقام پر لگائیں یا مصطگی، رال لونگ کا گوند، عاقرقرحا، پودینہ، وج ترکی، بیخ اذخر، تخم اونٹنگن، مرچ سیاہ وسفید، رائی اور بورۂ سرخ مفرد یا مرکب طور پر بطم کے گوند اور مویز منقی کے ساتھ چبوائیں۔ کیونکہ یہ دوائیں چبانے یا انہیں تالو پر لگانے سے لیسدار رطوبات منہ کے راستے سے خارج ہوجاتی ہیں اور سران سے پاک ہوجاتا ہے۔ اسی طرح چھوٹی و بڑی الائچی، نوشادر، حب بلساں چبوائیں یا عصارۂ چقندر میں صابن حل کر کے تالو پر لگائیں یا ایسا گاڑھا سرکہ منہ میں رکھوائیں جس میں شحم حنظل کو جوش دیا گیا ہو۔ لیکن مذکورہ دواؤں کے استعمال کے بعد ماء العسل یا کسی جوشاندہ سے کلی ضرور کرائیں تاکہ منہ زخمی نہ ہو اور پودینہ، مرزنجوش، صعتر اور افسنتین کے جوشاندے کے ہمراہ سکنجبین عسلی یا سکنجبین عنصلی سے غرغرہ کرائیں۔

غذا میں آب نخود میں سویا، پودینہ وزیرہ پکا کر رائی کے جھاگ آبکامہ نبطی وروغن اخروٹ کے ہمراہ دیں یا گوریا یا چکور کا شوربا دیں کیونکہ یہ شوربے تیزی سے پیشاب جاری کرتے ہیں۔ اگر قبض کا اندیشہ نہ ہو تو ان پرندوں کا گوشت بھی کھلا سکتے ہیں کیونکہ ان کے گوشت سے قبض پیدا ہوتا ہے۔ جب بدن کا تنقیہ ہوجائے اور تقویت بدن کے لیے زیادہ غذا کی ضرورت ہو تو مرغی کے جوان چوزے کا اسفید باج دیں نیز چقندر، رائی اور آبکامہ سے اس کی اصلاح کرلیں۔ سرکۂ شراب اور شہد میں اندرانی نمک گھول کر پلائیں اور اس کے ساتھ صعتر، انجدان، ابہل، انیسون، کلونجی اور سیاہ تل تل کر شامل کردیں۔ ماء العسل اور شراب حندیقون پلائیں اور ہر قسم کی نبیذ ترک کرادیں کیونکہ اس سے دماغ کو رطوبت پہونچتی ہے لیکن سب سے بہتر مشروب خالص پانی ہے۔ بدن پر گرم پانی ڈالنے یا

اس میں بیٹھنے سے پرہیز کرائیں۔ لیکن اس مقصد کے لیے خوشبودار اور معدنی پانی کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مریض کے لیے شکار کا گوشت گھریلو جانور کے گوشت سے مفید ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ قلایا، مطنجن اور صعتر وغیرہ گرم مصالحے کے ہمراہ استعمال کرائیں اور روغن اخروٹ یا روغن زیتون کی بدن پر مالش کریں۔

چھینک لانے کے لیے نک چھکنی، دار فلفل عاقر قرحا، سونٹھ، بورہ سرخ، نوشادر، ایلوا، دارچینی، مرزنجوش، خربق سفید اور مشک مفرد یا مرکب طور پر ۲۵۰-۵۰۰ ملی گرام تک سنگھائیں یا بیخ چقندر کے عصارے یا آب مرانجوش میں جند بیدستر حل کر کے یا ایک گرام آب لہسن کی ہلاس دلوائیں یا ۲۵۰ ملی گرام سکبینج پانی میں حل کر کے ہلاس دلائیں۔ تمام پرندوں خصوصاً سارس، شکرے کے پتے اور درندوں میں بھیڑیا، ریچھ وغیرہ کے پتے کو ۱۲۰ ملی گرام، عورت کے دودھ میں حل کر کے ناک میں ڈالنا مفید ثابت ہوتا ہے۔ (رازی)

میں نے اس مرض میں تنہا ایک دوا بار بار استعمال کی جو ہر موسم میں کہیں بھی دستیاب ہوتی ہے میں نے اسے مفید پایا۔ وہ دوا کلونجی ہے۔ اکا طریقہ یہ ہے کہ کلونجی کو گاڑھے سرکے میں بھگو کر اس میں پیس لیں اسے ناک میں ڈالیں۔ کچھ دن بعد اسے پرانے روغن زیتون میں پیس کر ناک میں ڈالیں۔ میں نے قریطون (ایک پھول) کو یرقان کے مریض میں سرکے کے ساتھ استعمال کرتے دیکھا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ کلونجی کے ساتھ لون پاپڑی اور ایلوا شامل کر کے پرانے روغن زیتون میں پیس کر ناک میں ڈالنا مفید ہوتا ہے اور اس کے لیے ایک گولی بھی بنائی جاتی ہے جس سے چھینک لائی جاتی ہے۔ جس کا نسخہ یہ ہے:

نسخہ:

کلونجی، جند بیدستر، شحم حنظل، فلفل سفید ایک ایک حصہ، نک چھکنی دو حصے کوٹ چھان کر آب مرزنجوش میں گوندھ کر مسور کے برابر گولیاں بنا کر خشک کر لیں اور بوقت ضرورت آب مرزنجوش ہی میں ایک گولی گھس کر ناک میں ڈالیں یا اسے ۲۵۰ ملی گرام کی مقدار میں باریک کر کے ناک میں پھونکیں۔ اگر ان دواؤں سے سر میں سخت قسم کی سوزش ہونے لگے تو عورت کا دودھ ناک میں ڈالیں اور اس میں کتاں کا کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں۔ (جالینوس-المیامیر)

متاثر اعضا پر لگانے اور مالش کرنے کے لیے روغن فرفیون کا استعمال کریں جس کا طریقہ درج ذیل ہے۔

نسخہ روغن فرفیون:

روغن زیتون کہنہ ۴۰۰ گرام، موم سرخ ۷۰ گرام، موم کو روغن زیتون میں حل کر کے ہاون دستہ میں ڈال دیں اور اس میں تازہ فرفیون ۳۵ گرام ڈال کر ہاون میں مخلوط کر کے محفوظ کر لیں۔ اس مرض اور دوسرے سرد امراض میں استعمال کریں۔

روغن جند بیدستر:

جند بیدستر، روغن سوسن سفید، سرخ زعرور اور میعہ سائلہ ہاون دستہ میں کوٹتے جائیں اور اس میں روغن سوسن سفید تھوڑا تھوڑا ملاتے ہوئے باہم مخلوط کر کے محفوظ کر لیں۔

روغن کلونجی:

کلونجی اور مرکی ہموزن لیں۔ انہیں الگ الگ کوٹ کر ملا لیں اور پھر اتنا کوٹیں کہ ان کا روغن نکل آئے۔ پھر اسے چھان کر محفوظ کر لیں یا روغن بطم اور روغن بادام تلخ مخلوط کر کے لگائیں اور اسے پلائیں ان کے علاوہ روغن حب حنظل یا نفط سفید اور صداع بارد کے باب میں مذکور روغنیات کا استعمال بھی اس مرض میں مفید ہیں۔ لیکن سب سے بہتر روغن قسط ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ ۱۰۵ گرام قسط تلخ اور مرہندی ۳۵ گرام چھلی ہوئی اور سنبل ۳۵ گرام کو ۴۰۰ گرام روغن زیتون میں ڈال کر تین بار جوش دے کر استعمال کریں۔

اس مرض میں روغن سنبل استعمال نہ کریں کیونکہ اس میں قبض کی صلابیت پائی جاتی ہے اور جو روغنیات استعمال کرنا چاہیں انہیں گردن اور پشت کے مہروں اور متاثر عضو پر سنکائی کرنے اور کھردرے کپڑے سے رگڑنے کے بعد لگائیں۔ سونگھنے کے لیے ایارج فیقرا خشک، بھنی ہوئی کلونجی، فرفیون اور گرم خوشبوئیں مثلاً تلسی، مرزنجوش چمیلی، نرگس، نسرین، سوسن آزاد کے روغنیات استعمال کرائیں۔

فالج اور اس جیسے سرد امراض میں سیاہ نمک اور سرخ بورہ میں سے کوئی بھی روغن زیتون میں حل کر کے حمام میں بدن پر مالش کریں یا سیاہ مرچ یا جند بیدستر باریک کر کے روغن زیتون میں حل

کر کے مالش کریں۔ اس سے قوی اور تیز اثر وہ روغن ہوتا ہے جس میں جند بیدستر جوش دے کر گلالیا گیا ہو پھر اسے چھان کر استعمال کریں۔

نسخۂ معجون:

یہ معجون تمام سرد امراض میں تبدیلی مزاج کے لیے مفید ہے۔ وج ترکی، سیاہ مرچ، سونٹھ، کلونجی، زیرہ کرمانی کوٹ چھان کر شہد میں معجون بنائیں اور اسے اجوائن دیسی، سویا اور انیسون کے جوشاندہ کے ہمراہ دیں۔ یا درج ذیل تین اشیاء مثلاً وج ترکی ۷۰ گرام اور سونٹھ، زیرہ سیاہ ہر ایک ۱۸ گرام کوٹ چھان کر شہد میں معجون بنا کر اسے استعمال کریں۔ اگر وج ترکی کو زنجبیل کی طرح پرورده کر لیا جائے تو یہ بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہ مرطوب امراض میں مفید ہونے کے ساتھ ذہن تیز اور حافظہ قوی کرتی ہے۔ یا بڑے حب صنوبر چھیل کر شہد میں معجون بنا کر ۱۰ گرام کے بقدر روزانہ ماء العسل کے ساتھ دیں۔ کیونکہ یہ ایک خوش مزہ ہو خوشبودار دوا ہوتی ہے اور اس مرض میں بالخصوص مفید ہے۔

حقنہ برائے فالج:

یہ حقنہ فالج اور تمام سرد و تر امراض بالخصوص سکتہ میں مفید ہے۔

نسخہ:

حب القرطم ۴۸ گرام، ارنڈی کے بیج شحم حنظل ہر ایک ۲۴ گرام نیمکوب کر کے ۴۰۰ ملی لیٹر پانی میں اسقدر جوش دیں کہ صرف ایک تہائی پانی رہ جائے۔ پھر اسے چھان کر اس میں ۷ گرام بورہ پیس کر شامل کر دیں اور استعمال کرائیں۔

نسخۂ دیگر:

سونف ۱۸ گرام، گوکھرو سداب ہر ایک ۱۳۰ گرام کو ۸۰۰ ملی لیٹر پانی میں جوش دے کر تہائی کر لیں پھر اس میں سے ۲۰۰ گرام لے کر اس میں روغن سداب ۳۵ گرام شامل کر کے رات کو سوتے وقت حقنہ کریں۔

روغن سداب:

یہ روغن گردوں اور مثانہ کی برودت میں مفید ہے نیز اسے ذات الجنب کی قیروطی میں شامل کیا جاتا ہے۔

نسخہ:

روغن سرکہ ۳ لیٹر میں سداب کے تازہ پتے ۱۴۰ گرام اور ایک لیٹر پانی ملا کر ہلکی آنچ پر اسقدر جوش دیں کہ پانی جل جائے اور صرف تر و غن باقی رہ جائے اور پتے خشک ہو جائیں پھر اسے چھان کر اس میں سداب کے خشک پتے ڈال کر جوش دیں اور چھان لیں۔

فالج اور دوسرے سرد امراض میں بڑے ایارجات کا استعمال درج ذیل طریقہ پر کریں اور انہیں تیاری کے چھ ماہ بعد استعمال کریں۔

بڑے ایارجات میں سے ۱۸-۲۳ گرام لے کر ہلیلہ کابلی، افتیمون، بسفائج، اسطوخودوس، مویز منقی ہر ایک ۳،۵ گرام اور نفطی نمک کے جوشاندے کے ہمراہ استعمال کریں یا انہیں افتیمون اور مویز منقی کے خیساندے کے ساتھ استعمال کریں جس کا طریقہ یہ ہے کہ افتیمون ۱۴ گرام اور مویز منقی ۳۵ گرام کو ابلتے ہوئے پانی میں ایک رات کے لیے بھگو دیں۔ اس کے بعد چھان کر ۳،۵ گرام اندرانی نمک اور ایارج پیس کر شامل کر دیں۔ خیساندے کے استعمال کے بعد ۱۰۵ ملی لیٹر گرم پانی پلائیں اور جب مرض میں تسکین ہو تو تخم خطمی، تخم خبازی ہر ایک ۷ گرام کو نیم گرم پانی اور تھوڑے سے روغن بادام شیریں کے ہمراہ دیں۔ غذا میں روغن اخروٹ یا روغن بادام کا زیرباج، یا چکور یا مرغی کے چوزے کا گوشت استعمال کرائیں۔ بعض لوگ ایارج لوغاذیا ہموزن مربہ بنفشہ کے ساتھ استعمال کراتے ہیں۔

اس مرض اور استرخاء رطب میں مستعمل جوشاندہ جسے روغن ارنڈی کے ساتھ استعمال کرایا جاتا ہے اس کا نسخہ جو ابن ماسویہ نے بتایا ہے، یہ ہے:

نسخہ جوشاندہ:

بیخ کرفس، بیخ بادیان ہر ایک ۳۵ گرام، بالچھڑ، اذخر، مصطگی تج، مرکی ہر ایک ۷ گرام، میتھی ۱۸ گرام، حاشا، پہاڑی لہسن ہر ایک ۱۰ گرام، مغز تخم قرطم جنگل ۲۵ گرام، وج ۷ گرام اور عاقر قرحا ۱۰ گرام کو ۲ لیٹر پانی میں اسقدر پکائیں کہ صرف ۴۰۰ ملی لیٹر پانی رہ جائے۔ پھر اسے چھان کر اس میں

سے ۱۳۵ ملی لیٹر لے کر اس میں ایارج فیقرا ۷ گرام، روغن ارنڈ کے ساتھ شامل کر کے استعمال کرائیں اور اگر ان ادویہ کو جوش دیتے وقت باب القولنج میں مذکور گولیاں بھی شامل کر دیں تو یہ مزید نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔

جیسا کہ معلوم ہے سکتہ کا مرض جب تحلیل ہوتا ہے تو وہ فالج کی طرف چلا جاتا ہے۔ اس کی توجیہ یہ ہے کہ طبیعت نے دماغ کو ایک خط مستقیم کے ذریعہ دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ چنانچہ جب ایک جانب کوئی مرض لاحق ہوتا ہے تو دوسرا حصہ محفوظ رہتا ہے۔ اسی لیے طبیعت نے جانوروں میں دو آنکھیں، ناک کے دو سوراخ، دماغ کے دو بطون اور سینہ میں دو خانے بنائے ہیں چنانچہ جب کوئی غلیظ لیسدار خلط دماغ کے دونوں بطون پر حاوی ہو جاتی ہے تو سکتہ پیدا ہوتا ہے اور جب سکتہ کا مرض ہلکا ہو جاتا ہے اور فضلات دماغ کے صرف کمزور حصے میں رہ جاتے ہیں تو اس سے فالج ہوتا ہے جس میں متاثرہ جانب کے تمام اعصاب ڈھیلے ہو جاتے ہیں جب کہ دوسری جانب کے اعصاب صحیح، سالم و تندرست رہتے ہیں۔

علاج:

ابتداءً تیز مسہل دوائیں نہ دیں بلکہ حقنے استعمال کریں ایارج فیقرا شہد میں حل کر کے پلائیں اور روزانہ خلط کو لطیف بنانے والی دوائیں مثلاً تریاق اور معجون مشرودیطوس وغیرہ استعمال کرائیں۔ لیکن انہیں سویا، اجوائن دیسی، انیسون، مصطگی، زیرہ سیاہ اور تخم سداب کے جوشاندے کے ہمراہ دیں۔ یہ دوائیں پہلے ہفتے کے آخیر تک دیں۔ اس کے بعد حب شیطرج حب منتن یا حب نجاح یا بلا مشقت دست لانے والی گولیوں سے بدن کا استفراغ کریں۔ اس کے بعد سرکہ، عاقرقرحا، پوست، بیخ کبر اور وج کے جوشاندے یا سرکۂ عنصلی میں ایارج ارکاغانیس حل کر کے اس سے غرغرہ کرائیں۔ اس کے علاوہ مصطگی، مویزج، بطم کا گوند اور کندر اور لونگ کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ دوسرا ہفتہ ختم ہونے تک یہی علاج کریں۔ اس کے بعد روغن ارنڈی اور روغن کلکلانج مندرجہ ذیل طریقہ پر استعمال کرائیں۔

جوشاندہ برائے فالج:

پوست بیخ بادیان، پوست بیخ کرفس، پوست بیخ برنجاسف ہر ایک ۳۵ گرام، بیخ اذخر، وعقار ہندی

ہرایک ۳۲ گرام، سونف انیسون، تخم کرفس، قنطوریون دقیق، عاقرقرحا، سونٹھ ہرایک ۱۰ گرام، اجوائن، قسط، زراوند، وج ہرایک ۱۴ گرام، کلونجی، زیرہ سیاہ، تخم سداب، چیتہ لکڑی ہرایک ۱۸ گرام اور جند بیدستر ۱۰ گرام، تمام دوائیں ۲ لیٹر ۸۰۰ ملی لیٹر پانی میں اسقدر جوش دیں کہ صرف ۴۰۰ ملی لیٹر پانی رہ جائے پھراسے چھان کراس میں سے ۱۳۵ ملی لیٹر لے کر روغن ارنڈی یا روغن کلکلانج کے ساتھ استعمال کریں اور مریض کی قوت، عمر مزاج اور موسم کو ملحوظ رکھیں۔ اس کے بعد سویا، بابونہ، مرزنجوش اسپند، ناخونہ، تخم قرطم، میتھی، السی، بھوسی، انجیر، شحم حنظل، تخم ارنڈی کے جوشاندے میں پرانا روغن زیتون، آبکامہ اور شہد حل کر کے اس سے حقنہ کریں۔ مرض کے آخر میں ایارج لوغا ذیایا ایارج جالینوس یا معجون ثبادریطوس یا معجون لنا، بیر کے برابر، آب سویا یا آب انیسون و مصطگی کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ متاثرہ جانب اور پشت کے مہروں پر روغن سنبل اور روغن قسط میں جند بیدستر، عاقرقرحا اور فرفیون شامل کر کے ان سے مالش کریں۔ کبوتر کے چوزے کا اسفید باج یا گوریا اور چکور کا شوربا بطور غذا دیں۔ یا آب نخود، ہمراہ روغن بادام اور رائی کے ہمراہ دیں۔ مشروبات میں عمدہ پرانی شراب، مسالوں کے ساتھ تیار کردہ ماء العسل اور حد یقون نامی شراب استعمال کرائیں اور جب مرض خفیف ہونے لگے تو حمام کرائیں نیز وقتاً فوقتاً قے کرائیں۔ خلاصہ یہ کہ گرم وخشک تدابیر اختیار کریں۔ (سرافیون)

اعصا کی حس وحرکت دونوں ختم ہونے سے سکتہ پیدا ہوتا ہے۔ جسے یونانی میں انوافیسا کہا جاتا ہے۔ اگر صرف ایک حصہ یعنی دائیں یا بائیں کی حرکت وحس مفقود ہوتو اسے فالج اور یونانی میں اسلکسا کہتے ہیں اور اگر بطن مقدم یا آنکھوں یا ناک یا اوپر کے تمام اعضاء میں فالج ہوتو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مرض صرف دماغ میں ہے چنانچہ دماغ کا علاج کریں۔ اگر زیریں اعضاء متاثر ہوں تو مہروں اور اعصاب کی جڑوں کا علاج کریں۔ اس مرض کا سبب غلیظ، لیسدار اور سرد اخلاط ہوتے ہیں نیز یہ مرض مقام مرض کا علاج کیے بغیر ختم نہیں ہوتا۔ لہذا سب سے پہلے فصد کریں تاکہ خون کے ساتھ ساتھ بلغم خارج ہوجائے اور تمام بدن، دماغ اور اعصاب خشک ہوجائیں۔ اس کے بعد تیز حقنے کریں۔ مریض کے پورے بدن بالخصوص سر پر روغن بابونہ اور روغن سویا لگائیں۔ جاؤشیر، بہروزہ، جند بیدستر سکبینج یا ہینگ سنگھائیں، قے کرائیں اور قے کے بعد ماء العسل پلائیں۔ (ابن ماسویہ)

فالج کے مریض کو پہلے دن روغن ارنڈ ۳،۵ گرام، ہمراہ ایارج فیقرا دیں۔ اس کے بعد روزانہ اس میں اضافہ کرتے رہیں تا آنکہ روغن کی مقدار ۲۱ گرام تک پہونچ جائے۔ لیکن اس کے استعمال میں مریض کی قوت کو ملحوظ رکھیں۔ مقامِ مرض پر روغنِ جتہ الخضر اء، روغن اخروٹ روغن فرفیون، روغن صنوبر یا روغن سوسن ہمراہ آب میتھی سے خوب سخت مالش کریں۔ ابتداء میں تسکین درد کے لیے مقام مرض پر آس، پوست انار اور مازو کے جوشاندے میں اقاقیا اور السی حل کر کے ضماد کریں۔ چھینکیں لائیں، غرغرہ کرائیں۔ مریض کو معجون مشرودیطوس اور تریاق وغیرہ استعمال کرائیں اس کے علاوہ ایارج جالینوس بھی استعمال کرائیں۔ باوجود اس کے کہ کثرت بلغم کی وجہ سے لاحق ہونے والا خدراب باقی نہ ہو کبھی اسے تھوڑا سا اور کبھی پوری مقدار خوراک دیں۔ چونکہ ان ادویہ کے استعمال سے وجع المفاصل اور رعشہ جیسے امراض کا اندیشہ ہوتا ہے اس لیے انہیں ضرورت کے بقدر ہی استعمال کرائیں۔ ہینگ کی مالش کریں اور لطیف غذائیں استعمال کرائیں۔ اگر مرض کا سبب بلغم زجاجی ہو جس کا نام فطر ہے تو وہ ٹھیک نہیں ہوتا۔ (شمعون)

لقوہ

بعض لوگوں کے مطابق لقوہ میں ماؤف جانب کے اندر تشنج ہوتا ہے جس سے وہ حصہ سکڑ جاتا ہے۔ چنانچہ جب ایک جانب تشنج لاحق ہوتا ہے تو دوسری جانب استرخا لاحق ہوجاتا ہے اور اس سکڑنے کی وجہ حرارت غریزیہ کی کمی ہوتی ہے۔

جب ہونٹوں کے ایک جانب تشنج لاحق ہوتا ہے تو وہ دوسرے حصے کو اپنی جانب کھینچ لیتا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ اس جانب پیشانی کی جلد سخت اور تنی ہوئی ہوتی ہے نیز لعاب اور تھوک کی کمی پائی جاتی ہے اور مریض کے حواس مکدر نہیں ہوتے۔

علاج:

سرکے میں پودینہ جوش دے کر سنکائی کریں۔ نیم گرم روغن نرگس یا روغن سوسن کی مالش کریں اور اس جانب کی پیشانی کی جلد نیچے کی جانب کھینچ کر پٹی باندھ دیں۔

کبھی اس کا سبب استرخا ہوتا ہے جس کی علامت اس حصے کا ڈھیلا پن ،حرکت میں ہلکا پن اور جلدی تناؤ کی کمی ہوتی ہے۔

علاج:

فالج کی مانند علاج کریں۔ کندر سے غرغرہ کرائیں اور منہ میں جائفل رکھ کر چُسائیں۔ یہ عمل اس مرض میں لازمی ہے۔ (رازی)

اس مرض میں چہرہ بگڑنے کے ساتھ ساتھ چکھنے کی صلاحیت اور چبانے کی قوت بھی ختم ہوجاتی ہے۔ جس کا سبب ایسی سرد غلیظ خلط ہوتی ہے جو جبڑوں کے عضلات کے اعصاب کے مجاری کو بند کر کے حس ختم کردیتی ہے۔

علاج:

فالج کی مانند علاج کریں۔ غرغرہ وسعوط کرائیں اس میں سب سے ضروری امر یہ ہے کہ خوشبودار دوائیں پانی میں جوش دے کر اس کا بھپارہ دلائیں یا پانی میں ایک گرم پتھر ڈال کر اس سے اٹھنے والی بھاپ کا بھپارہ دلائیں نیز سندروس کی دھونی دیں۔ عمدہ غذائیں استعمال کرائیں گرما یا سرما کوئی بھی موسم ہو پانی پینے سے پرہیز کرائیں۔ (ثابت)

اس مرض کا سبب سرد وتر اخلاط ہوتے ہیں جو رخساروں کو حس پہونچانے والے اعصاب کے منافذ بند کردیتے ہیں۔ اس مرض کا علاج فالج جیسا ہی ہوتا ہے البتہ میں اس مرض میں دوسرے امراض کی بہ نسبت غرغرہ کا استعمال زیادہ کرتا ہوں نیز سعوط کا استعمال بھی اس میں مفید ہوتا ہے چنانچہ غرغرہ کے لیے عاقر قرحا، سونٹھ ، رائی، پوست بیخ کبر اور مویزج شہد میں حل کر کے غرغرہ کرائیں یا عاقرقرحا، دارفلفل، سونٹھ یا رائی ، سماق، اناردانہ ترش، مویزج کا جوشاندہ یا حاشا یا پودینہ جنگلی، ایارج فیقرا جنگلی پیاز کے سرکے میں حل کر کے غرغرہ کرائیں۔

لیکن غرغرہ کا استعمال بڑے ایارجات مثلاً ایارج لوغاذیا، ایارج جالینوس، ایارج ارکاغانیس وغیرہ سے بدن کا تنقیہ کر لینے کے بعد ہی کرائیں، نیز تنقیۂ بدن کے بعد صعتر، سداب، عاقر قرحا، درمنہ ترکی، برگِ غار، اسپند، بابونہ، ناخونہ، مرزنجوش وغیرہ کے جوشاندے سے سنکائی کریں۔ اس

کے بعد عصارۂ بیخ سوسن یا آب مرزنجوش یا آب چقندر یا آب کنوچہ کی ہلاس دلائیں۔ بعض لوگ بیخ سوسن رطب کے عصارے میں چکور کا پتہ حل کر کے بھی ہلاس دلاتے ہیں۔ بعض لوگ چوہہ کنی کے عصارے میں سارس کا پتہ حل کر کے سعوط دلاتے ہیں اور بعض لوگ جنگلی تل باریک کر کے ریشمی کپڑے میں چھان کر اس میں سے ۲۵۰ ملی گرام لے کر روغن بنولہ میں حل کر کے ایک بار سعوط کراتے ہیں۔ اگر اس سے مرض ٹھیک نہ ہو تو دوبارہ ہلاس دلائی جاتی ہے۔ اگر اس سے بھی مرض دور نہ ہو اور مریض کا مزاج سرد اور موسم سردی کا ہو تو روغن ارنڈ ہمراہ ماء الاصول وایارج فیقرا دیں۔ دہن میں ماؤف جانب ہمیشہ جا پھل یا ہلیلہ کابلی رکھوائیں نیز مقام مرض پر روغن قسط، روغن بلساں، روغن بان یا غالیہ کی مالش کریں۔ قدیم اطباء کہتے ہیں کہ فالج ولقوہ میں سر، کنپٹی، ابرو اور پشت کے مہروں کی سفید و تیز سرکے میں حاشا اور پودینہ جوش دے کر نیمگرم مالش کریں نیز سرکے کے اجزاء لطیف ہونے چاہئیں تاکہ وہ بدن کی گہرائی تک لیسدار غلیظ خلط کو ختم کر سکے۔ اگر مرض طویل ہو جائے تو گرم اور اخلاط کھینچنے والی دوائیں مثلاً عرطیثا، نک چھکنی اور سیاہ مرچ سنگھا کر چھینک لائیں۔ فالج، لقوہ اور سر کے تمام سرد امراض میں یہ نسخہ مفید ہے۔

فالج، لقوہ اور سر کے تمام سرد امراض میں یہ نسخہ مفید ہے۔

نسخہ:

عاقر قرحا ۹ گرام، نک چھکنی ۴،۵ گرام، کنیر، روٹی میں تین مہینے تک چھت میں لٹکی ہوئی ۱۰ گرام، صعتر، زراوند طویل و دم الاخوین ہر یک ۲،۵ گرام باریک کر کے ریشم کے کپڑے میں چھان کر اسے ناک میں پھونکیں۔

دواء معطس:

یہ دوا لقوہ، فالج، سکتہ، مرگی، اختلاط عقل بہ برودت میں مفید ہے اور عجیب وغیرب طریقہ سے دماغ کا تنقیہ کرتی ہے۔

نسخہ:

نک چھکنی ۲۵ گرام، فلفل سیاہ و سفید ہر ایک ۳،۵ گرام، جند بیدستر، سداب جنگلی ہر ایک

۷ گرام، ایلوا ۵ گرام، رائی ۹ گرام، تمام دوائیں باریک کوٹ کر کے ریشمی کپڑے میں چھان کر تھوڑی سی دوا لے کر ناک میں پھونکیں،

دیگر:

جند بیدستر، شحم حنظل، فلفل سفید ہر ایک ۴،۵ گرام، نک چھکنی ۹ گرام، تمام دوائیں کوٹ چھان کر ناک میں پھونکیں یا آب مرزنجوش میں گوندھ کر گولیاں بنائیں پھر اسے آب چوہہ کنی میں گھس کر سعوط کرائیں۔ (سرافیون)

تنقیۂ دماغ کے لیے یتوع کا دودھ، آب چقندر، نک چھکنی، ایلوا نہایت مفید ہے۔ نیز سطوطات میں افیون، فرفیون، جند بیدستر، مرکی، مرزنجوش، رسوت، زعفران، ہینگ اور میعہ سائلہ وغیرہ بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

کنگھی کرنے اور سر پر گرم دوائیں لگانے سے اخلاط کا استفراغ ممکن ہے۔

(دیسقوریدوس- کتاب الاخلاط)

بادروج یا اس کا عصارہ ناک میں ٹپکانے سے شدید چھینک بند ہو جاتی ہے نیز آنکھیں اور ناک بند کر لینے سے بھی چھینک نہیں آتی۔

سعوط برائے تنقیۂ راس:

شحم حنظل، اسطوخودوس، کندر اور افتیمون ملا کر اسے ناک میں ڈالیں۔

لقوہ کا یونانی نام سقاسموس ہے۔ (کتاب الساہر)

اس مرض کا سبب بعینہ فالج کا سبب ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ فالج کا حملہ پورے بدن میں جب کہ لقوہ صرف ایک عضو میں لاحق ہوتا ہے۔ اس مرض کی پہچان یہ ہے کہ مرض جھکی ہوئی جانب نہ ہو کر دوسری طرف ہوتا ہے اور تندرست جانب کے جھکنے کی وجہ مادے کی کثرت اور مریض جانب اس کی قلت ہوتی ہے جس سے تندرست جانب بوجھ بڑھ جاتا ہے اور چونکہ لقوہ و فالج دونوں کے مادے ایک جیسے ہوتے ہیں لہذا دونوں کا علاج بھی ایک جیسا ہوتا ہے۔ البتہ اس مرض میں جھکا ہوا گوشت والا حصہ پٹی سے باندھ دیں اور مریض کے منہ میں مریض جانب ہلیلہ سیاہ یا

جامپھل رکھوائیں تا کہ وہ تندرست جانب کو مزید نہ کھینچ سکے اور دارفلفل، عاقرقرحا، سونٹھ، رائی، سماق، انار دانہ تلا ہوا اور مویزج عسلی کے جوشاندہ سے غرغرہ کرائیں یا ایارج فیقرا یا کوئی دوسرا یارج شہد میں حل کر کے اس سے غرغرہ کرائیں۔ چالیس دن کے بعد سارس کا پتہ ۵۰۰ ملی گرام، ایلوا، رسوت، کندر ہر ایک ۷۵۰ ملی گرام کو آب چقندر میں حل کر کے سعوط کرائیں۔ اگر مرض بہت زیادہ سخت ہو تو روغن سوسن میں ۱/۲ گرام جند بیدستر حل کر کے سعوط کرائیں۔ اس کے بعد، حب شیطرج، پھر طرطوس، انقرویا یعنی معجون بلادری اور ایارج ارکاغانیس وغیرہ استعمال کرائیں۔ غذا میں تیتر بٹیر اور مرغی کے چوزے کا گوشت اور شہد، اخروٹ وغیرہ دیں۔ صاف، پرانی شراب پلائیں۔ مریض کو تاریک مقام میں رکھیں۔ مریض کے سامنے جھاؤ کی لکڑی روشن کریں اور بابونہ، سویا، ناخونہ اور مرزنجوش کے جوشاندے کی بھاپ دلائیں نیز سر پر روغن بان مع غالیہ ڈالیں۔ (ابن ماسویہ)

منشار نامی پہلے دونوں مہرے جب اندرونی یعنی چہرے کی جانب جھک جاتے ہیں تو کلی طور پر خناق کلبی واقع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اعصاب عود کے تاروں کی طرح ہوتے ہیں کہ جب ان میں گرمی یا سورج کی دھوپ لگتی ہے تو وہ تن جاتے ہیں اور رطوبت پہونچنے پر ڈھیلے اور نرم ہو جاتے ہیں۔ مینڈک جلا کر سیاہ کتے کے خون اور روغن چلغوزہ میں اسے گوندھ کر فالج واسترخا کے مقام پر دس دن تک مالش کریں۔ (شمعون)

خدر [سن بھری]

خدر کا سبب امتلاء دموی ہوتا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ مقام مرض کا رنگ شدید سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے۔ اس کا علاج فصد کرنا اور غذا میں کمی کرنا ہے اور کبھی اس کا سبب سرد و خام کوئی خلط بنتی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ پورا بدن ڈھیلا، رنگ سفید اور حواس بوجھل ہوتے ہیں اس کا علاج فالج بوجہ برودت کی مانند ہے۔ (رازی)

خدر ایسے ہی پیدا ہوتا ہے جیسا برفیلے مقام میں سفر کرنے والے یا سرد دوائیں استعمال کرنے والے لوگوں یا عضو کو سردی پہونچنے سے ہوتا ہے۔ سب سے پہلے خدر واقع ہوتا ہے اس کے بعد اس مقام کی حس بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ یہ حالت تندرستی اور استرخا کے مابین ہوتی ہے۔ (جالینوس۔ اعضاء آلمہ)

خدر انہیں اعضاء میں واقع ہوتا ہے جن میں حس پائی جاتی ہے کیونکہ خدر دراصل حس ختم ہوجانے ہی کا نام ہے۔

خدر غلیظ غذاؤں کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے جن سے اعصاب میں ایسے غلیظ اخلاط پیدا ہوجاتے ہیں جو حس وحرکت کو ان میں نفوذ کرنے سے روک دیتے ہیں۔ کبھی کسی عضو پر دباؤ پڑنے سے حذر واقع ہوتا ہے۔ جیسا کہ کسی شخص کے ہاتھ پیر باندھ دینے سے وہ سن ہوجاتے ہیں۔ کبھی شدید سردی لگنے سے عضو سن ہوجاتا ہے کیونکہ اس حالت میں عضو سکڑ جاتا ہے اور عصب دب جاتی ہے۔ کبھی صرف اعصاب کے امتلاء سے خدر واقع ہوتا ہے۔ بدن کے عمومی امتلاء کی علامات تمام بدن میں پائی جاتی ہیں جب کہ صرف اعصاب کے امتلاء کی علامات یہ ہیں کہ اعصاب کی جڑیں ضعیف ہوتی ہیں اور مریض ماقبل میں سرد پانی، نینداور کھانے کے بعد حمام کی کثرت کرچکا ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ تمام چیزیں اعصاب میں فضلات اکٹھا کردیتی ہیں۔

ادویہ خدر کی دو اقسام ہیں۔ ایک قسم استفراغ کے ذریعہ اعصاب کا تنقیہ کرتی ہے اور دوسری قسم انہیں حرارت پہونچاتی ہے۔ سب سے مقوی دوا حب قوقایا، حب منتن، حب اسطمخیقون، دواء اربعہ اور مسخن ومنقی دواؤں سے مرکب ادویہ مثلاً حب منتن اور بڑے ایارجات وغیرہ ہیں۔ میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جنہیں مقام ماؤف پر جونکیں لگانے سے افاقہ ہوا، لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ بدن ممتلی نہ ہو بلکہ پہلے استفراغ کرلیا جائے۔ مریض کو غلیظ غذاؤں سے پرہیز کرائیں اور بہت سے لوگوں کو لیپ لگانے سے ٹھیک ہوتے بھی دیکھا ہے لیکن اس میں بھی پہلے تنقیۂ بدن ضروری ہے۔ ایک عورت کی حس ختم ہوگئی تھی میں نے اسے مندرجۂ ذیل ضماد استعمال کروایا تو وہ صحت یاب ہوگئی۔

نسخۂ ضماد:

عاقر قرحا، حب الغار، مویز منقی، فرفیون، مرزنجوش، بورہ، رائی ہر ایک ۳۵ گرام، سیاہ مرچ وجند بیدستر ہر ایک ۷۰ گرام تمام دوائیں باریک کرکے آب خرفہ میں گوندھ کر مقام مرض پر لیپ کریں۔ ضماد کی دواؤں میں قنفذ (ساہی) کی چربی، جنگلی گدھے کی چربی، اشق، سکبینج، روغن غار وغیرہ کو سرخ موم اور روغن زیتون میں قیروطی بنا کر لیپ کریں۔

بلغم کی کثرت سے پیدا شدہ خدر میں ایارج روفس نہایت مفید ہے اس کے بعد فرفیون،

روغن ارنڈ اور موم ملا کر ضماد کریں۔ حمام کی پابندی اور خالی پیٹ ورزش کرائیں۔ (قسطا)

خدر کا علاج رعشہ کے علاج کی مانند ہوتا ہے۔ (ثابت)

اگر قوتِ حساسہ کو کوئی شئے دماغ و اعصاب میں نفوذ کرنے سے روک دے تو خدر واقع ہوتا ہے کیونکہ جب تک اعصاب اس کے لیے تیار نہ ہوں قوت حساسہ ان میں نفوذ نہیں کرسکتی۔ کیونکہ آنکھوں کے اعصاب کی مانند ان میں حساس سوراخ ہوتے ہیں جو کسی خلط یا ورم یا نفس اعصاب پر دباؤ پڑنے سے بند یا تنگ ہوجاتے ہیں اور اگر عصب میں سوراخ نہ ہوتو اس کا جوہر سخت ہوجاتا ہے۔ جس کا سبب برودت کا غلبہ ہوتا ہے۔ جس سے جوہر عصب جم جاتا ہے یا اعصاب موٹے اور سخت ہوجاتے ہیں جیسا کسی ہڈی کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے یا غلیظ اور لیسدار اخلاط کے دباؤ سے اعصاب ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ لیسدار اخلاط سرد و تر غذاؤں کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس صورت میں حساس سوراخوں میں سدے بن جاتے ہیں جیسا کہ میں نے ابھی آنکھوں کے اعصاب کی مثال دی ہے یا اعصاب موٹے اور سخت ہوجاتے ہیں چنانچہ جب اعصاب کا جوہر سخت ہوجاتا ہے تو وہ اس میں روح نفسانی کے نفوذ میں مانع ہوتا ہے جیسا کہ بادل اور دھوئیں میں سورج کی روشنی نفوذ نہیں کرسکتی۔

علاج:

اگر بدن میں سرد اخلاط کے اجتماع سے خدر واقع ہوا ہو تو حب شیطرج، حب منتن وغیرہ سے بدن کا تنقیہ کرنے کے بعد مسخن، ملطف اور محلل دوائیں استعمال کرائیں۔ جب اسہال سے بدن کا تنقیہ ہوجائے تو روغن ارنڈ اور روغن کلکلانج ہمراہ ماء الاصول دیں اس کے بعد سن عضو پر حمام میں روغن حرفہ، روغن فرفیون، روغن زیتون اور روغن قسط میں جند بیدستر اور عاقر قرحا پیس کر شامل کر کے مالش کریں اور آخر میں اگر ضرورت محسوس ہو تو ایارج جالینوس اور ایارج لوغاذیا دیں اور لطیف تدابیر اختیار کریں۔ (سرافیون)

تمدد و کزاز

یہ مرض عام طور سے بچوں میں پیدا ہوتا ہے۔ بچہ جتنا چھوٹا ہوتا ہے اس کی شفایابی اتنی ہی تاخیر سے ہوتی ہے جب بچہ سات سال کی عمر سے تجاوز کرجاتا ہے تو یہ مرض کم واقع ہوتا ہے اور بچہ اس کی

خرابی سے بچ جاتا ہے کیونکہ اس وقت اعصاب خشک اور سخت ہو جاتے ہیں۔کبھی اس مرض سے پہلے تیز دائمی بخار اور بے خوابی پائی جاتی ہے۔ براز خشک ہو جاتا ہے۔ منہ اور ہونٹ خشک ہوتے ہیں۔ زبان اور جلد کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور پیشاب سفید ہوتا ہے کیونکہ حرارت اوپر چلی جاتی ہے۔

علاج:

جب یہ علامات ظاہر ہوں تو گدھی یا عورت کا دودھ سر، تالو اور پشت کے مہروں پر دھاریں اور گدھی کا دودھ اور روغن بنفشہ کے محلول میں اون تر کر کے سر پر رکھیں نیز لڑکی کو دودھ پلانے والی عورت کا دودھ اور روغن نیلوفر ناک میں ڈالیں یا روغن کدو شیریں، روغن کنجد (تل کا تیل)، روغن بنفشہ تازہ اور روغن بادام شیریں کو عورت کے دودھ میں مخلوط کر کے دونوں نتھنوں میں ڈالیں۔ اگر اس علاج سے مرض میں تسکین نہ ہو تو بابونہ، بنفشہ خشک، برگ خطمی، تل کے پتے، برگ نیلوفر اور خس کا جوشاندہ سر پر دھاریں اور مریض کو روغن سرکہ نیمگرم سے بھرے ہوئے برتن میں بٹھائیں۔ مریض کی زبان ہمیشہ لعاب اسپغول، لعاب بہی، روغن بنفشہ، روغن کنجد اور آب انار شیریں سے تر رکھیں۔ اگر اجابت ہو رہی ہو اور بخار بدستور قائم ہو تو ماءالشعیر میں کدو کے ٹکڑے جوش دے کر اسے پلائیں۔ اگر مریض کو قبض لاحق ہو تو انجیر، مویز منقی، خیار شبنر کے جوشاندے میں روغن بادام شامل کر کے پلائیں۔ نیز ہلکے حقنے استعمال کریں۔ اگر بخار نہ ہو لیکن بدن میں تشنج باقی ہو تو...... کے دودھ ۱۴۰ گرام میں شکر اور روغن بادام شیریں کا اضافہ کر کے پلائیں۔ اگر بخار اترنے کے بعد کسی عضو میں تشنج لاحق ہو جائے تو اس عضو پر ایک بار سادہ نیم گرم پانی اور ایک بار السی، میتھی، ناخونہ، بیخ خطمی اور اصل السوس کا جوشاندہ ڈالیں۔ تشنج کے مقام پر دودھ کی دھار دیں اس کے بعد کوئی مرطب روغن لگائیں یا خنزیر کی چربی غیر نمکین تین حصے، سرخ موم، بطخ کی چربی، گائے کی پنڈلی کا گودا، مینڈھے کی چکتی کی چربی، اونٹ کی چربی اور اس کی نلی کا گودا ہر ایک ڈھائی حصے اور چکتی کی چربی آدھ حصہ لے کر تمام دوائیں روغن نرگس بقدر ضرورت میں پگھلا کر چند روز تک مقام مرض پر لگاتار لگائیں۔ مندرجہ ذیل نسخہ بھی اس مرض میں مفید ہے۔

نسخہ:

نشاستہ گندم، خنزیر کی تازہ چربی، گائے کی پنڈلی کا گودہ اور مینڈھا کی چکتی کی چربی ہموزن نشاستہ کے ساتھ پیس لیں اور چھان کر پگھلی ہوئی دواؤں میں اچھی طرح مخلوط کر کے مقام مرض کی مالش

کریں یا السی کا پودا اور تل کا پودا دونوں بغیر نچوڑے ہوئے دو حصے لیں اور میتھی باریک پسی ہوئی ایک حصہ لے کر گدھی کے دودھ میں جوش دیں اور اس میں تل کا تیل اور مینڈھے کی چکتی کی پگھلی ہوئی چربی حل کر کے نیم گرم مالش کریں۔ (سرافیون)

تمدد کا سبب اعصاب میں رطوبت کی کثرت یا خشکی کی شدت ہوتی ہے جس سے کہ اوتار و جلود میں تراوٹ پہونچنے سے وہ ڈھیلے پڑ جاتے اور ان کی چوڑائی بڑھ جاتی ہے۔ حرارت کی وجہ سے وہ کھینچ جاتے اور ان کی لمبائی میں اضافہ ہو جاتا نیز چوڑائی کم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح تمام نرم اجسام کی چوڑائی میں جب کمی واقع ہوتی ہے تو ان کی لمبائی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور یہ مرض ایسے تیز امراض میں شمار کیا جاتا ہے جس کا فیصلہ چوتھے دن ہو جاتا ہے کہ مریض زندہ بچے گا یا ہلاک ہو جائے گا۔ یہ مرض گردن کے سامنے اور پیچھے کے عضلات اور مہروں میں لاحق ہوتا ہے۔ جب گردن کے پچھلے عضلات میں مرض لاحق ہوتا ہے تو اس کا سر پانی نام اوفیسوطوس ہے۔ اگر مرض سامنے کے عضلات میں لاحق ہو تو اسے امقروسقوطوس اور کسی ایک جانب مرض لاحق ہونے کو طاطانس کہتے ہیں۔ کبھی خربق اور گرم دواؤں کے استعمال سے اور تمام امراض میں تمدد و کھینچاؤ واقع ہو جاتا ہے جیسا کہ بقراط نے کتاب الفصول میں بیان کیا ہے۔

کبھی یہ مرض خشک مزاج لوگوں میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ تمام اسطقسات کی پیدائش خشک ہو جائے۔ چنانچہ رطوبت و یبوست کے سبب پیدا ہونے والے تمدد و کزاز میں فرق یہ ہے کہ جو تمدد و کزاز رطوبت سے پیدا ہوتا ہے وہ اچانک ظاہر ہوتا ہے اور جس کا سبب یبوست ہوتی ہے۔ وہ آہستہ آہستہ مستحکم ہوتا ہے۔ بہرحال رطوبت و یبوست کی علامات ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ چنانچہ رطوبت کے سبب لاحق تمدد و کزاز مرطوب مزاج لوگوں میں ظاہر ہوتا ہے ان کے اسطقسات رطب وتر ہوتے ہیں اور اکثر یہ بچوں میں واقع ہوتا ہے۔ جب کہ یبوست سے جو تمدد و کزاز لاحق ہوتا ہے ا۔ اس میں بدہضمی اور دست کی شکایت ہوتی ہے۔ مریض بے خوابی، آہ و بکا اور خوف و ہراس میں مبتلا ہوتا ہے۔ براز خشک ہوتا ہے۔ رنگ زردی و سبزی مائل ہوتا ہے۔ زبان خشک، جلد سیاہ اور کھنچی ہوئی ہوتی ہے۔ بخار کی ابتداء میں پیشاب کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور جب بخار تیز ہو جاتا ہے تو پورے بدن کی حرارت سر میں پہونچ جاتی ہے اور پیشاب کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔

نبض صلب وسریع ہوتی ہے یہ مرض اکثر و بیشتر سات سال سے کم عمر کے بچوں میں ہوتا ہے۔ سات سال کی عمر تجاوز کرنے کے بعد اعصاب میں سختی و خشکی پیدا ہو جانے کی بناء پر کم ہی واقع ہوتا ہے۔

علاج:

اگر یبوست سبب ہو تو مریض کے سر پر گدھی یا بکری یا کسی عورت کا دودھ روغن بنفشہ کے ساتھ دھاریں، نیز روغن بنفشہ اور عورت کا دودھ ناک میں ٹپکائیں۔ سر پر لعاب اسپغول اور روغن بنفشہ لگائیں۔ ناک میں روغن نیلوفر ٹپکائیں۔ جو اور خطمی کا آٹا، روغن بنفشہ میں گوندھ کر سر، گردن اور پشت پر لیپ کریں اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو گرم تیل میں صبح و شام آبزن کرائیں۔ شیافات استعمال کرائیں۔ روغن بنفشہ اور شکر، ماء الشعیر میں شامل کر کے پلائیں۔ لعاب اسپغول، لعاب بہی اور روغن بنفشہ سے زبان کی مالش کریں اور آب انار شیریں پلائیں۔ اگر بچے کی عمر ۷ سال سے زیادہ ہو تو انجیر، عناب، ترنجبین اور املتاس کا جوشاندہ پلائیں۔ اگر بچے کی عمر اتنی کم ہو کہ وہ یہ دوائیں استعمال نہ کر سکے تو دودھ پلانے والی عورت کو یہ دوائیں پلائیں۔ ہلکے حقنے کریں اور ہر وقت جسم ڈھیلا کرنے والی دوائیں استعمال کریں اور جب مرض تحلیل ہونے لگے تو بچے اور دودھ پلانے والی عورت کو لطیف، مرطب اور ملین غذائیں استعمال کرائیں اور جب بخار اتر جائے اور کچھ اعضاء میں خشکی رہ جائے تو اس مقام پر گرم پانی ڈالیں اور ملین روغنوں سے مالش کریں۔ اگر اس سے مقام مرض نرم نہ ہو تو روغن مومیاتی، بطخ کی پگھلی ہوئی چربی، روغن کنجد یا ریچھ کی چربی یا بجو کی چربی مخلوط کر کے لگائیں۔

اگر سبب مرض رطوبت ہو تو خشکی اور حرارت پیدا کرنے والی دوائیں استعمال کریں مثلاً تریاق ہمراہ آب نیم گرم اور شیلشا ہمراہ آب سویا استعمال کریں۔ چھینک لانے والی دوائیں سنگھائیں۔ مرزنجوش، بابونہ، ناخونہ، برگ غار، سویا، برنجاسف، برگ ترنج، چرائتہ شیریں اور ناگرموتھ کے جوشاندے سے سر اور معدہ کی سنکائی کریں۔ مسہل حقنے کریں، اس کے بعد ملطف گولیوں، ایارج فیقرا اور روغن کلکلانج کا حقنہ کریں۔ اس کے بعد معجون تیادریطوس استعمال کرائیں۔ بدن پر بورہ سے ہلکی مالش کریں اور سیاہ مرچ اور رائی ہمراہ شہد استعمال کرائیں۔ اس کے بعد مولی لہسن صعتر اور سداب کے جوشاندے سے غسل کرائیں۔ روزانہ محلل روغنیات مثلاً روغن فرفیون، روغن جند بید ستر اور روغن شحم حنظل سے غرغرہ کرائیں۔ ان سب سے زیادہ بہتر اور مفید روغن قسط ہے۔

لیکن روغن سنبل ہرگز استعمال نہ کرائیں کیونکہ اس میں قابض خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ گرم رومال سے مریض کے بدن کی مالش کریں۔ سارس کے پتے کے ہمراہ آب مرزنجوش یا چکور کے پتے کے ہمراہ عصارۂ سوسن کا سعوط کرائیں یا جاؤشیر، سکبینج وشلیشا کا سعوط کرائیں۔ بقول بعض ایلوا، سندروس کے ہمراہ آب مرزنجوش بطور سعوط استعمال کرائیں۔ غذا میں خشکی و لطافت پیدا کرنے والی، زود ہضم غذائیں دیں۔ (ابن ماسویہ)

تمدد کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک قسم جسم کے ظاہری حصے اور دوسری قسم اندرونی حصے میں پیدا ہوتی ہے۔ کبھی عصب، اوتار کی مانند سکڑ جاتی اور کبھی پھول جاتی ہے۔ چنانچہ اگر اس کا سبب رطوبت ہو تو عصب پھول جاتی ہے اور اگر یہ کیفیت یبوست و خشکی کی وجہ سے ہو تو جلد کی مانند عصب سکڑ جاتی ہے۔ (تیاذوق داہرن)

کزاز کامل بدن کے اندرونی و بیرونی دونوں جگہ ہوتا ہے اور اس کا مریض چوتھے دن مر جاتا ہے۔ اگر چوتھا دن گزر جائے تو پھر صحت کی امید کی جاسکتی ہے۔ اندرونی کزاز تشنج و انقباض تک پہونچ جاتا ہے۔ ظاہری کزاز میں اعصاب میں تشنج و انقباض جاری رہتا ہے یہاں تک کہ وہ ایڑی کی تک پہونچ جاتا ہے کزاز کامل میں اندرو باہر دونوں جانب کی رگوں میں تشنج لاحق ہو کر پورے بدن میں عام ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مریض کچھ بھی ...... پر قادر نہیں ہوتا۔ اس مرض کا شمار مہلک امراض میں ہوتا ہے۔ جب ظاہر و باطن دونوں میں تشنج واقع ہوتا ہے تو درد کی شدت سے مریض جلد ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ چوتھے دن درد میں شدت آجاتی ہے، کیونکہ مریض تیز، شدید اور دیر تک رہنے والا درد برداشت نہیں کر پاتا یہاں تک کہ چوتھے دن اس کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اس مرض میں اندرونی و بیرونی اعصاب اس حد تک متورم اور سکڑ جاتے ہیں کہ کھانے پینے کے راستے تک بند ہو جاتے ہیں۔ بہت کم لوگ اس مرض سے نجات حاصل کر پاتے ہیں۔ بہر حال جب درد کی ابتدا میں کزاز ظاہر ہو تو اس کا سبب مرض ہی ہوتا ہے اور اگر کزاز سے پہلے بخار، پسینہ، غشی، قے یا بے خوابی یا بھوک یا جسم میں شدید تھرتھراہٹ محسوس ہو تو اس کا سبب یبوست اور خشکی ہوتی ہے۔ اگر کزاز اچانک شدید ہو جائے تو اس کا سبب رطوبت ہوتی ہے۔ اگر سخت بخار سے کزاز واقع ہو جس سے اعصاب یا پورا بدن خشک ہو جائے تو اس کا سبب یبوست ہوتی ہے اور اس میں شفا کی امید ختم ہو جاتی ہے لہذا احتیاط ضروری ہے۔

جس شخص کو بخار کی حرارت و یبوست سے کزاز لاحق ہوتا ہے وہ شفایاب نہیں ہوتا جب کہ رطوبت وورم سے پیداشدہ کزاز ٹھیک ہوجاتا ہے۔جس کا علاج یہ ہے کہ استفراغ کے ذریعہ رطوبت بدن سے خارج کریں اور ورم میں مفید دوائیں مقام مرض پر لگائیں۔ اگر قے کے ذریعہ پیداشدہ خشکی و یبوست کزاز کا سبب ہوتو بیخ شجرۃ الشوک کا جوشاندہ اور قنطوریون صغیر کا عصارہ استعمال کرائیں اور اگر سبب رطوبت ہوتو جند بیدستر اور زیتون کا اندرونی و بیرونی استعمال کرائیں۔ اگر اندرونی و بیرونی دونوں طور پر تشنج لاحق ہوجائے تو ایک بکری کے مثانے میں تل کا تیل بھر کر پشت کے مہروں پر رکھیں۔ کیونکہ اس سے اعصاب کو حرارت ملتی اور تشنج کم ہوجاتا ہے۔اس کے علاوہ بدن پر روغن کنجد یا روغن سداب کی مالش کریں اور اس کے بعد میتھی، السی، آرد جو، گھی اور شہد کا مرہم بنا کر دونوں پہلوؤں اور پشت کے مہروں پر لگائیں۔اگر مرض طویل ہوجائے تو نیم گرم تل کا تیل میں آبزن کرائیں اور روغن سداب کا حقنہ کریں اگر گردن میں کزاز لاحق ہوتو اس پر روغن ارطی کی مالش کریں نیز گردن پر گرم پانی ڈالیں اور روغن سداب و جند بیدستر کا حقنہ کریں۔مریض درد برداشت کر سکے تو فصد کریں اور گردن پر سداب کو ہی سے تیار شدہ طلاء لگائیں۔ اگر کزاز کا سبب برودت ہو تو روغن ارنڈ، ایارج فیقرا اور حقنوں کے ذریعہ رطوبت کا اخراج کریں۔حمام کرائیں۔گرم روغنیات مثلاً روغن قسط اور روغن میعہ اور گرم مراہم لگائیں۔ اگر کزاز کا سبب یبوست ہوتو روغن حلبہ اور روغن بنفشہ کی گدھی اور عورت کے دودھ کے ساتھ مالش کریں۔

مرہم برائے کزاز:

میتھی، السی اور خطمی ہر ایک ۲۳ گرام، موم ۴۵ گرام۔موم کو روغن کنجد میں پگھلالیں اور بقیہ دوائیں کوٹ چھان کر روغن میں شامل کرکے کزاز کے مقام پر لگائیں یا موم ۳۴ گرام گائے کی چربی ۲۷ گرام، گائے کا گھی ۱۸ گرام، زوفا ۹ گرام، گوند ۹ گرام، تمام دوائیں باریک کرکے چربیاں پگھلا کر اس میں ملا کر مقام کزاز پر لگائیں۔

دیگر:

خطمی دو حصے، آرد جو ایک حصہ دونوں کو باریک کرلیں نیز پانی اور روغن بنفشہ گرم کرکے اس میں

دوائیں مخلوط کر کے ایک کپڑے پر رکھ کر مقام درد اور کزاز پر لگائیں ۔اس کے علاوہ روغن قریص ، روغن کنجد یا تیل میں میتھی یا تخم خطمی جوش دے کر چھان کر کزاز کے مقام پر لگانا بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔(جالینوس)

رعشہ

رعشہ کا سبب کبھی مرض کے بعد کی کمزوری ہوتی ہے جس کا علاج یہ ہے کہ غذا، نبیذ اور خوشبو کا استعمال بڑھا دیں۔شراب سے رعشہ پیدا ہو جا تا ہے ۔اس کا علاج یہ ہے کہ شراب ترک کرا دیں نیز حمام میں پسینہ لانے کی پابندی کرائیں۔اگر سبب غلبۂ بلغم اور اعصاب کا ضعف ہو تو برودت سے پیدا شدہ فالج کی مانند علاج کریں۔(رازی)

رعشہ کا سبب قوت حیوانیہ کا ضعف ہوتا ہے جس کی مثال ڈر اور خوف کی حالت ہے جن میں چہرہ زرد ہو جا تا ہے۔ اگر غصّے سے چہرہ سرخ ہو جائے تو یہ قلب کے قوی ہونے کی علامت ہے۔اس حالت میں رعشہ ظاہر نہیں ہوتا۔کبھی سوء مزاج بارد سے رعشہ پیدا ہوتا ہے جس کی مثال بوڑھے اور سرد بر فیلے پانی کا زیادہ استعمال کرنے والے لوگ ہوتے ہیں ۔ان دونوں کا ایک ہی علاج ہے۔ لیکن اگر شراب کے کثرت استعمال سے رعشہ ہوا ہو تو شراب ترک کرا دیں اور اس کے بعد روغن گل، سرکۂ شراب یا روغن بید مشک یا روغن آس سے دماغ کی تقویت کریں۔ غذا میں خرگوش کا بھنا ہوا بھیجا، کرم کلہ،مسور اور خون کو گاڑھا کرنے والی تمام غذائیں دیں۔دوسری قسم کا علاج یہ ہے کہ جس عضو میں رعشہ لاحق ہو اس پر اور پشت کے مہروں پر فالج کے باب میں مذکور گرم روغنیات کی مالش کریں۔اگر مذکورہ تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو تمام بدن کے فالج کی مانند علاج کریں۔(ثابت)

رعشہ کا سبب اعضا کو اٹھانے والی قوت کا ضعف ہوتا ہے۔اس قسم کا رعشہ دائمی نہیں ہوتا۔ بلکہ جب قوت عضو کو تحریک دینا چاہتی ہے تب پیدا ہوتا ہے اور اٹھانے والی قوت کے ضعف کا سبب نفسانی یا جسمانی بیماریاں ہوتی ہیں۔نفسانی امراض سے مراد اطباء کے یہاں یہ نہیں ہے کہ نفس ناطقہ قلب کی حرارت غریزیہ سے تکلیف محسوس کرتا ہے بلکہ اس سے مراد غصہ، غم اور خوف وغیرہ ہیں اور خوف کسی خطرناک درندے سے یا سلطان کی ملاقات سے پیدا ہوتا ہے۔جسمانی امراض میں قوت کی کمزوری

شامل ہے جس سے سوءمزاج بارد لاحق ہوکر رعشہ پیدا ہوجاتا ہے جس کی مثال بڑھاپا، سرد پانی کا بکثرت استعمال، سرد پانی سے غسل کرنا اور شراب کا معتدل مقدار سے زیادہ استعمال وغیرہ ہیں۔ بعض اوقات عرض کے طور پر رعشہ پیدا ہوتا ہے۔جس کی مثال یہ ہے کہ غلیظ ولیسدار اخلاط سے سدے پیدا ہوکر قوت محرکہ کو اعصاب میں نفوذ کرنے سے روک دیتے ہیں۔جس طرح بادل سورج کی روشنی کو زمین تک آنے سے روک دیتے ہیں۔ یہ اخلاط کبھی بہت زیادہ اور اعصاب سے اسقدر چپکے ہوئے ہوتے ہیں کہ قوت انہیں اکھیڑنے پر قادر نہیں ہوتی جس سے رعشہ پیدا ہوجاتا ہے۔کیونکہ اعصاب میں جو قوت دوڑتی ہے وہ اتنی تھوڑی ہوتی ہے کہ وعضلہ کو کھینچ نہیں پاتی۔کبھی اخلاط، اعصاب سے چپکے ہوئے نہیں ہوتے اور جب قوت انہیں اکھیڑنے کے لیے زور لگاتی ہے تو ہلکی حرکت پیدا ہوتی ہے۔قوت کی حرکت سے خلط، اعصاب سے قریبی عضلات تک جاتی ہے جس سے حرکت پیدا ہوتی ہے اور جب یہ خلط اپنے مقام تک پہونچتی ہے تو اسے حرکت سے روک دیتی ہے یہاں تک کہ قوت بھڑک اٹھتی ہے اور خلط کو دھکیل دیتی ہے۔

علاج:

سوءمزاج بارد اور اعصاب سے چپکے ہوئے اخلاط سے پیدا شدہ رعشہ کی ابتداء میں مسہل، محلل وملطف گولیاں مثلاً حب منتن اور حب جند بیدستر استعمال کرائیں۔اس کے بعد روغن ارنڈ اور روغن کلکلانج دیں۔ وقتاً فوقتاً جند بیدستر ماءالعسل کے ساتھ تنہا یا جاوشیر کے ساتھ دیں۔ اگر بڑے ایارجات کی ضرورت محسوس ہوتو ایارج ارکاغانیس اور ایارج لوغاذیا دیں اور روغن سداب، روغن فرفیون، روغن قسط اور روغن خرفہ سے مقام مرض کی مالش کریں۔

شراب کی کثرت یا خالص شراب کا استعمال اگر رعشہ کا سبب ہو تو سب سے پہلے شراب چھڑا دیں اس کے بعد روغن گل، روغن بیدمشک یا روغن حنا میں آس کا سرکہ مخلوط کرکے اس سے مرکی مالش کریں۔(سرابیون)

ہاتھوں کے رعشہ میں کھجور کو جوش دے کر دونوں ہاتھوں پر نیم گرم لیپ کریں۔

خرگوش کا دماغ بھون کر کھلانا مرض کے بعد پیدا ہونے والے رعشہ میں مفید ہے اسی طرح شبت،

اسطوخودوس اعصابی درد میں بالخصوص جب کہ اس کا سبب سخت سردی ہو نہایت مفید ہے۔
(دیسقوریدوس۔الجامع)

جند بیدستر کی مالش رعشہ میں نفع بخش ثابت ہوتی ہے اسے تمام اعصابی بیماریوں میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔اگر اس کے ساتھ بخار ہو تو کرم کلہ کا استعمال نافع ہے نیز سمندر کے پانی سے حمام کرنا رعشہ اور دیگر مزمن اعصابی دردوں میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ جب بچوں کے عضلات کی حرکات بگڑ جائیں تو تخم بادآورد کا استعمال مفید ہوتا ہے۔اس کے علاوہ استرخاء اعصاب میں کاپھل نہایت نافع ہے۔(جالینوس)

روغن حماما (حماما غیر معروف نبات ہے) اعصابی درد میں اور شربت حاشا عصب کے لیے مفید ہوتا ہے۔(دیسقوریدوس)

سادہ پانی کے بجائے بارش کے پانی کا استعمال اعصاب کے لیے مفید ہوتا ہے اور رعشہ میں پانی شراب سے بہتر ہوتا ہے نیز سرد پانی اعصاب کو مضبوط بناتا ہے۔(روفس)

حمام کی پابندی، روغن سوسن اور روغن نرگس کی مالش اعصابی درد اور استرخاء اعصاب میں بہتر ہے۔(ابن ماسویہ)

جب کسی معروف مرض کے بغیر رعشہ لاحق ہوجائے تو فصد کریں، اسہال لائیں اور مرتعش اعضاء کی خوب تیز مالش کریں نیز انہیں گندھک کے پانی میں ڈبوئے رکھیں اور اگر رعشہ شدید ہو تو خربق کے استعمال سے قے کرائیں۔

رعشہ غم، خوف، غصہ، کمزوری اور سوء مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہے جیسا یہ بوڑھوں، سرد پانی یا شراب کا بکثرت استعمال کرنے والوں اور سرد پانی سے غسل کرنے والوں کو لاحق ہوتا ہے۔
(فیلغریوس)

کسل مندی، بدن میں درد، بھوک کی کمی غذا کا دیر میں ہضم ہونا وغیرہ ضعف اعصاب کی علامات ہیں۔اس کے علاوہ جب شہوت جماع برانگیختہ ہوتی ہے تو مریض کو بکثرت پسینہ آتا ہے۔ حواس مکدر ہوتے ہیں۔ غصے میں پسینہ آتا ہے اور پانی پینے سے استرخا کم ہوجاتا ہے۔ یہ سب ضعف اعصاب کی علامات ہیں جن سے رعشہ پیدا ہوتا ہے۔(جالینوس۔کتاب العلامات)

اکثر حالات میں رعشہ میں فصد کرنا مضر ثابت ہوتا ہے کیونکہ عام طور سے اس کا سبب اعصاب پر برودت کا غلبہ ہوتا ہے اور شاذ و نادر ہی اس سے فائدہ حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ مرض کا سبب دائمی امتلاء اور اعصاب پر کسی چیز کا انصباب ہو۔ نیز جماع یا استفراغ کی کثرت سے بھی رعشہ پیدا ہوتا ہے۔ (ابیذ یمیا)

جو رعشہ دماغ سے پیدا ہوتا ہے اس میں اسطوخودوس ۵،۳ گرام ہمراہ ماء العسل کافی دنوں تک استعمال کرنے سے عجیب و غریب فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔ (مسیح)

اختلال

یہ مرض بعض اعضاء میں کسی جوہر کے داخل ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے اور وہ جوہر رطوبت نہیں ہوتی کیونکہ رطوبت کے لیے ایک عضو تک اچانک پہونچنا اور وہاں سے نکل جانا ممکن نہیں ہوتا بلکہ وہ جوہر ریاح ہوتی ہے اور یہ ریاح لطیف نہیں بلکہ ریاح غلیظ ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ مرض عموماً سرد موسم، بلغمی مزاج والوں، سرد پانی سے غسل کرنے والوں اور سرد پانی کا بکثرت استعمال کرنے والوں کو لاحق ہوتا ہے۔

علاج:

اس مرض کا علاج سکتہ کی مانند ہی ہوتا ہے اور دونوں کا یکساں علاج ہوتا ہے۔ (سرافیون)

اختلال میں ایرسا نافع ہے۔ (جالینوس)

اختلال کا سبب غلیظ ریاح ہوتی ہے جو مقام مرض کے نیچے حرکت کرتی رہتی ہے۔ یہ متحرک شے رطوبت نہیں ہوسکتی کیونکہ رطوبت اتنی تیزی سے حرکت اور خروج نہیں کرسکتی۔ اور نہ یہ لطیف ریاح ہوتی ہے کیونکہ اگر یہ ریاح لطیف ہوتی تو تحلیل ہو جاتی لہذا یہ غلیظ ریاح ہوتی ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ یہ مرض سرد موسم، سرد مزاج والوں، سرد پانی سے غسل کرنے اور اسے پینے سے پیدا ہوتا اور عاقر قرحا، جند بیدستر وغیرہ سے تیار شدہ دواؤں اور نمک کی سنکائی سے زائل ہو جاتا ہے۔

اختلاج دو قسم کے اعضاء میں پیدا نہیں ہوتا۔ ایک بہت زیادہ نرم عضو مثلاً دماغ اور دوسرے

بہت زیادہ سخت عضو مثلاً ہڈی وغضروف بلکہ ان دونوں کے درمیان کے اعضا میں پیدا ہوتا ہے۔(جالینوس)

اختلال بہت زیادہ خوشی اور ایسی غلیظ ریاح سے پیدا ہوتا ہے جو نکلنے کا راستہ نہ پائیں اسی لیے یہ اکثر و بیشتر سرد اعضا میں پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس عضو کے اوپر کا گوشت اسے تحلیل نہیں ہونے دیتا۔(جالینوس۔کتاب العلامات)

اسی لیے اس کا علاج یہ ہے کہ مقام ماؤف کی تکمید وتسخین کی جائے ،سرد پانی سے غسل کرنا اعصاب کے لیے مضر ثابت ہوتا ہے خصوصاً ہلکے بدن والے لوگوں میں۔(رازی)

خدر کا علاج رعشہ کے علاج کی مانند ہی ہوتا ہے۔(ثابت)

ہم عضو شریف یعنی دماغ اور اعصاب کے امراض بیان کر چکے ہیں اس لیے اب یہیں پر بات ختم کرتے ہیں۔

جلد اول کا پہلا حصہ ختم ہوا اس کے بعد اس کا دوسرا حصہ آ رہا ہے۔

KITAB-UL-FAKHIR FIT-TIBB

VOLUME-I

[PART-I]

ABU BAKR MUHAMMAD BIN ZAKARIYA RAZI

URDU TRANSLATIOIN

CENTRAL COUNCIL FOR RESEARCH IN UNANI MEDICINE

(Department of Ayurveda, Yoga, Naturopathy, Unani, Siddha and Homoeopathy {AYUSH})

MINISTRY OF HEALTH AND FAMILY WELFARE, GOVERNMENT OF INDIA